ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

جون ۲۰۱۵ء

دیو بند

سات دنوں میں ہر طرح کی بندش کا خاتمہ

تسخیر خلائق کا ایک نادر عمل

دفینے کی کھوج کس طرح کریں





ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

جون ۲۰۱۵

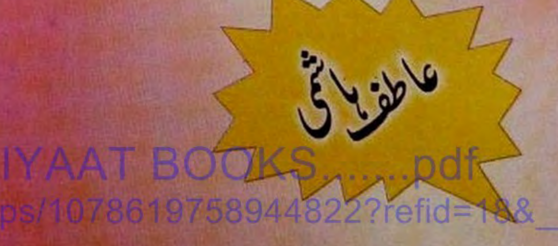
دیوبند

سات دنوں میں ہر طرح کی بندش کا خاتمہ

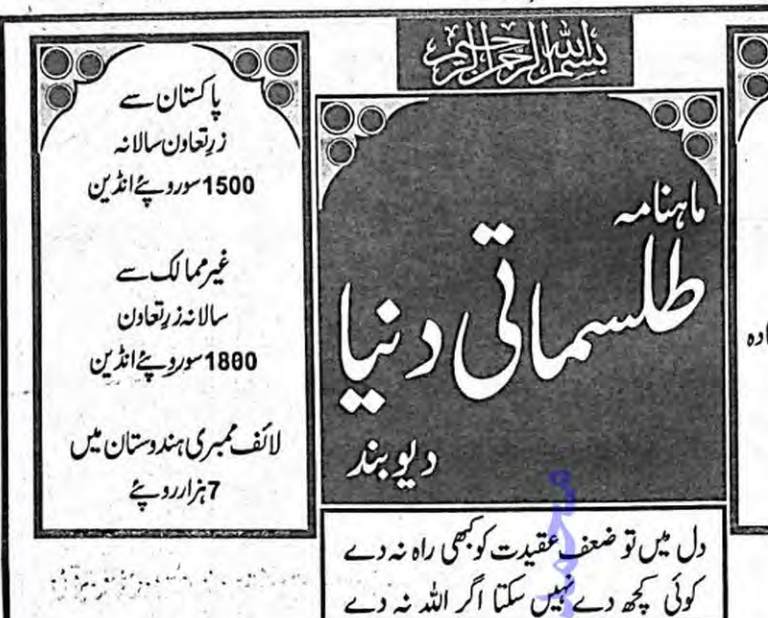
تسخیر خلائق کا ایک نادر عمل

دفینے کی کھوج کس طرح کریں





بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



جلد نمبر ۲۲
شمارہ نمبر ۶
جون ۲۰۱۵ء
سالانہ زر تعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

پاکستان سے
زر تعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زر تعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔



موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786



Ph: 09359882674, 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں سے اعلان بے زاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI-DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U.P.)

کیا اور کہاں

اداریہ

بقلم خاص

غور وفکر کی دعوت

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق قرب قیامت کی وجہ سے جنات کے اثرات اور کرنی کرتوت کی ریشہ دوانیاں آج کل گھر گھر میں ہیں۔ دنیا کا ہر چوتھا گھر جنات کی آماجگاہ بنا ہوا ہے اور دنیا کا ہر چوتھا انسان جادو کی لپیٹ میں ہے یا پھر وہ آسیب و جنات کے اثرات کا شکار ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ایمان کی کمزوری اور بدعقیدگی اور توہم پرستی بھی حد سے زیادہ پھیل چکی ہے اور لوگ خواہ مخواہ بھی اس وہم کا شکار ہو جاتے ہیں کہ ان پر کسی نے کچھ کرا دیا ہے۔

مسلم معاشرہ ان دنوں بڑی افراتفری میں مبتلا ہے، محبتیں ختم ہو گئی ہیں، خاندانوں میں ایک دوسرے کے لئے ایثار اور قربانی دینے کے جو جذبات ہوا کرتے تھے اب وہ بالکل ناپید ہو کر رہ گئے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بڑے بڑے اختلافات گھر گھر کی کہانیاں بن چکے ہیں، ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے اور نیچا دکھانے کے مذموم جذبے برادریوں کا وطیرہ بن کر رہ گئے ہیں قریبی رشتوں میں ایسی دراڑیں پڑ گئی ہیں کہ انہیں پاٹنا مشکل ہو گیا ہے، کونسا گھر ہے جہاں ساس بہو کے جھگڑے نہ ہوں کونسا مکان ہے کہ جہاں نندوں کی، دیورانیوں کی جٹھانیوں کی چپقلش نہ ہو، ہر طرف حملے ہیں، پینچ ہیں، سازشیں ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف شدید نفرتیں ہیں۔ ان حالات میں ایک دوسرے سے بدظنی اور ایک دوسرے کے خلاف کرنی کرتوت کے اقدامات عام سی بات ہو کر رہ گئی ہے۔ بازاری قسم کے عاملین نے خداترسی سے محروم لوگوں کے سنگین رویوں کا بھرپور فائدہ اٹھایا ہے اس لئے ہر جھگڑا اور ہر مخالفت دو سے ضرب کھا کر دوگنی ہو گئی ہے۔ اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے کچھ لوگ روحانی عملیات اور تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں کمربستہ ہو گئے ہیں۔ ان کی سوچ وفکر یہ ہے کہ مسلم سماج کو عاملوں سے اور تعویذ گنڈوں سے کلیۃً نجات دلائی جائے اور وہ مختلف انداز سے روحانی عملیات کے خلاف غل غپاڑہ کرتے نظر آتے ہیں۔ حالانکہ یہ سوچ وفکر اور اس طرح کے اقدامات ٹھیک نہیں ہیں، کوئی کتنی بھی کوشش کر لے لوگوں کو تعویذ گنڈوں سے اور روحانی علاج سے بدظن کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ ان ناگفتہ بہ حالات میں ہونا یہ چاہئے کہ ایسے عاملین کی ایک جماعت تیار کرنی چاہئے جو اپنے اکابرین کے علمی اثاثے کو پیش نظر رکھ کر ضرورت مندوں کا روحانی علاج کرے، یہ جماعت انہیں اثرات اور امراض خبیثہ سے بھی نجات دلائے اور ان کے ایمان وعقیدے کی بھی حفاظت کرے۔

ہاشمی روحانی مرکز گزشتہ بیس سالوں سے اسی جد وجہد میں لگا ہوا ہے۔ اگر علماء اور صلحاء اس جد وجہد کی پشت پناہی کر لیں تو پھر بہت جلد ہم اپنی قوم کو سفلی عاملین کی پھیلائی ہوئی غلاظت، گمراہی، بدعقیدگی اور جہالت کو دفع کرنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے اور ان روحانی عملیات کی دولت بے بہا کو بھی گھر گھر پہنچانے میں سرخرو رہیں گے جو انشاء اللہ دعوت وتبلیغ کا سب سے زیادہ مؤثر ذریعہ ثابت ہوں گے۔

□□□□□□□□□□□□

مختلف پھولوں

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆باپ کا کوئی بھی تحفہ اپنی اولاد کے لئے اس سے بہتر نہیں کہ وہ اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت اچھے طریقے سے کرے۔
☆کشادہ دلی اور شیریں زبانی سے آدمی جنت حاصل کر سکتا ہے۔
☆دو مسلمانوں کی صلح کرا دینا بھی صدقہ ہے۔
☆سخی اللہ کے زیادہ قریب ہے جنت کے قریب ہے، لوگوں کے قریب ہے اور دوزخ کی آگ اس سے دور ہے۔
☆جو شخص بزرگوں کی عزت نہ کرے اور بچوں سے پیار نہ کرے وہ میری امت میں سے نہیں۔
☆رشوت لینے والا اور رشوت دینے والا دونوں جہنمی ہیں۔
☆انسانوں میں سب سے اچھا انسان وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔
☆ایمان کے بعد افضل ترین نیکی خلق خدا کو آسائش مہیا کرنا ہے۔
☆مومن کے نیک اعمال کو غیبت اس طرح جلا ڈالتی ہے، جس طرح آگ خشک لکڑی کو۔
☆مومن کے لئے دنیا مانند قید خانہ ہے اور کافر کے لئے مانند جنت ہے۔
☆جب تین مومن کسی سفر کا ارادہ کریں تو چاہئے کہ کسی ایک کو اپنا سردار بنالیں۔

مہکتی کلیاں

☆تجربہ وہ کنگھی ہے جو زندگی اس وقت دیتی ہے جب ہمارے بال جھڑ تے جاتے ہیں۔
☆شرافت سے جھکا ہوا سر ندامت سے جھکے سر سے بہتر ہے۔
زندگی اس طرح بسر کرو کہ دیکھنے والے تمہارے در پر افسوس کرنے کے بجائے تمہارے صبر پر رشک کریں۔
☆زندگی کے آدھے غم انسان دوسروں سے غلط توقعات وابستہ کرنے سے خریدتا ہے۔

سنہرے لوگ، سنہری اقوال

☆تم چاہتے ہوا سے پانے کی خواہش کبھی نہ کرو، کیوں کہ جب وہ تمہارے ہاتھ آئے گی تو اپنا روپ کھودے گی، چاہے وہ چیز ہو یا کوئی انسان۔ (شیخ سعدیؒ)
☆بلند حوصلہ انسان کے ہاتھ میں آکر مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔ (شیکسپیئر)
☆محبت ایسی شیرینی ہے، جس کو چکھ لینے کے بعد دیر تک اس کا ذائقہ برقرار رہتا ہے۔ (شیکسپیئر)
☆اعتماد ہی زندگی کی معراج ہے۔ (ارسطو)
☆جو بے انتہا قوی ہو جائیں، ان کے ذہن مسخ ہو جاتے ہیں۔ (ولیم پٹ)

سنہری باتیں

☆انسان کی فطری کمزوری ہے کہ وہ اس بات کو بار بار سننا چاہتا ہے جو اسے پسند آئے۔
☆آنکھیں بند کر لینے سے سورج کی روشنی کم نہیں ہو جاتی۔
☆کبھی کبھی امیری کے خمیر سے بزدل لوگ جنم لیتے ہیں۔

کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

جو شخص بات کرنے سے پہلے ادھر اُدھر دیکھتا ہے اس کی بات ماننے سے پہلے ادھر اُدھر دیکھ لینا چاہئے۔
☆جو شخص انتقام کے طریقوں پر عمل کرتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔
☆علم دل کو اس طرح زندہ کرتا ہے جیسا کہ بارش زمین کو۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

☆جو نرم مزاجی کی صفت سے محروم ہو گیا وہ سارے خیر سے محروم ہو گیا۔ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)
☆غلط جگہ پر خرچ کرنا نعمت کی ناشکری ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)
☆عقل مند آدمی اس وقت تک نہیں بولتا جب تک خاموشی نہیں ہو جاتی۔ (شیخ سعدیؒ)
☆عالم جہل کو جہالت سمجھتا ہے اور جاہل علم کو۔ (امام شافعیؒ)
☆تین چیزیں انسان کو تباہ کر دیتی ہیں۔ حرص، حسد، غرور۔ (امام غزالیؒ)
☆خلق چار چیزیں ہیں۔ سخاوت والفت، نعمت اور شفقت۔ (جنید بغدادیؒ)

ستھرے موتی

☆فقیر کو صدقہ دے کر احسان نہ جتلا بلکہ اس کے قبول کرنے پر خود احسان مند ہو۔ (امام غزالیؒ)
☆سعید وہ ہے جس کا دل عالم ہو، جس کی زبان شاکر ہو اور جس کا بدن صابر ہو۔ (حضرت امام جعفر صادقؒ)
تیرے سب سے بڑے دشمن تیرے برے ہم نشین ہیں۔ (سید عبدالقادر جیلانیؒ)
☆خوش خلقی اور خاموشی ہلکی ہیں پیٹھ پر، اور بھاری ہیں میزان پر۔ (حضرت بایزید بسطامیؒ)
☆انجام کی خرابی ابتدا کی برائی سے ہوتی ہے۔ لہٰذا ابتدا کو اچھا بنا۔ (حضرت فضیلؒ)
☆آخرت کا کام آج کر، دنیا کا کام کل پر چھوڑ دے۔ (حضرت شیخ احمد سرہندیؒ)
☆بغیر عمل کے بہشت کی آرزو کرنا اور بغیر ادائے سنت کے امید شفاعت کرنا جہالت اور حماقت ہے۔ (حضرت معروف کرخیؒ)
☆دل کی صفائی چاہتا ہے تو آنکھ جہاں سے بند کر لے، یہی وہ رخنہ ہے جہاں سے غبار آتا ہے۔ (حضرت شقیق بلخیؒ)
☆جو اچھی بات سنو لکھ لو اور جو لکھو اسے حفظ کر لو جو حفظ ہیں ان کو بیان کرو۔ (حضرت یحییٰ برکیؒ)

کتاب حکمت

☆اپنے زخم انہیں مت دکھاؤ جن کے پاس مرہم نہ ہو۔
☆دوستی سے پہلے صورت کو نہیں، سیرت کو دیکھو۔
☆اپنے اخلاق کو اس قدر خوبصورت اور لہجے کو اس قدر دھیما رکھو کہ کسی کو تم سے کوئی شکایت نہ ہو۔
☆غصے پر قابو پانا ہی دانش مندی ہے۔
☆اپنا حقیقی راز کبھی کسی کو نہ بتاؤ، خواہ وہ تمہارا دوست ہی

کیوں نہ ہو۔

☆ آزادی کا ایک لمحہ، غلامی کے ہزاروں سال سے بہتر ہے۔

☆ انسان کا چہرہ بھی کتاب ہے، مگر شرط یہ ہے کہ آپ کو پڑھنا آتا ہو۔

☆ دشمن نما دوست مٹھاس میں لپٹی ہوئی زہر کی گولی کی طرح ہوتا ہے۔

☆ آنسوؤں کو مت روکیں ورنہ آپ کی شخصیت گرد وغبار کی مانند ہوجائے گی، جیسے بارش بہت سے دھندلے منظر صاف وشفاف کردیتی ہے۔

فکر ونظر

☆ کچھ چیزیں انجوائے کرنے کے لئے ہوتی ہیں، مگر کچھ چیزیں محسوس کی جاتی ہیں، جیسے "سچی محبت، گہری شاعری، پھولوں کی خوشبو، آنسوؤں کی کہانی، ہونٹوں کی مسکراہٹ۔"

☆ ہر انسان قدرتی خوبصورتی اور کشش رکھتا ہے۔

☆ ظاہری خوبصورتی سے بڑھ کر سچے جذبات ہی خوبصورتی ہیں۔

☆ ضروری نہیں شاعری کرنے والا ہر کوئی محبت وبے وفائی کا مارا ہو، کچھ شاعری اپنی محبت کو پانے کے لئے بھی کی جاسکتی ہے۔

☆ کسی کو کچھ دینا ہے تو چاند کی چاندنی دو، پھولوں کی خوشبو دو، اپنی روح کا سکون دو، اپنے دل کی دھڑکن دو، یہ سب وہی دے سکتا ہے جو سچے جذبات رکھتا ہو وہ جانتا ہے یہ سب کیسے دے۔

☆ کسی دامن میں پڑے کانٹے چن لو اور بدلے میں پھول ڈال دو۔

☆ سچی محبت وہ ہے جو تمہاری روح میں سما جائے اور اس کی خوشبو آئے۔

☆ دنیا میں وہ انسان سب کچھ رکھتا ہے جسے سچی محبت حاصل ہو۔

☆ محبت چیزوں سے نہیں بلکہ دلوں اور روحوں سے ہوتی ہے۔

☆ محبت میں جنوں نہ ہو تو وہ ریاکاری بن جاتی ہے۔ محبت میں سچائی لازمی شرط ہے اور اعتماد ضروری ہے۔



تنہائی اس وقت انسان کا مقدر بن جاتی ہے، جب سب لوگ اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، یہ انسان کو یقین کراتی ہے کہ انسان ہمیشہ دوسروں کے ساتھ نہیں رہ سکتا۔ جب تنہائی کے لمحے آتے ہیں تو انسان بہت مجبور اور بے بس ہوجاتا ہے کہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہیں کرسکتا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان اکیلا اس دنیا میں آتا ہے اور اکیلا ہی جاتا ہے تو اس کے لئے تنہائی پسند ہونا بہتر ہے۔ اس دنیا میں کوئی کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔ سب اپنے مقصد کے لئے جیتے ہیں تو پھر کیوں ہمیں تنہائی سے ڈر لگتا ہے۔ کیوں ہم اسے اپنا ساتھی نہیں بناتے، آخر کیوں؟ تنہائی ہماری بہترین ساتھی ہے۔ جب ہم تنہا ہوتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے ہیں تو دل کو سکون ملتا ہے۔ کوئی بھی شخص ہر وقت ہر جگہ بھی ساتھ نہیں دیتا، یہاں تک کہ قبر میں اور آخرت میں بھی انسان تنہا ہی ہوگا اس لئے تنہائی بہتر ہے۔

اقوال زریں

☆ نفس کو اس کی خواہش سے دور رکھنا حقیقت کے دروازے کی چابی ہے۔

☆ غصہ کرنے کا مطلب ہے کہ ہم دوسروں کی غلطیوں کا بدلہ اپنے آپ سے لیتے ہیں۔ یہ کتنی حیرت انگیز اور مضحکہ خیز بات ہے۔

☆ کچھ لوگ نگاہ کی طرح ہوتے ہیں جو ہمارے ساتھ ہوں تو اندھیرے میں راستہ دکھاتے ہیں۔

☆ بحث میں کسی کو لاجواب کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وہ بات کی جائے جس کا تعلق بحث سے نہ ہو۔

☆ کسی کی طرف انگلی نہ اٹھاؤ کیوں کہ باقی تینوں انگلیاں آپ کی طرف اٹھ رہی ہیں۔

☆ چلتے ہوئے ہمیشہ خیال رکھو کہ تمہارے پاؤں سے اٹھتی ہوئے دھول سے کسی کی منزل نہ گم ہوجائے۔

موتی مالا

☆ اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے سے کچھ لے کر اور کسی کو کچھ دے کر آزماتا ہے۔

☆ غیبت، حرص، حسد اور تکبر کی دنیا سے باہر نکل کر کسی کی مدد کرکے دیکھیں، آپ یہ جان کر حیران رہ جائیں گے کہ آپ کی زندگی

حسین ترین بن جائے گی اور آپ کو حقیقی سکون میسر آئے گا۔

☆ برداشت! عقل مند آدمی کا وہ صبر ہے، جس کا مظاہرہ وہ جاہل کی باتیں سنتے وقت کرتا ہے۔

☆ کسی کا دل مت دکھاؤ کیوں کہ دکھی دل کی فریاد آسمانوں کا سینہ چیر دیتی ہے۔

☆ آنکھیں مسکراتی ہیں تو کائنات کی تمام معصومیت جذب کرلیتی ہیں، روتی ہیں تو عرش کو ہلا دیتی ہیں۔

لفظوں کے موتی

☆ وقت ہمارے پاس ایسے آتا ہے جیسے کوئی دوست بھیس بدل کر اور تحفے لے کر آتا ہے۔ اگر اس سے فائدہ نہ اٹھایا جائے تو چپ چاپ وہ اپنے تحفوں کے ساتھ واپس چلا جاتا ہے۔ اس دنیا میں اپنا ہر دن یہ سمجھ کر گزارو کہ یہ تمہارا آخری دن ہے۔

☆ علم انسان کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کنول کے پھول کے لئے پانی۔

☆ پانی کی ایک بوند میں نمک ملا دیا جائے تو وہ آنسو نہیں بن جاتا۔

☆ جو شخص نگاہ کی التجا کو نہ سمجھے اس کے سامنے زبان کو شرمندہ مت کرو۔

☆ اعتماد اس پرندے کی مانند ہے جو صبح کاذب میں ہی روشنی کے احساس سے چہچہانے لگتا ہے۔

پانچ باتوں کا عمل

ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں نے پچاس سال میں پانچ ہزار کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان میں صرف پانچ باتوں کو اپنے عمل کے لئے منتخب کیا۔

☆ اے نفس! خدا کے دیئے ہوئے پر راضی رہ ورنہ دوسرا مالک تلاش کرلے، جو اس سے زیادہ دے۔

☆ اے نفس! جن باتوں سے خدا نے منع کیا ہے، ان سے بچ ورنہ اس کے ملک سے باہر چلا جا۔

☆ اے نفس! اگر تو گناہ کرنا چاہے تو کوئی ایسی جگہ تلاش کر جہاں تجھے خدا نہ دیکھے، ورنہ گناہ مت کر۔

☆ اے نفس! تو اپنے رب کی عبادت کرتا رہ، ورنہ اس کا دیا ہوا رزق مت کھا۔

☆ اے نفس! لوگوں کے ساتھ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آ ورنہ اپنی زبان کو بند رکھ اور کسی کے ساتھ تعلق نہ رکھ۔

منتخب اشعار

لوگوں کو کیا ملا مرا چہرہ کرید کر
جو زخم تھا وہ روح کی گہرائیوں میں تھا

☆

ہنگاموں کی اس دنیا میں تنہائی نایاب ہے لیکن
جب بھی کوئی وقت پڑا ہے ہم نے خود کو پایا تنہا

☆

ایک مصرعہ تو کہہ دیا میں نے
تم جو آؤ تو شعر ہوجائے

☆

یہ سوچ کر کہ غم کے خریدار آگئے
ہم خواب بیچنے سر بازار آگئے

☆

ہم بھی ہیں ہمیں اپنا ہنر معلوم ہے
جس طرف بھی چل پڑیں گے راستہ ہوجائے گا

☆

آنے والے تیرے رستے میں بچھادوں آنکھیں
جانے والے ترے پاؤں سے لپٹ کر رولوں

☆

تمہاری بے رخی نے لاج رکھ لی بادہ خانہ کی
تم آنکھوں سے پلادیتے تو پیمانے کہاں جاتے

نوشتۂ دیوار

اس دنیا میں انسان صلاحیتوں سے آگے نہیں بڑھتا بلکہ جستجو اور لگن سے منزل تک پہنچتا ہے۔

☆☆☆

نور اسم الحسنیٰ

اللہ کے اچھے نام ہیں
پس تم ان ناموں سے اسے پکارو

یا بصیر

اس اسم کے ذاکر سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہتی

ڈاکٹر افتخار وارث

اسم یا بصیر کے لغوی معنی تمام چیزوں کو دیکھنے والے کے ہیں۔ جب یہ اسم الٰہی کی صورت میں سامنے آتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ ذات جو اپنی مخلوق کی ظاہر اور پوشیدہ فعل اور عمل کو دیکھ رہی ہے۔ اس اسم کے اعداد ۳۰۲ رہیں اور اس کے موکل کا نام شرطائیل ہے۔ جس کے تحت ۳۰۲ افسر فرشتے مقرر ہیں، جس میں سے ہر ایک کے تحت ۳۰۲ رصفوں کا حاکم ہے اور ہر صف میں ۳۰۲ رفرشتے ہیں۔ اسم "یا بصیر" کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ میرے نانا پیر فضل اللہ شاہ المعروف سائیں روڑاں والی سرکار اپنے ملفوظات میں لکھتے ہیں کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس اسم پاک کے عامل پر زمین اور آسمان کے تمام راز منکشف ہو جاتے ہیں۔ دنیا کی کوئی رکاوٹ اس کی نظر میں خلل نہیں ڈال سکتی، وہ ہزار میل دور تک دیکھ سکتا ہے اور چاہے تو ہزار میل دور جو کچھ غلط ہو رہا ہے اس کو روک لے۔ اس کا موکل حاضر ہو کر ذاکر کو دو خلعتیں عطا کرتا ہے، ایک ظاہری اور دوسری باطنی۔ ظاہری خلعت یہ ہے کہ ذاکر جو فعل کرتا ہے دیکھ بھال کر حقیقت پر نظر رکھ کر کرتا ہے اور خلعت باطنی یہ ہے کہ دین و آسمان کی تمام پوشیدہ باتیں اس کو معلوم ہو جاتی ہیں، جس کی وہ سطر سطر پڑھ سکتا ہے، سائل اس کے پاس آتا ہے تو وہ اس کے سوال سے پہلے اس کو عطا کر دیتا ہے اور اگر میں کہوں کہ اللہ تعالیٰ کے بعد اس صفت کو سب سے زیادہ جس نے ظاہر کیا وہ نبی آخر الزماں ﷺ ہیں تو غلط نہ ہوگا۔ جو شخص کسی پوشیدہ امر کے بارے میں معلوم کرنا چاہے اور پوشیدہ امر چاہے زمینی ہو یا آسمانی، اگر وہ اس اسم پاک کی مداومت کرے تو کوئی راز اس سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ اس کا ورد کرنے اور نقش پاس رکھنے سے کشف کی نعمت حاصل ہوتی ہے۔ اہل تحقیق فرماتے ہیں کہ جو شخص اس اسم کا ورد کرے اور اپنی نظر کو عیوب خلق اور امر خلاف شرع سے روکے تو اللہ تعالیٰ اسے ظاہری اور باطنی بینائی عطا فرماتے ہیں۔ اس اسم مبارک کی عظمت یہ ہے کہ اس کی برکت سے انبیاء علیہ السلام کو دیدار الٰہی کی نعمت حاصل ہوئی اور اولیائے کرام مقرب بارگاہ الٰہی ہوئے۔ اس اسم کے ذاکر سے کوئی غیر معقول حرکت سرزد نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس کی آنکھ میں ایک خاص قوت پیدا ہو جاتی ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور حقیقت جان لیتا ہے۔ مراقبہ کرے تو ان سے اسرار خفیہ سے پردہ اٹھتا ہے جسے جان کر ذاکر کی قوت ایمانی بڑھ جاتی ہے۔ اس اسم کے ذاکر کے دل کی آنکھ اللہ کھول دیتا ہے اور وہ جب کسی شئے کو دیکھتا ہے تو اس کی حقیقت اس پر عیاں ہو جاتی ہے۔ تنہائی میں رہ کر اس اسم کا ورد کرنے والا ہر قسم کی برائی سے دور رہتا ہے۔ جن لوگوں کو آنکھ میں جالے کا مرض لاحق ہو جائے انہیں چاہئے کہ اس اسم پاک کو ایک سفید کاغذ لے کر اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھ کر اس کے درمیان میں اسم پاک کو لکھے اور اس کے چاروں طرف اس کے موکل کا نام لکھ کر عرق گلاب میں حل کر کے آنکھ میں لگائیں تو اللہ کے فضل سے آنکھ میں لگنے والا جالا ختم ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ نقش زعفران اور عرق گلاب سے لکھا جائے گا۔ اگر کوئی شخص خاص مراد رکھتا ہے اور اس کے پورے ہونے کا اس کو امکان نظر نہ آتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ چاند کے سامنے ۷ مرتبہ الحمد شریف بعد بسم اللہ کے پڑھے، اس کے بعد اپنے اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد اس اسم کے اعداد میں جمع کرے اور پھر اس کو دوگنا کر کے پڑھے تو انشاء اللہ ۷ دن میں مراد حاصل ہو جائے تو اس کے بعد حسب توفیق شیرنی بچوں میں تقسیم کرے اور ۱۲ نفل شکرانے کے ادا کرے۔

صاحب بصیرب بننے کے عمل

اسم "یا بصیر" کا ورد صاحب بصیرت بننے کے لئے بہت مجرب ہے۔ جو شخص چاہے کہ وہ اس نعمت سے مالا مال ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اس اسم پاک کو ۵ رمرتبہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ ۱۳۰۲ ار مرتبہ روزانہ پڑھے۔ ۴۰ ردن اس عمل کو جاری رکھے۔ اس کے بعد زندگی بھر کے لئے روز ۵ رمرتبہ اس اسم پاک کو پڑھنے کا معمول بنالے تو پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ جل شانہ ظاہری ور باطنی بصیرت عطا فرمائے گا۔ پھر اس انسان کے اندر تبدیلی یہ واقع ہوگی کہ وہ نہ صرف صاحب بصیرت بلکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی جرأت بھی کر سکے گا اور خلاف شرع اور غلط کاموں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے کے علاوہ انہیں روکنے کی کوشش بھی کرے گا۔ اچھے کاموں کی ترغیب دے گا اور دوسروں کو اچھے کام کرتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوگا۔

ناگہانی آفت سے محفوظ رہنا

جو شخص ناگہانی آفات سے محفوظ رہنا چاہے تو اسے چاہئے کہ روزانہ عصر کی نماز کے بعد اسم پاک یا "بصیر" کو تین مرتبہ اول وآخر دورد شریف کے ساتھ ۳۳ رمرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ اگر وہ ایسا کرے تو اس پر حق تعالیٰ کی رحمت حاصل ہوگی اور وہ ناگہانی آفات سے محفوظ رہے گا۔ عمل میں پابندی زندگی بھر کے لئے کرنا ہوگی۔ بعض لوگوں سوال پوچھتے ہیں کہ اگر یہ اسم پڑھنا بھول جائے تو کیا اس پر سے اللہ تعالیٰ کا فضل اٹھ جاتا ہے تو ان کی خدمت میں جواب حاضر ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ سے ساری زندگی مانگتا رہتا ہے اور وہ عطا کرتا رہتا ہے۔ انسان مانگتے ہوئے نہیں تھکتا ہے اور وہ دیتے ہوئے نہیں تھکتا لیکن اس کے صلے میں اس نے انسان سے کچھ طلب نہیں کیا تو کیا انسان جو یہ چاہتا ہے کہ ۲۴ رگھنٹے وہ اللہ تعالیٰ کے سایہ عافیت میں رہے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے دن میں ۵ رمنٹ نہیں نکال سکتا اور بھول جانا تو اور بھی بڑی بے ادبی ہے۔ انسان اپنی زندگی کی ضروریات کو نہیں بھول سکتا، کھانا نہیں بھولتا، پینا نہیں بھولتا۔ غرض ہر چیز جو اس کی ضرورت ہے اسے یاد رہتی ہے تو کیا اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت نہیں۔ جس کی وجہ سے اس کی تمام ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں وہ اسی کو بھول جائے۔ تو بے شک اللہ چاہے تو اس پر اپنی رحمت نہ کرے لیکن انسان میں اور اللہ میں یہی ایک بڑا فرق ہے کہ انسان دوسرے کے فعل کو دیکھتا ہے تب صلہ دیتا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کچھ نہیں دیکھتا اور انسان کا دامن اپنی رحمتوں سے بھر دیتا ہے، بھلے وہ اس کو بھولا ہو یا یاد کرتا ہو۔ اگر انسانی نقطہ نظر سے اور حضور نبی کریم ﷺ کی فرمودات کی روشنی میں دیکھا جائے تو انسان کا بھولنا بے ادبی ہے اور بے ادب بامراد نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا زندگی کے باقی امور کی طرح ان اسماء الحسنیٰ کو بھی اپنی ضروریات میں شامل کر لیا جائے تاکہ انسان اسے بھول نہ سکے۔

مقاشفات سے مشرف ہونا

جو شخص مقاشفات سے مشرف ہونا چاہے تو اسے چاہئے کہ اسم پاک "یا بصیر" کو ۷۰۰ رمرتبہ بمعہ اول وآخر ۷ رمرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷۰ اردن پڑھے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی عنایت اور مقاشفات ظاہر ہونگے اور اللہ تعالیٰ کے پوشیدہ راز اس کی روح کی نظر کے سامنے کھل جائیں اور دین ودنیا کی نعمتیں اور مرادیں حاصل ہونگی۔

سفید موتیا کا علاج

جو شخص آنکھوں میں سفید موتیا اترنے سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اسم مبارک "یا بصیر" کو روزانہ سونے سے پہلے ۱۱ رمرتبہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ ۱۲ ار مرتبہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنی آنکھوں پر لگائے تو انشاء اللہ اس کی آنکھیں ساری زندگی سفید موتیا سے محفوظ رہیں گی۔ اگر سفید موتیا آنکھوں میں موجود ہو تو آپریشن کرانے سے ۳ ردن قبل اسم پاک "یا بصیر" کو ۱۳۰۲ ار مرتبہ روزانہ پڑھے۔ اول وآخر ۵ رمرتبہ درود پاک پڑھے انشاء اللہ آپریشن میں کامیابی ہوگی۔

آنکھوں کی بینائی قائم رکھنا

اسم پاک یا "بصیر" کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے آنکھوں کی بینائی سے محروم نہیں ہوتے اور مرتے دم تک ان کی بینائی ٹھیک رہتی ہے۔ اگر کوئی شخص اسم پاک یا بصیر کو ۱۰۰ ار مرتبہ روزانہ اول وآخر درود شریف کے ساتھ پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے تمام زندگی اس کی نظر ٹھیک رہے گی۔

اہم مجرب نقوش

خواص سورہ ناس: واسطے دفع ہونے سحر کے سورۃ ناس سو بار پڑھے اور نقش لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ اس نقش کے کل اعداد ۵۲۹۶ ر ہیں اور چال خانہ نجم میں ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

خواص سورہ احقاف: جب کسی کو دیو پری ستائے سورۃ احقاف ۷ ربار لکھ کر گلے میں ڈالے اور اگر باطہارت اس سورۃ کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے بھوت پریت سے بچار ہے اس کے کل اعداد ۷۳۷۷۳ ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۳۴۳	۱۸۳۴۶	۱۸۳۴۹	۱۸۳۳۶
۱۸۳۴۸	۱۸۳۳۷	۱۸۳۴۲	۱۸۳۴۷
۱۸۳۳۸	۱۸۳۵۱	۱۸۳۴۴	۱۸۳۴۱
۱۸۳۳۵	۱۸۳۴۰	۱۸۳۳۹	۱۸۳۵۰

خواص سورہ حشر: اگر کوئی حاجت ہو ۴ ررکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک بار سورۂ حشر پڑھے حاجت برآئے گی، جس کو بہت نسیان ہو اس سورہ کو چینی کی رکابی پر لکھ کر مینہ کے پانی سے دھو کر پیے نسیان دور ہوگا اور نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو تونگر ہو۔ تو اس کے کل اعداد ۱۳۳۳۶ ار ہیں۔

۷۸۶

۳۳۳۶۵	۳۳۳۶۸	۳۳۳۷۱	۳۳۳۵۷
۳۳۳۷۰	۳۳۳۵۸	۳۳۳۶۴	۳۳۳۶۹
۳۳۳۵۹	۳۳۳۷۳	۳۳۳۶۶	۳۳۳۶۳
۳۳۳۶۷	۳۳۳۶۲	۳۳۳۶۰	۳۳۳۷۲

خواص سورہ ممتحنہ: جب کسی لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو تو سورۂ ممتحنہ پانچ بار پڑھی جائے تو اس کا نکاح کسی نیک بخت مرد سے ہوگا۔ اگر کسی کو طحال ہو تین روز تک چینی کی رکابی پر لکھ کر پیے طحال دور ہوگا یا اس کا نقش لکھ کر گلے میں ڈالے اس کے کل اعداد ۱۰۱۳۵۰ ر ہیں۔

۷۸۶

۲۵۳۳۷	۲۵۳۴۰	۲۵۳۴۳	۲۵۳۳۰
۲۵۳۴۲	۲۵۳۳۱	۲۵۳۳۶	۲۵۳۴۱
۲۵۳۳۲	۲۵۳۴۵	۲۵۳۳۸	۲۵۳۳۵
۲۵۳۳۹	۲۵۳۳۴	۲۵۳۳۳	۲۵۳۴۴

خواص سورہ عنکبوت: واسطے دفع ہونے غم کے سورۂ عنکبوت کو سات بار پڑھے اور اگر لکھنا آتا ہو تو مشک وزعفران سے لکھ کر پیے اور اس کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اس کے کل اعداد ۲۷۵۲۹۷ ہیں۔

۷۸۶

۶۸۸۲۳	۶۸۸۲۷	۶۸۸۳۰	۶۸۸۱۶
۶۸۸۲۹	۶۸۸۱۷	۶۸۸۲۳	۶۸۸۲۸
۶۸۸۱۸	۶۸۸۳۲	۶۸۸۲۵	۶۸۸۲۲
۶۸۸۲۶	۶۸۸۲۱	۶۸۸۱۹	۶۸۸۳۱

خواص سورہ زلزال: جب کسی کو کوئی مشکل پیش آئے اس سورۃ کو ۷۰ ربار پڑھے مشکل آسان ہوگی اور اس کا نقش لکھوا کے پاس رکھے اس کے کل اعداد ۱۹۹۶۶ ر ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۹۹۱	۳۹۹۴	۳۹۹۷	۳۹۸۳
۳۹۹۶	۳۹۸۵	۳۹۹۰	۳۹۹۵
۳۹۸۶	۳۹۹۹	۳۹۹۲	۳۹۸۹
۳۹۹۳	۳۹۸۸	۳۹۸۷	۳۹۹۸

خواص سورہ تغابن: جو کوئی سورۃ تغابن کو تین بار پڑھا کرے اس کے مال میں برکت ہو اور مرگ مفاجات سے محفوظ رہے اور اگر نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے تو جمیع آفات سے محفوظ رہے اس کے کل اعداد ۷۹۷۳۱ ر ہیں۔

۷۸۶

۱۹۹۳۵	۱۹۹۳۸	۱۹۹۴۱	۱۹۹۲۷
۱۹۹۴۰	۱۹۹۲۸	۱۹۹۳۳	۱۹۹۳۹
۱۹۹۲۹	۱۹۹۴۳	۱۹۹۳۲	۱۹۹۳۳
۱۹۹۳۷	۱۹۹۳۶	۱۹۹۳۰	۱۹۹۴۲

خواص سورۃ محمد : کوئی سورۃ محمد کو مشک و زعفران اور زمزم سے لکھ کر پیے رفعت و جاہ حاصل ہو اور اگر بیمار پیے صحت پائے اور اس کا نقش لکھ کر گلے میں ڈالے دشمنوں پر فتح پائے اس کے کل اعداد ۱۴۰۶۵۵ر ہیں اور چال خانہ ۱۳ر میں ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵۱۶۳	۳۵۱۶۶	۳۵۱۷۰	۳۵۱۵۶
۳۵۱۶۹	۳۵۱۵۷	۳۵۱۶۲	۳۵۱۶۷
۳۵۱۵۸	۳۵۱۷۲	۳۵۱۶۴	۳۵۱۶۱
۳۵۱۶۵	۳۵۱۶۰	۳۵۱۵۹	۳۵۱۷۱

خواص سورۃ الجمعہ : جب میاں بیوی میں باہم مخالفت ہو جمعہ کو سورۃ جمعہ تین بار پڑھے اور پانی پر دم کرکے دونوں کو پلائے اگر اس سورۃ کو صدف پر لکھ کر اپنے مال میں رکھے برکت ہو اور نقش اس کا واسطے موافقت زوجین موثر ہوگا اور اس کے کل اعداد ۶۱۵۲۵ر ہیں اور چال خانہ نہم میں ہے۔

۷۸۶

۱۵۳۸۱	۱۵۳۸۴	۱۵۳۸۷	۱۵۳۷۳
۱۵۳۸۶	۱۵۳۷۴	۱۵۳۸۰	۱۵۳۸۵
۱۵۳۷۵	۱۵۳۸۹	۱۵۳۸۲	۱۵۳۷۹
۱۵۳۸۳	۱۵۳۷۸	۱۵۳۷۶	۱۵۳۸۸

خواص سورۃ منافقون : اگر کسی شخص کا بہ سبب چغل خور کے نقصان یا ضرر ہوتا ہو ۱۶۰ار مرتبہ سورۃ منافقون پڑھے اگر کسی کی آنکھ میں درد ہو تو اس سورۃ کو دم کرے اچھا ہو جائے گا اور اس سورۃ کا نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اس کے کل اعداد ۵۳۲۵۶ر ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۷۵۳	۱۷۷۴۸	۱۷۷۵۵
۱۷۷۵۴	۱۷۷۵۲	۱۷۷۵۰
۱۷۷۴۹	۱۷۷۵۶	۱۷۷۵۱

خواص سورۃ سبا : جس شخص کو ضعف بصارت ہو وہ سورۃ سبا کو پڑھے روشنی زیادہ ہوگی۔ اور نقش لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ایک گھول کر روزانہ پیے اور آنکھوں پر لگائے۔ اس کے کل اعداد ۵۲۶۵۶ر ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۷۵۳	۱۷۷۴۸	۱۷۷۵۵
۱۷۷۵۴	۱۷۷۵۲	۱۷۷۵۰
۱۷۷۴۹	۱۷۷۵۶	۱۷۷۵۱

سلک مروارید

☆ فضول باتوں کا سننا خطرات نفسانی کا تخم ہے۔

☆ ہر دشمنی کے زائل ہو جانے کی امید کی جا سکتی ہے، سوائے اس دشمنی کے جس کی بنا حسد پر قائم ہو۔

☆ بدگمانی کرنا تیرے باطن کے ناپاک ہونے کا نشان ہے۔

☆ عقلمند سوچ کر بولتا ہے اور بے وقوف بول کر سوچتا ہے۔

☆ روزی کی وسعت آدمی کے لئے دین کی سلامتی اور دل کی فراغت کا سبب ہے۔

☆ لعنت ہے اس پر کہ مظلوم کی مدد نہ کرے، جب ظلم ہوتا دیکھے اور ہٹانے کی قدرت رکھے۔

☆ خدا کی تقسیم پر راضی ہونا سچا ایمان ہے۔ (اویس قرنیؒ)

☆ فاصلہ کی واقفیت نزدیک کی دوستی سے اچھی ہے۔

☆ مرد مرے نام کو، نامرد مرے نان کو۔

☆ ضرورت اپنا راستہ کھولنے پر مجبور ہے۔

☆ عالم بے عمل کی صحبت دل سے عظمت اسلام نکال دیتی ہے۔

☆ زبان کو سوچنے سے پہلے دوڑنے نہ دو۔

☆ انسان تنہائی میں فرشتے سے برتر یا حیوان سے بدتر ہے اور یہ اس کے علم و عقل پر منحصر ہے۔

☆ تنہائی سے زیادہ کسی حال میں امن نہیں اور قبروں کی زیارت سے زیادہ کوئی ناصح نہیں۔

☆ جو شخص کوئی گناہ پردے سے کرتا ہے اس کی ٹوہ لگانا تجسس کہلاتا ہے اور یہ کبیرہ گناہ ہے۔

☆ انکساری یہ ہے کہ آدمی کو غصہ ہی نہ آئے۔

☆ علم سیکھے بغیر گوشہ گیری موجب تباہی ہے۔

☆ متکبر کا ادنیٰ نشان یہ ہے کہ غصہ ضبط نہ کر سکے۔

آپ کے مسائل (پریشانیوں) کا حل حضرت خضر علیہ السلام کے پاس

لباسِ خضر میں یہاں ہزاروں رہزن بھی پھرتے ہیں ☆ اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

سید الرجال الغیب حضرت خضر علیہ السلام کائنات ارضی کے چپہ چپہ سے واقف ہیں زمین کا ذرہ ذرہ ان کے سامنے مشرق سے مغرب تک ایک آن میں آتے جاتے ہیں نگران کا رویہ ہمیشہ ہمدردانہ و مشفقانہ رہا ہے۔ حضرت مولانا احمد رضا اعلیٰ حضرت بریلوی قدس سرہٗ "فتاویٰ رضویہ" میں رقم طراز ہیں، حضرت خضر علیہ السلام باذن اللہ بحر و بر پر اپنی دسترس رکھتے ہیں۔ حقیقی مالک بر و بحر خشک و تر تو اللہ ہے اور اس کی عطاء سے سید عالم ﷺ حضور کی نیابت سے حضرت خضر (علیہ السلام) کے تصرفات خشکی و تری دونوں میں ہیں، حضرت خضر علیہ السلام اولیاء اللہ مقربان بارگاہ الٰہی پر بے پناہ اسرار الٰہیہ نچھاور کرتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام کو نقیب الاولیاء بھی کہا جاتا ہے آپ علیہ السلام اللہ کے عبد خاص اور صاحب علم لدنی ہیں سورۃ کہف میں قصہ خضر و موسیٰ (علیہما السلام) میں آپ کے کمالات علمی و روحانی کا جامع اظہار ہوا ہے۔ صحیحین کی روایت کے مطابق آپ کے اسم خضر کا سبب یہ ہے کہ اگر آپ سادہ فرش پر بیٹھتے تو وہ سبز ہو جایا کرتا، امام نووی قدس سرہٗ فرماتے ہیں" آپ کی کنیت متفقہ طور پر ابوالعباس ہے" بعض نے آپ کا نام "خضرون" بھی لکھا ہے، جو مختصر ہو کر خضر رہ گیا، امام نووی نے ابن قتیبہ کے حوالے سے آپ کا نسب نامہ حضرت نوح علیہ السلام تک یوں بیان کیا ہے۔

"بلیا بن ملکان بن فالغ بن شالخ بن عامر بن ارفخشد بن سام بن نوح۔" الاصابہ میں ملکان کی بجائے "کلمان" لکھا گیا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کے نبی و ولی ہونے کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں، جمہور اہل علم اور محدثین کا میلان خضر علیہ السلام کے نبی ہونے کی طرف ہے چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی کے مطابق آیت قرآنی" وما فعلتہٗ عن امری " سے استدلال کرتے ہوئے اگر ہم کہیں کہ وہ نبی ہیں تو کوئی مضائقہ نہیں، امام ثعلبی نے کہا" ھو نبی فی جمیع الاقوال" وہ جملہ اقوال کے مطابق نبی ہے امام ابن جریر الطبری نے اپنی تاریخ میں خضر علیہ السلام کی نبوت کا اثبات کیا ہے، امام ابو حیان نے اپنی تفسیر میں لکھا، جمہور علماء کا خیال ہے کہ وہ نبی ہیں اور ان کو علم باطنی امور کی معرفت سے متعلق تھا جس کی انہیں وحی کی جاتی تھی جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو علم ظاہری احکام پر مبنی تھا، فاضل بریلوی فرماتے ہیں۔" جمہور کا مذہب یہی ہے اور صحیح بھی یہی ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نبی ہے خدمت بحر انہیں سے متعلق ہے اور حضرت الیاس علیہ السلام بر (خشکی) میں ہیں پھر فرمایا چار نبی زندہ ہیں کہ ان کو وعدۂ الٰہیہ ابھی آیا ہی نہیں۔

یوں تو ہر نبی زندہ ہیں، بے شک اللہ نے حرام کیا ہے زمین پر کہ انبیاء علیہ السلام کے اجسام کو خراب کرے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں اور روزی دیے جاتے ہیں انبیاء علیہ الصلاۃ والسلام پر ایک آن کو محض تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لئے موت طاری ہوتی ہے بعد اس کے پھر ان کی حیات حقیقی جیسی دنیوی عطا ہوتی ہے، خیر ان چاروں میں سے دو آسمان پر ہیں اور دو زمین پر خضر و الیاس (علیہ الصلاۃ والسلام) زمین پر ہیں اور حضرت ادریس و عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام آسمان پر (الملفوظ حصہ چہارم)

اس کے باوجود صوفیہ کرام کی ایک جماعت نے حضرت خضر علیہ السلام کو ولی قرار دیا، امام ابوالقاسم القشیری قدس سرہٗ فرماتے ہیں" خضر علیہ السلام نبی نہ تھے بلکہ وہ ولی تھے۔" بعض نے کہا وہ ملائکہ میں سے ایک فرشتہ ہیں۔ جس نے انسانی صورت میں ظہور کیا کسی نے آپ کو "عبد صالح" کہہ کر یاد کیا۔

حضرت خضر علیہ السلام کی حیات اور وجود کے بارے میں بھی اہل علم کے ہاں مختلف آراء پائی جاتی ہیں۔ لیکن جمہور صوفیہ کرام اور محدثین عظام آپ کی حیات اور تصرفات کے قائل ہیں، چنانچہ امام عسقلانی نے امام ثعلبی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔" حضرت خضر علیہ السلام کی رحلت

آخر زمانہ میں رفع قرآن کے وقت ہوگی۔" مولائے کائنات علی ابن طالب رضی اللہ عنہ حضرت خضر علیہ السلام کو "سید القوم" تسلیم کرتے روایات میں آتا ہے حضرت خضر علیہ السلام جہاں مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھ لیتے وہاں سبزہ اُگ آتا، حضرت خضر علیہ السلام کسی سنگین چٹان کے گرد نماز ادا کرتے وہیں سبزہ اُگ آتا بقول شاعر:

وہ روندتے ہیں تو سبزہ نہال ہوتا ہے　　وہ توڑتے ہیں تو کلیا شگفتہ ہوتی ہیں

اولیاء کاملین فرماتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام نہایت نیک خلق جوانمرد اور اللہ کی مخلوق پر ہمیشہ شفیق و مہربان اور جود وعطاء میں بے نظیر ایثار و سخاوت میں بے مثال ہیں، شیخ علاء الدولہ سمنانی فرماتے ہیں آپ کے ساتھ ہر وقت دس رجال الغیب، دس ابدال و اقطاب رہتے ہیں جو کوئی حضرت خضر علیہ السلام کو یاد کرتا ہے، دل سے پکارتا ہے، روشن آفتاب کی طرح لوگوں کی دادرسی کرتے ہیں، نہ رکتے ہیں اولیاء اللہ سے ملاقات کرتے ہیں آپ کبھی سرکار بغداد کے پاس تشریف لاتے تو کبھی خوجہ ہند کے پاس، کبھی قطب الدین بختیار کاکی کی رہنمائی کرتے تو کبھی نظام الدین محبوب الٰہی سے ملاقات کرتے، حضرت شیخ علاؤ الدین سمنانی فرماتے ہیں جو شخص حضرت خضر علیہ السلام کے وجود اور زندگی کا انکار کرے وہ جاہل ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضری دی اور حضور علیہ السلام سے استفسار بھی کیا، آپ شریعت محمدیہ ﷺ کے تابع ہیں، حضرت خضر علیہ السلام نے اصحاب کرام سے بھی ملاقات کی۔ صوفیہ کرام فرماتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام متبرک مقامات جنگلوں، بیابانوں سمندروں اور دریاؤں کے کناروں سے گزرتے ہوئے عارفان زمانہ پر نگاہ لطف ڈالتے جاتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا حضرت خضر ایک بادشاہ کے فرزند ارجمند تھے جو انہیں اپنا جانشین بنانا چاہتا تھا مگر حضرت خضر نے نہ صرف جانشینی سے انکار کر دیا بلکہ وہاں سے بھاگ کر کسی دور بیابان میں چلے گئے۔ وہاں جا کر ایسے گم ہوئے کہ کوئی شخص انہیں تلاش نہ کر سکا۔ (تفسیر روح البیان) مؤرخین اور علمائے روحانیت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کی تاریخ پیدائش کا تو کسی کو علم نہیں مگر آپ کے زندہ ہونے اور قیامت تک زندہ رہنے کے آثار ملتے ہیں۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت الیاس علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام جنگلوں اور بیابانوں پر موکل ہیں دونوں پانی اور خشکی میں لوگوں کی رہنمائی کرتے ہیں ان کی دادرسی کرتے ہیں زمانہ حج میں دونوں میدان عرفات میں اکٹھے ہوتے ہیں اور امت محمدی ﷺ کے لئے اللہ کی رحمت کے طلبگار ہوتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت خضر اور حضرت الیاس (علیہ السلام) ہر سال حج کے موقع پر ملتے ہیں حج ادا کرنے بعد سر منڈاتے ہیں۔ "بسم اللہ، ماشاء اللہ" کہہ کر رخصت ہوتے ہیں حج کے موقع پر آپ دونوں آب زمزم پیتے ہیں اور یہ پانی سال بھر کے لئے کافی ہوتا ہے، آپ دونوں کی رفتار مشرق سے مغرب تک کسی مقام پر آنکھ جھپکنے کے وقفہ تک ہوتی ہے، رمضان المبارک کے دوران اکثر بیت المقدس میں قیام کرتے ہیں حضرت خضر دنیا کے گوشے گوشے تک پہنچتے ہیں لوگوں کی دستگیری کرتے ہیں عام نظروں سے پوشیدہ رہتے ہیں۔ مگر جب چاہیں حاضر ہو جاتے ہیں اور ملنے والوں سے ملاقات کرتے ہیں، جنگل، دریا، سمندر، بیابان، شہر ان کے لئے یکساں ہوتے ہیں بعض اولیاء اللہ نے ان سے ملاقات کی ہے اور ان سے مصافحہ کرتے وقت محسوس کیا کہ ان کی انگشت شہادت دوسری انگلی کے برابر ہے اور انگوٹھے میں ہڈی نہیں، علامہ بغوی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ چار انبیاء کرام قیامت تک اپنے ظاہری اجسام کے ساتھ ہیں انبیا کی زندگی تو قیامت تک روحانی ہیں، حافظ ابن حجر، علامہ قسطلانی اور جمہور علماء اور صوفیہ نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام نے حضور ﷺ کی زیارت کی اور تمام فرائض حضور ﷺ کی نگرانی میں سرانجام دئے ہیں اور شریعت محمدیہ کے مطابق عبادت و ریاضت کرتے ہیں، حضرت خضر علیہ السلام نے شیخین سے ملاقات کی حضرت انس حضرت امام جعفر وغیرہ جلیل القدر اصحاب سے ملاقات کی، بزرگان دین نے بہت سی متعدد احادیث حضرت خضر علیہ السلام سے نقل کی ہے، جن میں حضور ﷺ کے نام اقدس پر انگوٹھے چومنے کی روایات بھی بعض بزرگان دین نے حضرت خضر علیہ السلام کو صحابہ رسول میں شمار کیا ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کی زندگی پر نگاہ ڈالی جائے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی انبیاء کرام سے علاوہ امت رسول کے لاکھوں صلحاء امت سے ملاقات رہی ہے، صحابہ کرام، اغواث، اقطاب، ابرار، بدال، اوتار، نجباء،

نقباء، رجال الغیب، مردان مکتوب، مفرداں، مستورین، قلندر، مجذوب، کتمان، اولیاء اللہ، افراد، قطب مدار اور قطب الارشاد شامل ہیں وہ خواہ رجال الغیب کے خانوادہ کے ایک ممتاز فرد ہیں اور رجال الغیب کی رہنمائی، ہمنوائی اور دلربائی کرتے ہیں جن اولیاء کرام نے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کی ہے یا جن عیان امت نے آپ سے ملاقات کی ہیں وہ بتاتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام تمام مخلوقات کے ساتھ خلیق حلیم ہوتے ہیں خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں۔ امداد کرتے ہیں، ان کی ضروریات پوری کرتے ہیں بیماری، لاچاری میں دستگیری کرتے ہیں، لوگوں کی مشکلات حل کرنے کے بعد کسی پر احسان نہیں جتلاتے۔

حضرت خضر علیہ السلام نے ہزاروں انبیاء کا دور دیکھا ہے، سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضری دی، صحابہ کرام سے مراسم پیدا کئے اور امت مسلمہ کے برگزیدہ بندگان خدا کے ساتھ رہے ان کی مجالس میں رہے ان کے سفر میں رہے ان کی امداد اور رہنمائی کرتے رہے وہ اپنی دائمی زندگی کے دوران اگرچہ بحر و بر، خشک و تر، مشرق و مغرب پر چھائے رہے اور انہوں نے امت رسول کے اولیا کرام سے ملاقاتیں کرنے کا بڑا کارنامہ سر انجام دیا۔ ارباب طریقت کے ساتھ رہے پیران طریقت اور سالکان سلاسل کی رہنمائی کرتے رہے کسی کو کھانا کھلایا کسی کو خرقہ پہنایا، کسی کی مشکلات میں دستگیری کی اور ساری زندگی حضور ﷺ کی امت کے منفرد افراد کے لئے سایہ رحمت بن کر کام کرتے ہیں اور صبح قیامت تک کرتے رہیں گے، حضرت خضر علیہ السلام ایک ایسی ممتاز اور منفرد شخصیت ہیں جو صدیوں زندہ رہنے کے باوجود نہ کوئی سلسلہ روحانیت کر سکے نہ مستقل کوئی خانقاہ یا دار الارشاد کی بنیاد رکھ سکے انہیں جن تکوینی امور کی سرانجام دہی ملی تھی اسے خوب نبھاتے رہے اور قیامت تک نبھاتے رہیں گے اور بے شمار اولیاء اللہ کے رفیق روحانیت رہے، لاکھوں افراد کی دادرسی کرتے رہے، کروڑوں انسانوں کی دستگیری کی مگر انہوں نے ہر شخص کو اسرار الٰہیہ سے اتنا ہی حصہ دیا جتنا اس کا ظرف تھا۔

"حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرنے کے تین نایاب طریقے بزرگان دین کی بیاضوں سے ماخوذ۔"

(ان طریقوں کو عمل میں لانے سے قبل اجازت طلب کرنا ضروری ہے۔)

۱۔ اگر کوئی پریشانی لاحق ہو مسئلہ حل نہ ہو تو دو سیر آٹا لیکر اس کی سو عدد گولیاں بنالیں کسی دریا میں ڈال دیں یہ گولیاں ڈالتے وقت گیارہ بار یہ کلمات کہیں: "اے خضر (علیہ السلام) خبر ہو مجھے اس کام کی اللہ کے حکم سے (جو مقصد اس کا نام لیں) پھر مڑ کر نہ دیکھے فوراً گھر آجائیں انشاء اللہ تین چار گھنٹے میں حل مل جائے گا۔ کوئی بزرگ آ کر حل بتادیں گے۔

۲۔ توشہ حضرت خضر علیہ السلام (سات دن کا)

کسی برتن میں (مٹی کے) ۵ ۵ تولہ اشیاء لیں، چینی، گھی، چاول، گلاب کے پانچ عدد پھول تین عدد کھانے والی لونگیں، ایک پان، الائچی خورد کے ساتھ پانچ بتاشہ مٹی کے برتن میں رکھ کر کسی دریا میں دائیں ہاتھ سے ڈال دیں ڈالتے وقت کہیں "السلام علیکم یا حضرت خضر علیہ السلام" یہ آپ کا توشہ ہے قبول فرمائیں اور میرا فلاں کام (جو بھی ہے) اللہ کے حکم سے پورا ہو جائے پھر وہیں کھڑے ہو کر (۱۱) بار درود خضر اور گیارہ سو بار والضحیٰ اور گیارہ بار سورہ کوثر آخر میں گیارہ بار درود خضریہ پڑھ کر واپس آجائیں اس طرح سات دن عمل کریں انشاء اللہ سو فیصد کام ہو جائے گا۔

(۳) منگل گزر جانے کے بعد جو رات آئے تین رات عمل کریں۔ جس جگہ عمل کریں وہ جگہ صاف ہو کوئی تصویر نہ ہو، خوشبو جلائیں باوضو عمل کریں دو رکعت نماز نفل پڑھیں، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے آیۃ الکرسی، تین بار سورۂ الم نشرح گیارہ بار اور گیارہ بار سورۂ اخلاص سلام کے بعد یہ عزیمت سات بار پڑھ کر سینے میں دم کریں اور سو جائیں انشاء اللہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہو جائے، عزیمت یہ ہے "بسم اللہ الرحمن الرحیم حُبُ قُبُ طَنَابِیقِ طَاءِ طَبُ، شَالِیغُ، وشَبِیع، وَمَنمعُ، وَجرزٌ وَحَرِبرٌ وَدفُ وَحَنۃ بحق اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ"

بزرگان دین فرماتے ہیں اگر یہ عمل نوچندی بدھ سے شروع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے نوچندی اس بدھ کو کہا جائے گا جو چاند کی تین تاریخ کے بعد آئے گا۔ نوٹ: طلسماتی دنیا میں عاملین اور دیگر علماء کے مضامین عام افادیت کے لئے شائع کئے جاتے ہیں ان سے ایڈیٹر طلسماتی دنیا کو متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے ——— پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام، والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے **خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں**

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224748

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں ہے۔ (ایڈیٹر)

علمی الجھنیں

سوال از: صوبے دار محمد صادق ——— راولپنڈی (پاکستان)

السلام علیکم کے بعد آپ کو تکلیف دے رہا ہوں، جس کی معذرت کی درخواست کرتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ عرض یہ ہے کہ آپ اپنے قیمتی وقت سے کچھ وقت نکال کر میری رہنمائی فرمائیں۔

میری عمر ۷۰ سال کے قریب ہے، خدا کا شکر ہے باعزت روٹی مل رہی ہے، میری کیا اوقات۔ علم الاعداد سے میں کوئی روپیہ نہیں کما رہا میرا صرف شوق ہے، لیکن مجھے تسلی نہیں ہوئی۔ میں نے سب سے پہلے شمع شبستاں پڑھی، پھر مختلف کتب جو پاکستان میں ملتی ہیں پڑھ کر ان کے لکھنے والوں سے رابطہ کیا، مگر وہ بھی تسلی بخش جواب نہ دے سکے، کیوں کہ انہوں نے بھی جو پرانی کتاب ملی اس پر دیکھ کر لکھ دی، اپنا کوئی تجربہ نہ تھا۔

آپ کی کتابیں علم الاعداد، اعداد بولتے ہیں، کرشمہ اعداد میں نے لاہور سے منگوا کر پڑھنا شروع کیا، مجھے کوئی تسلی نہ ہوئی جو باتیں پہلی کتابوں میں سمجھ میں نہ آ رہی تھی یہاں بھی یہی حال دیکھا۔ لاہور شان اسلام والوں سے رابطہ کیا اور آپ کا ایڈریس ملا، کچھ پوائنٹ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہوں جو مجھے سمجھ میں نہیں آئے۔

(۱) سب سے پہلے لفظ ہمزہ (ء) اس کے متعلق کتابوں میں لکھا ہے کہ جہاں ہمزہ آئے وہاں لفظ "ی" جس کی قیمت دس ہے لگا دیں، کچھ ایسے الفاظ ہیں جن کے متعلق نہیں ملا۔ مثلاً روشنائی، سمیرا، روف، رؤف، ان ا، ی، س م اول و، راؤ، ف۔ اس کے متعلق رہنمائی فرمائیں، اسی طرح سوئی، گیس کے ہجے اور قیمت کیسے لکھی جاتی ہے۔ یعنی و، ی کے کون سے حروف کیا ہوئی۔ س ی ی ہے کیا یہ ٹھیک نہیں۔

(۲) نیا باب شروع کرنے سے پہلے دو تین مثالیں دی جاتی ہیں جو کہ آپ نے نہیں لکھیں۔ اعداد بولتے ہیں کے شروع میں تاریخ پیدائش کا مفرد عدد نکالنے کا طریقہ لکھا۔

۱۹ر جون ۲۰۰۲ء بروز بدھ دن چار بجے ساتھ ہی لکھا کہ دن کے ایک بجے سے رات ایک بجے تک منفی نمبر ہوگا۔ آپ نے ۴، ۲، ۶، ۱۹ لکھا، بدھ کے دن عطارد کی حکمرانی ہے اس لئے ۳+۹+۲+۲+۳+۹+۱۔ پہلا عطارد منفی عدد ہونا چاہئے۔ آپ نے جمع لکھا، میرے خیال میں ۲+۹+۲+۲+۳+۹+۱ ہونا چاہئے تھا، میری رہنمائی فرمائیں۔

(۳) کئی کتابوں میں پیدائش کا عدد۔ فرض کیا، یکم جنوری ۱۹۲۸ء ہوئے تو ۲۸+۳+۹+۱+۱+۱=۳۳=۶ لکھا ہوا ملتا ہے اور نمبر چھ کی خصوصیات دیکھ لیتے ہیں، دونوں میں سے کونسا طریقہ ٹھیک ہے۔

(۴) کئی کتابوں میں نام سے عدد نکالتے ہیں۔ مثلاً محمد صادق م ح م د، ص ا د ق کے عدد مرکب کو مفرد کر کے لکھتے ہیں کہ تمہارا عدد ہے۔ مثال میں یہی لکھتے ہیں کہ محمد صادق جیسا کہ آپ نے کرشمہ اعداد میں آپ نے مثالیں لکھتے وقت پورا نام نہیں لکھے۔ اسلم بن خدیجہ۔ حالانکہ نام تو محمد اسلم بن خدیجہ بی بی، اسی طرح شکیلہ بنت زاہدہ، پورے نام نہیں لکھے۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی ہے کہ جب آپ نام سے اعداد لیتے ہیں میں صرف نام کے جیسے محمد صادق۔ دنیا کے سب محمد صادق کا

اعداد ایک ہی ہوگا۔ میرے ذہن کے مطابق والدہ کا نام ساتھ لکھ کر پھر مرکب اعداد نکالیں، تاکہ ہر محمد صادق کے اعداد علیحدہ علیحدہ ہوں۔

(۵) ایک جگہ آپ نے تاریخ پیدائش سے عدد نکالا جیسا کہ یکم جنوری ۱۹۲۸ء، عدد چھ، اور دوسری جگہ پر آپ نے لکھا متعلق ستارہ، متعلقہ برج، مبارک عرصہ، مبارک دن، ان دونوں میں کیا فرق ہے۔ یکم جنوری عدد ۸ میں آتا ہے، عدد آٹھ۔

(۶) اعداد بولتے ہیں، باب عمر بھر کے حالات کی معلومات۔

مثال محمد حنیف۔

م ح م د ح ن ی ف

۴۰ ۸ ۴۰ ۴ ۸ ۵۰ ۱۰ ۸۰ ٹوٹل حروف۔

آٹھ پہلے تو آٹھ سے دوسرے کو سات سے اور آخر والے کو ایک سے دیں۔ جواب ۹۱۸، مفرد ۹ نقشہ میں، اپنے ہاتھوں ہی سے اپنی قسمت کا گلا گھونٹ لو گے۔ اس کا مطلب جو محمد حنیف ہوگا اس کی یہی حالت ہوگی۔ میرے خیال میں اگر یہاں پر والدہ کا نام ہوتا تو پھر محمد حنیف کے حالات مختلف ہوتے اور پہلے حروف کو ضرب کل تعداد سے دی جاتی ہے۔

(۷) اکثر کتابوں میں بیمار کی بیماری کے متعلق کیا تکلیف ہے۔ عرض کیا ایک لڑکا بیمار ہے، اس کی والدہ عامل کے پاس سوموار کو آتی ہے، میرا بیٹا بیمار ہے۔ عامل سوموار کے اعداد ڈال کر بتاتا ہے کہ آسیب ہے۔ دو دن کے بعد اس کی بہن یا اور کوئی رشتہ دار آجاتا ہے دن بدھ ہوتا ہے تو وہ اسے بتاتا ہے کہ بیماری ہے۔ اس طرح عامل سے لوگوں کا بھروسہ ختم ہو جاتا ہے۔

دوبارہ لکھ رہا ہوں کہ ایک آدمی کی تاریخ پیدائش یکم جنوری ۱۹۲۸ء ہے، جس کا مفرد عدد ۸، ۴، ۹، ۱، ۱، ۱، ۱=۲۴=۶ بنتا ہے، دوسری جگہ اعداد سے معلومات کے باب میں یکم جنوری والے کی تاریخ پیدائش کے لحاظ سے آٹھ بنتا ہے۔ سیارہ زحل، برج جدی، عرصہ تاریخ پیدائش ۲۱ دسمبر سے ۱۹ فروری کے زمرے میں آتا ہے، اعداد آٹھ۔ دونوں میں سے کونسا ٹھیک ہے، آپ کی دونوں کتابیں علم الاعداد اور اعداد بولتے ہیں میرے پاس ہیں۔

(۸) اعداد کی کامیابی کی کنجی کے باب میں آپ نے لکھا کہ نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ یہاں پر پھر وہی سوال کہ دنیا کے تمام محمد صادق کے یہی حالات اور باب رجحانات میں بھی اسی طرح۔

(۹) اگلے باب۔ اعداد کی پیشین گوئیاں، عدد ایک آپ نے یہ نہیں لکھا کہ نام کا عدد یا پیدائش کا عدد۔ اگر نام کا عدد ہے تو والدہ کا ہونا ضروری ہوگا۔

خفیہ نمبروں کا چارٹ آٹھ سے شروع کیا، اس سے پہلے والے نہیں۔ یعنی ایک سے سات حالانکہ صفحہ نمبر بھی ٹھیک آرہے ہیں۔

(۱۰) اعداد سے ہم آہنگ اعداد میں بھی آپ نے آخری باب میں صرف اعداد دو اور آٹھ کے لکھے ہیں، یہاں آپ نے لکھا ہے اگر نام اور تاریخ برج آپس میں متصادم طبائع رکھتے ہوں یا نام اور تاریخ پیدائش کے ستارے ایک دوسرے کے مخالف ہوں، اس کی تفصیل آپ نے نہیں لکھی۔

(۱۱) اعداد کی پیشین گوئیاں۔ عدد ایک والے، اس کا طریقہ کہ عدد کیسے نکالنا ہے۔ تاریخ پیدائش یا نام سے کیوں کہ اعداد، عدد ذاتی یا عدد شخصیت کسی جگہ۔ پر آپ نے مثال دے کر واضح نہیں کیا۔

خط کافی لمبا ہو گیا ہے، جس کی معذرت کا درخواست گزار ہوں، مہربانی فرما کر میرے ہر پوائنٹ کا جواب لکھنا، جو مجھے اکثر کتابوں سے نہیں مل رہا اور میری رہنمائی فرمائیں آخر پر دعا کے لئے، عرض ہے۔

جواب

خوشی اور شکر کی بات ہے کہ آپ نے ہماری کتابوں کو اپنے مطالعہ میں رکھا اور کسی الجھن میں مبتلا ہونے کے بعد ہمیں اس قابل سمجھا کہ آپ کی رہنمائی کریں اور رہنمائی حاصل کرنے کی غرض سے آپ نے ہمیں مکتوب بھی روانہ کیا جو اس وقت ہمارے پیش نظر ہے۔

آپ نے علم الاعداد سے متعلق کچھ سوالات اٹھائے ہیں جو آپ کے لئے ذہنی الجھنوں کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ آپ کے ان تردودات کو دفع کر سکیں جو آپ کے لئے کشمکش اور ذہنی اضطراب کا سبب بنے ہوئے ہیں۔ آپ نے علم الاعداد سے متعلق ہماری دو کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور ان دونوں کتابوں کے طریقہ کار کو آپس میں گڈمڈ کر دیا اور یہ بات آپ کی الجھنوں میں اضافہ کا سبب بنی۔

ہم نے اعداد بولتے ہیں کہ صفحہ نمبر ۱۹ پر مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد

عدد نکالنے کا طریقہ یہ لکھا ہے۔ "مثلاً ایک شخص ۱۵ر جولائی ۱۹۷۵ء کو پیدا ہوا ہے تو اس کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اس طرح حاصل کیا جائے گا۔ ۱۹۷۵۔۱۲۔۱۵۔ ان کی اکائیاں اس طرح بنایئے۔

۵+۷+۹+۱+۲+۱+۵+۱=۳۱ ان سب اکائیوں کو جمع کیا تو مرکب عدد ۳۱ بنا۔ ۳۱ کے دونوں ہندسوں کو باہم جمع کیا تو مفرد عدد ۴ بنا۔ معلوم ہوا کہ اس شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد ۴ ہے۔

منفی اور مثبت نمبر کی بحث یہاں تحریر نہیں ہے۔ وہ کرشمہ اعداد میں مذکور ہے اور جو کسی بات کا اور کسی سوال کا جواب دیتے وقت پیش نظر رکھی جاتی ہے۔ کسی بھی شخص کی تاریخ پیدائش کا عدد نکالتے وقت صبح شام کے وقت کی کوئی قید نہیں ہوتی اور نہ ہی برج اور ستاروں کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ آپ نے اعداد بولتے ہیں کے مطالعہ کے ساتھ کرشمہ اعداد کے کچھ اصولوں کو ایک ساتھ جوڑ لیا ہے، جو درست نہیں ہے۔

آپ نے جو دوسری کتابوں کے حوالہ سے یہ مثال دی ہے۔ کسی کی تاریخ پیدائش یکم جنوری ۱۹۲۸ء اور اس تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ بتایا ہے تو یہ بالکل درست ہے اور بعینہ یہی بات ہم نے بھی اعداد بولتے ہیں میں لکھی ہے۔

منفی اور مثبت نمبر کی بحث کرشمہ اعداد کا ایک الگ حصہ ہے، اس بحث کو یہاں چھیڑنا قطعاً غلط ہے، وہ ایک الگ تفصیل ہے اور کسی بھی سوال کا جواب دیتے وقت اس تفصیل کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ مذکورہ دونوں کتابیں علم الاعداد سے تعلق رکھتی ہیں لیکن دونوں کا موضوع قطعاً ایک دوسرے سے الگ ہے اور ان دونوں کتابوں سے استفادہ کرتے وقت دونوں ہی کتابوں کے موضوع اور مقصد کو الگ الگ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ ورنہ ذہن اضطراب اور بے چینی کے صحراؤں میں بھٹک کر رہ جائے گا۔

آپ نے لکھا ہے کہ ہمزہ کو مختلف کتابوں میں "ی" کے قائم مقام مانا گیا ہے ہمارے نزدیک یہ بات غلط ہے۔ اکثر ماہرین اعداد نے ہمزہ کو الف کے قائم مقام بتایا ہے اور اس کا عدد ایک تسلیم کیا گیا ہے۔ ایک عدد بھی اس صورت میں تسلیم ہے جب ہمزہ درمیان میں آیا ہو۔ اگر ہمزہ آخر میں آتا ہے تو پھر یہ صفر کے برابر ہے۔ اس کا کوئی عدد نہیں مانا جاتا۔ اعداد بولتے ہیں کہ صفحہ نمبر ۲۴ پر ہم نے مزید وضاحتوں کے تحت یہ لکھا ہے۔

ہمزہ ایک عدد کے قائم مقام ہے اور جو ہمزہ آخر میں آئے گا اس کا کوئی عدد شمار نہیں ہوگا۔ مثلاً نور النساء، قمر النساء، ان دونوں ناموں میں ہمزہ آخر میں آکر بے اثر ہو گیا ہے۔

آپ نے تاریخ پیدائش کے مفرد عدد اور نام کے مفرد عدد کی الگ الگ حقیقت کو نہیں سمجھا ہے اور اس پر بھی آپ نے وضاحت طلب کی ہے۔ دراصل تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اور نام کا مفرد عدد دو الگ الگ حقیقتوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ نام کا مفرد عدد شخصیت کو ظاہر کرتا ہے اور کسی بھی انسان کی عادتوں اور فطرتوں کی نشاندہی کرتا ہے، جب کہ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اس کی تقدیر اور اس کی قسمت کو واضح کرتا ہے اور اس میں بھی الگ الگ بہت ساری تفصیلات ہیں جن کو سمجھنے اور سمجھانے کے لئے کافی وقت درکار ہوگا۔ مثلاً ایک شخص کا نام ظہور احمد ہے وہ شاعر ہے اور اس کا تخلص زاہد ہے۔ جب ہم اس شخص کی شخصیت پر غور کریں گے تو ہمیں ظہور احمد کے مفرد عدد کو بھی پیش نظر رکھنا پڑے گا اور اس کے تخلص کے مفرد عدد کو بھی ہم نظر انداز نہیں کریں گے۔ ظہور احمد کا مفرد عدد ۳ اور ان کے تخلص زاہد کا مفرد عدد ۸ ہے۔ یہاں ایک شخصیت دو الگ الگ مفرد عدد لیں اور یہ دونوں عدد ظہور احمد کی شخصیت پر اپنا اثر چھوڑیں گے اور اگر ہم دونوں عددوں کو جوڑ کر پھر مفرد عدد برآمد کریں گے تو پھر مفرد عدد ۲ بنے گا۔ یہ عدد بھی اپنا کچھ نہ کچھ اثر ظاہر کرے گا۔ اس لئے کوئی ماہر اعداد جب کسی انسان کے بارے میں مکمل تحقیق کرنے کا خواہش مند ہوگا تو اس کو ان تمام باریکیوں کو پیش نظر رکھنا پڑے گا، تب کسی شخصیت کی مضبوط گرفت ہو سکتی ہے۔ تاریخ پیدائش کے بارے میں بھی دو باتیں پیش نظر رکھنی ہوتی ہے، ایک تو دیکھنا یہ پڑتا ہے کہ صرف تاریخ پیدائش کیا ہے۔ مثلاً ایک شخص کسی بھی مہینے کی ۲۲ر تاریخ کو پیدا ہوا ہو تو اس کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہوا۔ یہ عدد اس کی شخصیت پر اپنا رنگ چھوڑے گا اور یہ عدد وقتی حالات پر بھی اثر انداز ہوگا، لیکن اگر اس کی مجموعی تاریخ پیدائش ۲۲ر فروری ۲۰۱۰ء ہے تو اس کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ برآمد ہوگا اور یہ ۹ کا عدد اس کا عدد تقدیر کہلائے گا۔ یہ اس کی زندگی بھر کے حالات پر اثر انداز ہوگا۔

وقت پیدائش، یوم پیدائش وغیرہ کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب ہم کسی کا زائچہ یا کنڈلی بنا رہے ہوں اور والدہ کے نام کو شامل کرنے کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب ہم کسی کے لئے کوئی نقش یا عمل تیار

کررہے ہوں۔

اگر ہم کسی کے نام میں اس کی والدہ کے نام کے اعداد شامل کریں گے تو پھر اس کی شخصیت کو واضح نہیں ہو سکے گی۔ رہی یہ بات کہ اگر ہم محمد صادق کا مفرد عدد برآمد کریں تو پھر دنیا میں کسی بھی محمد صادق کا مفرد عدد دو ہی ہوگا تو اس میں تردد کی بات ہی کیا ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۲ بنتا ہے۔ دو کے عدد کی جو بھی خصوصیات ہیں وہ ہر انسان میں ہوں گی۔ جن کا نام کا مفرد عدد ۲ بنتا ہو۔ چنانچہ آپ کہیں بھی نظر ڈال کر دیکھ لیں ۲ نمبر کے تمام افراد تقریباً ایک جیسے مزاج کے ہوں گے اور اگر ان کا نام بھی ایک ہی جیسا ہو تو پھر حروف کی جو بھی خصوصیات ہیں وہ ان میں مشترک ہوں گی۔ آپ کے نام میں م، ح، م، د، ص، ا، د اور ق ہیں۔ ان حروف میں جو بھی خصوصیات ہیں وہ ہر اس شخص میں موجود ہوں گی جن کا نام محمد صادق ہو۔ پھر نام کی شروعات جس حرف سے ہو اس حرف کا مزاج بھی انسان پر اثر انداز ہوگا۔ مثلاً ایک شخص کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے لیکن اس کا نام حرف ع سے شروع ہو رہا ہے جو خاکی حرف ہے اور دوسرے دو عدد والے شخص کا نام حرف م سے شروع ہو رہا ہے جو آتشی حرف ہے تو ان کے مزاجوں میں خاصا فرق ہوگا۔ جس کا نام آتشی حرف سے شروع ہوگا، اس کی فطرت میں اشتعال ہوگا وہ کسی بھی وقت بھڑک جائے گا اور بہت دیر میں خود پر کنٹرول کر سکے گا جب کہ اس شخص میں بردباری اور ایک طرح کا ٹھنڈا پن موجود ہوگا جس کے نام کی شروعات خاکی حرف سے ہوگی۔

زیادہ تر نام دو جزء پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ماہر حروف اس بات پر بھی غور کرتے ہیں کہ دونوں جزوں کی اور ان کے اعداد کی کیفیت کیا ہے۔ کبھی کبھی دونوں کی کیفیت ایک دوسرے سے بالکل جداگانہ ہوتی ہے ایسی صورت میں شخصیت دو کیفیتوں میں بٹ کر رہ جاتی ہے۔ مثلاً آپ کا نام بھی دو جزو پر مشتمل ہے۔ ایک جزء محمد ہے اور دوسرا جزء صادق ہے۔ آپ کے نام کا پہلا جزء آتشی حرف سے شروع ہو رہا ہے اور اس کا مفرد عدد ۳ ہے اور دوسرا جزء صادق ہے جو حرف بادی شروع ہو رہا ہے اور اس کا مفرد عدد ۹ ہے۔ اب جہاں تک عدد کا تعلق ہے تو ۳ اور ۹ میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے لیکن جہاں تک حروف کا تعلق ہے تو آپ کے نام کے دونوں جزء مزاجاً ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ پہلے جزء کا پہلا حرف آتشی ہے اور دوسرے جزء کا پہلا حرف بادی ہے۔

ان تفصیلات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ایک ہی نام ہوتے ہوئے بھی اور ایک ہی عدد ہوتے ہوئے بھی دو انسانوں کی شخصیت میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور رہے گا کیوں کہ یہ تو ممکن ہے کہ محمد صادق نام کا دوسرا شخص بھی شہر میں موجود ہو لیکن ایسا ممکن نہیں ہے کہ دوسرا محمد صادق بھی عین اسی وقت پیدا ہوا ہو جس وقت آپ پیدا ہوئے تھے۔ آپ کی تاریخ پیدائش اگر یکم رجنوری ہے اور دوسرے محمد صادق کی تاریخ پیدائش ۱۷ر جنوری ہے تو دونوں کے مزاج میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور پیدا ہو جائے گا اور جہاں حسن اتفاق سے نام کے ساتھ ساتھ تاریخ پیدائش اور یوم پیدائش اور وقت پیدائش وغیرہ بالکل ایک جیسے ہو جائیں گے وہ دو انسان بالکل ایک جیسے مزاج اور ایک جیسی عادتوں کے نظر آئیں گے۔ ماہرین قیافہ شناس تو یہ تک دعویٰ کیا ہے کہ جن دو انسانوں کا ہنسنے اور بات کرنے کا انداز ایک جیسا ہوگا، ان کی فطرتیں ایک جیسی ہوں گی۔ جن لوگوں کے چہروں کے کٹس باہم ملتے جلتے ہوتے ہیں ان کی عادتیں اور ان کی فطرتیں بھی ایک دوسرے سے کافی حد تک ملتی جلتی ہوتی ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ اگر کسی کی چال ڈھال، قد وقامت، اٹھنے بیٹھنے کی عادتوں میں مشابہت ہوتی ہے تو ان کے اعداد اور ان کے اخلاق میں بھی مشابہت موجود ہوتی ہے۔

بالکل اسی طرح اعداد و حروف کا معاملہ ہے۔ اگر ان میں کسی طرح کی مناسبت موجود ہے تو پھر ان کے مزاجوں میں اور ان کے کرداروں میں بھی مناسبت ضرور موجود ہوگی اور یہ کوئی ناقابل یقین بات نہیں ہے۔ یہ پوری دنیا طے شدہ کچھ مزاجوں اور کچھ عادتوں کا پرتو ہے۔ جب آپ اس دنیا میں اپنے بسنے والوں کی شخصیتوں پر ریسرچ کریں گے تو آپ کو یہ اندازہ ہو جائے گا کہ کروڑوں انسانوں کے مزاج کروڑوں انداز کے نہیں ہیں بلکہ صرف سیکڑوں قسم کے مزاج میں جو خالق کائنات نے کروڑوں انسانوں کو عطا کئے ہیں۔

اعداد صرف ایک سے ۹ ہیں اور یہ ۹ عدد پوری کائنات اور ان میں رہنے والے کھربوں انسانوں کے مزاج کا احاطہ کئے ہوئے ہیں۔ بس اس حقیقت کو سمجھنا عقل اور قوت ادراک پر منحصر ہے۔ علم ایک الگ نعمت ہے لیکن اس سے صحیح استفادہ کرنے کے لئے عقل سلیم بھی درکار ہے۔ اگر عقل سلیم میسر نہ ہو تو علم انسان کو مختلف قسم کے خلجان میں بھی مبتلا کر دیتا ہے۔ یہ محاورہ تو آپ نے سنا ہی ہوگا کہ دو تولہ علم کے صحیح استعمال کے لئے ایک من عقل ضرورت پڑتی ہے، لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ محض عقل بھی انسان کو گمراہ کر دیتی ہے اگر وہ علم صحیح سے ہم آہنگ نہ ہو۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ عقل عیار ہے سو بھیس بدل لیتی ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کسی عامل کے پاس کوئی آتا ہے اور یہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اس کو بیماری کیا ہے؟ عامل بتا دیتا ہے کہ آسیب ہے اور پھر کسی دن اس کے پاس اس کا کوئی رشتہ دار آتا ہے اور اس دن کوئی دوسرا دن ہوتا ہے تو عامل کوئی دوسری بیماری بتا دیتا ہے تو اس سے تو عاملوں سے اعتبار اٹھ جائے گا۔

حضور! آپ کی یہ سوچ درست نہیں ہے، کوئی بھی طریقہ تشخیص ہو وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ صورت حال بدل جائے گی۔ ایک ڈاکٹر کے پاس ایک شخص ایک دن آتا ہے، ڈاکٹر مختلف قسم کے آلات استعمال کرکے بتاتا ہے کہ اس کی شوگر بڑھی ہوئی ہے اور بلڈ پریشر بھی بڑھا ہوا ہے، اگلے دن یا دو چار دن کے بعد اسی ڈاکٹر کے پاس وہ شخص پھر آتا ہے اور اب ڈاکٹر اس کو چیک کرنے کے بعد بتاتا ہے کہ شوگر بھی نارمل ہے اور بلڈ پریشر بھی ٹھیک ہے تو اس میں قباحت کیا ہے؟ ایک ہی ڈاکٹر کی ایک ہی شخص کے بارے میں الگ الگ وقتوں میں دو مختلف رائے دیں قابل اعتراض نہیں ہو سکتیں تو ایک عامل کی دو الگ الگ وقتوں میں ایک ہی شخص کے بارے میں یا دو مختلف شخصوں کے بارے میں دو مختلف رائے قابل اعتراض کیسے ہو سکتی ہیں۔

آپ نے تاریخ پیدائش کا ذکر چھوڑ کر پھر ایک اعتراض کھڑا کیا ہے جو قطعاً غلط ہے۔ علم الاعداد اور اعداد بولتے ہیں میں ایک بھی ٹکراؤ نہیں ہے، آپ بات کو سمجھ نہیں پا رہے ہیں۔ آپ نے یکم رجنوری ۱۹۲۸ء کو پیدا ہونے والے شخص کی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد کو ٦ بتایا ہے جو یقیناً درست ہے لیکن آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہماری کسی کتاب میں یکم رجنوری کو پیدا ہونے والے شخص کا مفرد عدد ۸ بتایا گیا ہے، جو غلط ہے اور یہ غلطی آپ کی سوچ وفکر میں ہے۔ ہم نے کہیں ایسا نہیں لکھا۔ اگر کہیں لکھا ہے تو اس کی مکمل وضاحت کیجئے، مبہم باتیں خلجان کا سبب بنتی ہیں۔ اس کے بعد کی جو تفصیل آپ کے خط میں درج ہے وہ محض نا سمجھی پر مشتمل ہے۔ آپ کا خط پڑھ کر یہ اندازہ بخوبی ہو جاتا ہے کہ آپ نے علم الاعداد کے موضوع پر کتابیں تو کئی ساری پڑھ لی ہیں لیکن آپ ان کتابوں میں دی ہوئی تفصیل کو سمجھ نہیں سکے ہیں۔ ہمارا مشورہ ہے کہ آپ ان کتابوں کو ایک بار پھر غور سے پڑھیں اور ہر کتاب کو اس کے موضوع اور مقصد کو پیش نظر رکھ کر پڑھیں۔ علم الاعداد، اعداد بولتے ہیں، اعداد کی دنیا، کرشمہ اعداد، اعداد کا جادو۔ ہماری یہ ساری کتابیں بے شک علم الاعداد سے متعلق ہیں لیکن ان کے موضوعات الگ الگ ہیں۔ ان سب کو اگر آپ خلط ملط کر دیں گے تو بات بنے گی نہیں بگڑ جائے گی۔

اعداد کا ایک دوسرے سے ہم آہنگ ہونا، ایک دوسرے دوست ہونا، ایک دوسرے کا دشمن ہونا، سب کچھ بہت جچے تلے انداز میں لکھا گیا ہے اور ہماری تمام کتابیں ہند و پاک بلکہ دنیا بھر کے کتب خانوں میں موجود ہیں اور ان میں سے کسی کتاب پر بھی کسی بھی ماہر اعداد نے کوئی اعتراض نہیں کیا ہے۔ پہلی بار آپ کی طرف سے کچھ اعتراضات اٹھے ہیں لیکن اعتراضات میں قطعاً کوئی جان نہیں ہے۔ آپ اپنے خط کے شروع میں خود ہی فرماتے ہیں کہ آپ نے دوسرے لوگوں کی بھی تصانیت اس موضوع پر پڑھیں ہیں اور وہ تصانیت آپ کی تشفی نہ کر سکیں۔ محترم! یہ بھی تو ممکن ہے کہ تصانیف اپنی جگہ سب درست ہوں اور آپ ہی کسی بات کو سمجھ نہیں پا رہے ہوں۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان ناچنا نہیں جانتا لیکن وہ اس بات کی دہائی شروع کر دیتا ہے کہ میں کیا ناچوں آنگن ہی ٹیڑھا ہے۔

ہمارا مشورہ ہے آپ ایک بار پھر علم الاعداد سے متعلق سب کتابوں کو سنجیدگی اور گہرائی کے ساتھ پڑھیں، خوب غور وفکر کریں، پھر بھی اگر آپ کے ذہن میں کوئی اعتراض سر ابھارے تو اس کو پوری تفصیل کے ساتھ ہمیں لکھ کر بھیجیں۔ اگر آپ کا اعتراض صحیح ہوگا تو ہم اس کی پذیرائی کریں گے اور اپنی غلطی کا اعتراف کریں گے، لیکن خواہ مخواہ کے اعتراضات صرف ہمارے آپ کے اور قارئین کے اوقات کو ضائع کرنے کا سبب بنیں گے۔ ہمیں آپ کے اگلے خط کا انتظار رہے گا۔

نادانیوں کے غم

سوال از: ایم اے آبائی مجیبی ——— رانچی

اس سے قبل بھی کئی خطوط آپ کی خدمت میں ارسال کئے مگر طلسماتی دنیا (جس کا میں برسوں سے مستقل خریدار ہوں) کے کسی

شمارے میں جواب نہیں ملا۔ ایک مراسلے کا تو صرف اوپر کے حصے کو (بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا) شائع کیا گیا مگر دوسرے مسئلوں کو جو خط میں پیش کیا گیا تھا جواب نہیں ملا اس کے بعد بھی کئی خطوط لکھے مگر جواب سے محروم رہا۔

عرض یہ ہے کہ حقیر راقم کا چھوٹا بیٹا نصیر اکبر جو پیشے سے وکیل ہے ایک کمپنی جو گرین رے کے نام سے موسوم ہے اس میں اپنا کچھ اندوختہ رقم لگا دیا تھا، کمپنی کے بیشتر عہدیداران مسلمان تھے اور جتنا کہ بتایا کہ اسلامی اصول وضابطے کے تحت کام ہو رہا تھا، ہر ماہ منافع کی رقم شیر ہولڈرس کو مل جاتی تھی، مگر ملک میں دوسرے چٹ فنڈ کمپنیوں کے ساتھ اس کو بھی حکومت نے گرفت میں لے کر اس کے تمام اکاؤنٹس کو منجمد کر دیا اور کاروبار بند کرنے کا حکم نافذ کر دیا۔ کمپنی میں یوں تو دوسرے لوگوں نے بڑی بڑی رقوم لگائی ہیں مگر زیادہ غریب مسلمانوں کا اندوختہ بیشتر لوگوں کی آخری پونجی تھی لگا دیا تھا۔ کمپنی ٹھیک چل رہی تھی، درمیان میں کوئی شکایت بھی نہیں آئی مگر سرکار کی نگاہ میں مسلمانوں کی کمپنی ہونے کی وجہ سے بغیر کسی دلیل کے بینک اکاؤنٹ کے انجماد اور کاروبار بند کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ (SBI) نے اس معاملے کو اپنے چھان بین میں رکھا ہے باوجود یکہ کوئی حتمی یا قانون (مالیاتی) کے خلاف ورزی کی کوئی بات نہیں ملی پھر بھی سنوائی کی تاریخ بڑھا بڑھا کر معاملے کو التوا میں ڈال رکھا ہے۔

راقم الحروف ملتجی ہے کہ دعا فرمادی جائے کہ کیس کا نپٹارہ جلد ہو جائے اور ہم غریبوں کی رقم واپس مل جائیں۔ کمپنی کے منجمد اکاؤنٹ میں واپس دینے کے حساب سے کافی رقوم اس کے تحویل میں ہے۔ اس سلسلے میں کوئی دعا پڑھنے کی ہو بتانے کی زحمت فرمائیں۔ انشاء اللہ پڑھوں گا۔

پچھلے خطوط میں بھی میں نے اپنے لڑکے اور اس کی اہلیہ و بچوں کے مفرد عدد، لکی نمبر، برج ستارہ، اچھی اور دشمن تاریخیں اور جو نگینہ، پتھر جو ان کو سوٹ کرے۔ تحریر فرما کر ممنون فرمائیں۔ تاریخ پیدائش ناموں کے ساتھ ذیل میں درج کرتا ہوں۔

(۱) نصیر اکبر، تاریخ پیدائش ۹ ردسمبر ۱۹۶۶ء بوقت ۲ بج کر ۱۰ منٹ بروز جمعہ (۲) صبیحی نازعرف شمی ۹ اراپریل ۱۹۷۹ء بوقت ۱۰ بجے دن بروز سوموار (۳) شبیر اکبر پیدائش ۱۸ رجبـر ۲۰۰۰ء بوقت ۳ بج کر ۳۰ منٹ بروز سوموار (۴) مسن تشاء ناز عرف فرح دیبا، پیدائش ۱۲ رفروری ۲۰۰۷ء بوقت ۳ بج کر ۵۸ منٹ بروز منگل۔

زحمت دہی کے لئے معذرت خواہ ہوں امید قوی ہے کہ آپ جواب طلسماتی دنیا کے اگلے شمارے میں ضرور زحمت فرمائیں گے۔

جواب

دسیوں بار یہ سننے میں آچکا ہے کہ فلاں کمپنی جس میں مسلمانوں کے ہزاروں شیئرز تھے اور جن میں مسلمانوں نے نفع کی خاطر کروڑوں جمع کر دیئے گئے وہ بند ہو گئی اور مسلمانوں کی کروڑوں کی رقم ڈوب گئی، لیکن اس کے باوجود مسلمانوں نے سبق حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ یہ لالچ کہ فلاں کمپنی میں رقم لگا کر حد سے زیادہ نفع حاصل ہوگا اور ہمارا سرمایہ دوگنا تگنا ہو جائے گا۔ مسلمانوں کو خسارے میں مبتلا کرتا ہے۔ سرکاری بینک جو مختلف انداز سے اپنے کھاتہ داروں کی کھال اُتارتے ہیں جو چیک بک، پاس بک، واوچر وغیرہ کی قیمت وصول کرتے ہیں وہ بھی آئے دن نقصان کا رونا روتے نظر آتے ہیں، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ پرائیویٹ کمپنیاں جن کی درحقیقت کوئی بساط نہیں ہوتی وہ کیسے کسی کھاتہ دار کو سال دو سال میں امیر کبیر بنا سکتی ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ مختلف انداز سے جھانسے دے کر اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونک کر سرمایہ اکٹھا کرلیا جاتا ہے۔ دس بیس لوگوں کو کچھ نفع بھی دیدیتے ہیں تاکہ وہ اِدھر اُدھر اس کمپنی کی دیانت داری کا پرچار کرسکیں اور جب کمپنی کا اپنا نشانہ سرمایہ جمع کرنے کا پورا ہو جاتا ہے لوگوں کی رقومات لے کر وہ رفو چکر ہو جاتی ہے، نہ جانے کتنی کمپنیاں کھلیں اور پھر بند ہو گئیں، صرف سرکار کو برا کہنے سے کچھ حاصل نہیں ہے۔ لوگوں میں اتنی دیانت اور ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ کسی کی رقم کی حفاظت کرسکیں۔ کچھ کمپنیاں بدنیتی کی بنیادوں پر ہی شروع ہوتی ہیں اور منصوبے کے تحت پھر ان کو بند کر دیا جاتا ہے۔ کھاتہ دار کچھ دنوں تک چیختے چلاتے ہیں اس کے بعد آہستہ آہستہ ان کا غصہ ختم ہو جاتا ہے اور پھر وہ صبر کرکے بیٹھ جاتے ہیں، کچھ کمپنیاں ناتجربہ کاری کی بنیادوں پر ختم ہو جاتی ہیں اور لوگوں کا سرمایہ ڈوب جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بیع مضاربت کے طریقوں سے خاصا نفع حاصل کیا جاسکتا ہے، بشرطیکہ کمپنی چلانے والے لوگ اللہ سے ڈرنے والے ہوں اور پھونک پھونک کر قدم رکھنا ان کی فطرت ہو۔

کتنے ہی مسلمان اپنی کل پونجی کمپنیوں کو سونپ دیتے ہیں، انہیں یہ لالچ رہتا ہے کہ ہمارے بچوں کی شادی وغیرہ کے موقعہ پر ہمیں خطیر رقم ہاتھ لگ جائے گی، لیکن یہاں پہلے ہی انہیں یہ سننے کو مل جاتا ہے کہ کمپنی فلاپ ہو گئی اور ان کی رقم ڈوب گئی۔ کمپنی والے کچھ دنوں کو مل چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں یا جیل میں چلے جاتے ہیں، پھر واپس آجاتے ہیں اور اس دوران یا تو شیئر ہولڈروں کا انتقال ہو جاتا ہے یا ان کا غصہ ختم ہو جاتا ہے، یہ ہوتا رہا ہے یا اس وقت ہوتا رہے گا جب تک مسلمان لالچ کا شکار ہو کر بچوانیوں کا مظاہرہ کرتے رہیں گے۔ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں ڈسا جاتا، لیکن زمانہ کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ آج کل کے مومنین ایک سوراخ سے دس دس بار ڈسے جاتے ہیں اور پھر بھی سانپ کے سوراخوں میں انگلیاں دینے سے باز نہیں آتے۔

دعا کرتے رہیے، دعا مومن کا ہتھیار ہے اور اللہ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ آپ کی رقم کا انتظام کسی اور جگہ سے کرادے اور آپ کے نقصان کی تلافی ہو جائے، لیکن یہ سوچنا کہ وہ کمپنی سرکاری عتاب سے نکل کر بھی آپ کی رقم لوٹادے گی محض ایک خوش فہمی ہوگی۔

روزانہ گیارہ سو مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کرتے رہیں اور روزانہ یہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ کمپنی کو سرخرو کردے اور وہ دیانت داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے آپ کی رقم اور دوسرے کھاتہ داروں کی رقم واپس کردے، نفع دے نہ دے کم سے کم سب کی اصل رقم لوٹادے۔

آپ کے بچوں کے اعداد وغیرہ یہ ہیں۔

نصیر اکبر کا مفرد عدد ۶، مرکب عدد ۱۵، نام کے مجموعی اعداد ۳۷۵۔ مبارک تاریخیں: ۶، ۱۵، ۲۴۔ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۷، غیر مبارک تاریخیں: ۳، ۴، ۹۔ برج قوس، ستارہ مشتری، اسم اعظم "یا علیم" عشاء کی نماز کے بعد ۱۵۰ مرتبہ پڑھیں، راس آنے والا پتھر پکھراج۔

صبیحی ناز عرف شمی۔ مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۱۶، نام کے مجموعی اعداد ۱۷۸۔ مبارک تاریخیں: ۷، ۱۶، ۲۵۔ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵، برج حمل، ستارہ مریخ۔ غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰، ۲۹۔ اسم اعظم "یا علیم" ۸۸ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھیں، راس آنے والا پتھر ہیرا، یاقوت، پکھراج۔

شبیر اکبر، مفرد عدد ۶، مرکب عدد ۱۵، نام کے مجموعی اعداد ۷۳۵۔ مبارک تاریخیں: ۶، ۱۵، ۲۴، تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک، برج سنبلہ، ستارہ عطارد۔ غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲، ۱۷، راس آنے والا پتھر، پکھراج، ہیرا نیلم، پنا۔ اسم اعظم "یا علیم" ۱۵۰ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھیں۔

مسن تشاء ناز عرف فرح دیبا، نام کا مفرد عدد ۳، مرکب عدد ۲۱، نام کے مجموعی اعداد ۸۳۹، عرفیت کا مفرد عدد ۸، مرکب عدد ۳۵، نام کے مجموعی اعداد ۳۰۵۔ نام کے مفرد عدد اور عرفیت کے مفرد عدد میں زبردست ٹکراؤ ہے، اس لئے زندگی میں نشیب وفراز بہت آئیں گے اور زندگی میں ہمیشہ اتھل پتھل رہے گی۔ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳۔ غیر مبارک تاریخیں: ۴، ۱۲، ۱۷، ۲۳، برج دلو، ستارہ زحل، مبارک پتھر، یاقوت، اسم اعظم "یا عزیز" ۹۴ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھیں۔

صبیحی ناز اور مسن تشاء سونے کی انگوٹھی میں اپنا پتھر جڑوا سکتی ہیں، لیکن نصیر اور شبیر کو چاندی کی انگوٹھی ہی میں اپنی راشی کا پتھر جڑوانا چاہیے، کیوں کہ سونا پہننا مردوں کے لئے حرام ہے۔

آپ کے بچوں کو مبارک اور غیر مبارک تاریخوں کی وضاحت کردی گئی ہے، ان بچوں کو اپنے اہم کام، مبارک تاریخوں میں انجام دینے چاہئیں اور غیر مبارک تاریخوں میں اہم کام انجام دینے سے گریز کرنا چاہیے۔ اسم اعظم کی پابندی سے زندگی میں سکون اور راحتیں میسر آتی ہیں اور راشی کا پتھر پہننے سے زندگی میں سنہرے انقلاب آسکتے ہیں، لیکن ایک صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان تمام باتوں کو اسباب اور وسیلے کے درجے میں رکھے اور یہ یقین دل میں جاگزیں رکھے کہ اس میں کسی کام کا بننا اور بگڑنا اللہ تعالیٰ کی مرضی پر موقوف ہے۔ اگر ان کی رضا ہو تو زہر کھانے سے انسان کو صحت مل جاتی ہے اور اگر ان کا حکم ہو تو تریاق کھانے والا بھی موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے، حقیقت یہی ہے، مرضی اولیٰ از ہمہ اولیٰ۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو محتاط زندگی گزارنے کی توفیق عطا کرے اور آپ کے بچوں میں وہ وسیلہ پیدا کرے جو انسانوں کے لئے عروج اور ترقی کی وجہ ثابت ہوتا ہے۔

صنم خانہ عملیات

سوال از: حاجی ارمان علی نادر علی ——— ممبئی

میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کا سات برس تک خریدار رہا کچھ برس میں

سورت میں رہتا تھا وہاں رسالہ آتا تھا، پر میں بھیونڈی چلا آیا، یہاں چار برس تک اس رسالہ کا خریدار رہا۔ رسالہ بند اس لئے کیا کہ بھیونڈی میں کوئی تو بھی اردو زبان جاننے والا مسلمان پوسٹ میں ہوگا، وہ رسالہ غائب کر دیتا تھا، میں آپ کو فون لگاتا تھا آپ ماہنامہ گم شدہ روانہ کر دیتے تھے۔ اس لئے ماہنامہ بند کر دیا۔ ۲۰۱۲ء میں میرا بھیونڈی کا خریداری نمبر ۳۳۲۵ تھا۔

میں اسی ماہنامہ کا خصوصی نمبر تمام رسالوں کا خریدار تھا۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے رسالے خصوصی نمبرات بہت جمع تھے۔ ماہنامہ تجلی کا بھی کافی برس خریدار رہا اور بہت سی دینی کتابیں اور کچھ متفرق ماہنامے جمع تھے وہ سب سورت کے سیلاب میں بہہ گئے اب یہاں ۴، ۵ سال کے پرانے رسالے میرے پاس ہیں۔ اب اور خصوصی نمبر اور ماہنامہ پھر سے شروع کر لوں، آج آپ کو خاص طور سے صنم خانہ عملیات کے متعلق لکھ رہا ہوں، بڑی عملیات کی کتاب اس کے جزو شائع ہوئے۔ اس کتاب کے متعلق مجھے بہت ہی اشتیاق ہے، اگر شائع ہوئے ہوں گے تو ضرور مطلع کریں۔ آپ کے ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری فروری ۲۰۱۲ء صفحہ نمبر ۱۲۹ پر آیت الکرسی ہر بلا کے سامنے رکاوٹ، اس عنوان پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امیر المومنینؓ کو اپنی وصیتوں میں سے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی بھی طلوع آفتاب کے وقت سات مرتبہ سورۂ الحمد، سات مرتبہ آیت الکرسی، سات مرتبہ قل اعوذ برب الفلق، سات مرتبہ سورۂ ناس پڑھنے کے بعد سات مرتبہ اس دعا کو پڑھے گا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. تو بائیں کندھے پر مقرر فرشتہ ایک سال تک اس کے گناہوں کو نہیں لکھے گا، ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور دونوں جہاں میں نیک بخت ہو جائے گا۔ اب آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ ایک سال تک اس کے گناہوں کو نہیں لکھے گا تو آپ بتایئے کہ کیا اس کے صغیرہ اور کبیرہ گناہ بھی نہیں لکھے گا؟ اس کا جواب دیجئے، جوابی لفافہ روانہ کیا ہوں اور صنم خانہ عملیات، عملیات کی بڑی کتاب شائع ہوئی یا کہ نہیں معلوم کریں۔

جواب

افسوس ہوا کہ آپ کے پاس طلسماتی دنیا کا جو ذخیرہ تھا وہ کسی سیلاب میں بہہ گیا۔ طلسماتی دنیا کے پرانے شمارے دستیاب ہونا تو اب کارے دارد والی بات ہے، لیکن اس کے خاص نمبر بار بار چھپتے رہتے ہیں اور اللہ نے انہیں جو مقبولیت عطا کی ہے شاید وہ کسی اور رسالے کے حصے میں نہیں آئی۔ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ ہماری محنت ضائع نہیں ہوئی اور طلسماتی دنیا کے خصوصی شمارے دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچ گئے اور طلسماتی دنیا سات سمندر پار تک اپنی پہچان بنانے میں اللہ کے فضل وکرم کی وجہ سے کامیاب رہا۔ اگر آپ چاہیں کہ آپ کی ذاتی لائبریریوں میں طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبروں سے آبادر ہے تو آپ انہیں پھر طلب کر سکتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ماہنامہ تجلی بھی اپنے وقت میں بہت کامیابی کے ساتھ جاری رہا اس کے چاہنے والے بھی لاکھوں کی تعداد میں ابھی تک زندہ ہیں۔ حضرت مولانا عامر عثمانیؒ نے تجلی کے ذریعہ جو دین اسلام کی خدمت کی تھی اور امت مسلمہ کو گمراہی کے اندھیروں سے جس طرح بچایا تھا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ تجلی کا موضوع طلسماتی دنیا سے مختلف تھا، لیکن دیوبند سے نکلنے والے ان دونوں رسالوں کو جو مقبولیت ملی تھی وہ کسی دوسرے رسالے کو نصیب نہ ہو سکی، لوگ ماہنامہ تجلی کو آج بھی یاد کرتے ہیں اور مولانا عامر عثمانیؒ کی تحریروں کے شیدائی آج تک مولانا کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ مولانا اس دنیا میں نہیں رہے، لیکن اپنی شگفتہ اور پر مغز تحریروں کی وجہ سے ہمیشہ اس دنیا میں زندہ رہیں گے اور کوئی بھی مجلس علم وادب ان کی تذکرے کے بغیر اختتام تک نہیں پہنچے گی۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا تجلی سے مختلف مزاج کا رسالہ ہے لیکن اللہ کے فضل وکرم سے اس کو بھی وہی شہرت، وہی مقبولیت اور وہی چاہت نصیب ہوئی جو کبھی تجلی کو میسر تھی۔ طلسماتی دنیا مردوں میں، عورتوں میں، عالموں میں، صالحین میں، عوام میں خواص میں، کم عمر نوجوانوں میں یکساں طور پر مقبول ہے اور ہر وہ قارئین اس کا انتظار نہایت ذوق وشوق کے ساتھ کرتے ہیں۔ ہمارے لئے باعث شکر ہے یہ بات کہ طلسماتی دنیا سے استفادہ کرنے کے لئے کتنے ہی غیر مسلم بھائیوں نے اردو زبان سیکھی اور اردو سیکھنے کے لئے باقاعدہ دینی مدرسوں میں داخلہ لیا ہے۔ یہ سب اس ذات الٰہی کا فیضان ہے کہ جس کی عنایتوں کے بغیر اس دنیا میں کسی کو سرخروئی نصیب نہیں ہوتی۔

آپ نے آیت الکرسی ؒکے بارے میں پوچھا ہے کہ کیا اس کا ورد کرنے والے کو صغیرہ اور کبیرہ گناہ نہیں لکھے جاتے۔ یہ ایک مبالغہ کا انداز ہے۔ آیت الکرسی قرآن حکیم کی ایک عظیم الشان آیت ہے اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو ستر ہزار فرشتے اس کی حفاظت کے لئے حضرت جبرائیل کے ساتھ آسمان سے اُترے جو مسلمان اس آیت کی تکرار کرتا ہے وہ گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور جب گناہوں سے محفوظ رہتا ہے تو پھر گناہ لکھنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔

صنم خانہ عملیات زیر ترتیب ہے اور انشاء اللہ بہت جلد مکمل ہو کر آپ کے لئے ہاتھوں تک پہنچے گی۔ اس کتاب کی افادیت میں کسی طرح کی کوئی کمی نہ رہ جائے اس لئے اس کو چھاپنے سے پہلے بار بار کھنگالا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ قارئین کو اب زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا اور انشاء اللہ دنیا بھر کے قارئین اور کتب خانے اس کی افضلیت اس کی انفرادیت اور اس کی افادیت کے قائل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ یہ کتاب روحانی عملیات کی کتابوں میں سر اُبھار کر منظر عام پر آجائے گی اور انشاء اللہ رہتی دنیا تک اس کی عظمتیں اور ندرتیں برقرار رہیں گی۔ ہم اس پروردگار کے شکر گزار ہیں کہ جس نے ہمیں طلسماتی دنیا جاری کرنے کی توفیق عطا کی اور جس نے طلسماتی دنیا کو، اس کی تحریروں کو بے پناہ مقبولیت عطا کی۔ آج طلسماتی دنیا روحانی لائن کی ایک ضرورت بن گیا ہے اور ہر ماہ نہایت شدت کے ساتھ دنیا بھر میں اس کا انتظار ہوتا ہے۔

ازان کے وقت تسبیح

سوال از: فضیل خاں ———— رامپور

میرے سورۂ یٰسین شریف کے نوچلّے خدا کے فضل وکرم سے اور آپ کی نظر کرم سے پورے ہو گئے اور آج کل میں حصار کی زکوۃ نکال رہا ہوں، مگر کتابچہ اور تحفۃ العالمین میں دیئے ہوئے حصار میں فرق ہے، وہ فرق یہ ہیں۔

کتابچہ	تحفۃ العالمین
حاضرٌ ناظِرٌ	حاضرٌ ناصِرٌ
	عِنْدَہٗ
کریمٌ حلیمٌ	کریمٌ رحیمٌ
کلوبٌ	کلابٌ

اس کی تشریح فرما دیجئے۔ اگر ہم کوئی تسبیح پڑھ رہے ہیں اور ازان کی آواز آنے لگے تو کیا کریں، اتنی دیر رک جائیں یا نہیں۔ میں حصار کی زکوۃ کے ساتھ آیت کریمہ ۱۱۰۰ مرتبہ مقدمہ میں کامیابی کے لئے پڑھ رہا ہوں جس کی آپ سے اجازت لے لی گئی، مقدمہ میں کامیابی کے لئے آپ بھی دعا فرمائیں۔ لمبے عمل میں اگر گلا خشک ہو جائے تو بیچ میں پانی پی سکتے ہیں یا نہیں۔

جواب

آپ نے "تحفۃ العالمین" اور شاگردی کے کتابچے کے دو اسماء الٰہی کا ذکر کیا ہے اور یہ معلوم کیا ہے کہ ان دونوں میں سے کونسا وظیفہ درست ہے، یہ دونوں ہی وظیفے درست ہیں۔ لیکن ان دونوں وظیفوں میں جو شاگردی والے کتابچے میں مذکور ہیں ان کو فوقیت دیں، تاہم تحفۃ العالمین والے وظیفہ پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ شاگردی والے کتابچے میں اگر کذاب کی جگہ کذوب لکھا گیا ہے تو اس کی اصلاح کر لیں اور اگر آپ یہ نصاب پورا کر چکے ہیں تو پھر تذبذب کی ضرورت نہیں اور اس وظیفے کو پڑھنے کی ضرورت نہیں، کسی بھی ذکر کے وقت اگر ازان شروع ہو جائے تو ذکر کو موقوف نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ اگر ذکر شروع کرنے سے پہلے ہی ازان کی آواز آجائے تو توجہ سے پہلے ازان سن لینی چاہئے، بلکہ موذن کے ساتھ ساتھ خود بھی ازان کے کلمات اپنی زبان پر جاری کرنے چاہئیں، جب موذن اشہد ان محمد رسول اللہ کہے تو صلی اللہ علیہ وسلم کہنا چاہئے جب موذن علی الصلاح کہے تو صدقت وبررت کہنا چاہئے اور جب موذن حی علی الفلاح کہے تو لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھنی چاہئے، باقی کلمات جوں کے توں زبان سے ادا کرنے چاہئیں۔ مقدمہ یا کسی بھی مقابلہ آرائی میں فتح پانے کے لئے آیت کریمہ کا ورد انسان کو کامیابیوں سے ہمکنار کراتا ہے اس کی پابندی رکھیں۔ دوران عمل اگر حلق میں خشکی پیدا ہو جائے تو پانی پینے میں کوئی حرج نہیں ہے، پانی پہلے ہی سے اپنے پاس رکھنا چاہئے۔ حصار کوئی نامناسب نہیں ہے اور اگر حصار توڑنے کی نوبت آجائے تو حصار حسب قاعدہ کھول کر حصار کے دائرے سے باہر نکلیں، پھر دوبارہ حصار کر کے بیٹھیں، اگر حصار کے بغیر کوئی وظیفہ پڑھ رہے ہوں تو پھر اس اہتمام کی ضرورت نہیں ہے۔

☆☆☆☆

آیات قرآنیہ سے شرطیہ علاج

تحریر: سید فیض عمر (لاہور)

تمام قارئین کی خدمت میں، میں سلام پیش کرتا ہوں اللہ مجھی کو سلامتی عطا فرمائے بندہ احقر کو اس قابل سمجھے، میرا یہ پیغام تمام اہل ایمان تک پہنچائیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحق محمد وآل محمد ﷺ کے خاندان کے جتنے بھی مرحومین ہیں خدا ان کو جنت فردوس میں جوار آئمہ معصومین میں نصیب فرمائے اور تمام قارئین طلسماتی دنیا کو صحت وسلامتی عطا فرمائے آمین۔

دانت کے درد کا علاج: دانت کے درد کے لئے سورۃ فاتحہ سفید کاغذ پر تحریر کرکے اور جس کے دانت میں درد ہو اس پر شہادت والی انگلی رکھ کر سات بار لوہے کے کیل کے اوپر دم کرکے کاغذ جس پر سورۃ فاتحہ تحریر ہو سیت قریبی درخت پر ٹھونک دے ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

یرقان کے لئے:۔ لوگ روز مرہ کی غذا میں بے قاعدگی سے یرقان کی تکلیف میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ دیسی ادویات کا استعمال اور مضر صحت خوراک سے مکمل پرہیز کریں۔ اور مریض کے قد کے برابر کچے سوت کا دھاگہ لے کر اس کی گیارہ تہہ لگائی جائیں۔ پورے ہندوستان میں بس کھپرا کی بوٹی عام مل جاتی ہے۔ انگلی کے پورے کے برابر اکیس ٹکڑے بس کھپرا کے کی شاخ کے کاٹ لیں۔ یہ چھوٹے پتوں والی اور ذرا موٹی جڑ والی بوٹی ہوتی ہے۔ ہر ٹکڑے کے اوپر ایک بار الحمد شریف اور چار بار آیت الکرسی پڑھ کر دھاگے سے باندھے جائیں۔ جب اکیس ٹکڑے پورے ہوجائیں تو مریض کے گلے میں ڈالدیں ان آیات کی برکت سے جوں جوں یہ مرض ختم ہوتا جائے گا۔ تو گلے میں ڈالے ہوئے ہار کی لمبائی خود بخود بڑھتی رہتی ہے۔ انشاء اللہ چودہ دنوں کے اندر مکمل صحت یاب ہونے پر دھاگہ والا ہار اتار کر ٹھنڈا کردیں۔

شفا امراض بواسیر (خونی وبادی):۔ پارہ نمبر ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل ۴۱ مرتبہ پانی پر پڑھ کردہ پانی پئیں اور دعاء جوشن کبیر کا نقش زعفران کے ساتھ لکھ کر گلے میں ڈالے اللہ تعالیٰ ۷ روز میں شفاء عطا فرمائے گا۔

فالج کا علاج:۔ سورۃ ملک کو کلونجی کے تیل پر ۱۱ مرتبہ پڑھیں وہ تیل فالج کی جگہ ۷ روز لگائیں اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے گا۔

امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے کا عمل:۔ یاحی یاقیوم ۱۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھیں اور ۷ روز سورۃ الکوثر ۴۱ مرتبہ پڑھیں اللہ تعالیٰ امتحان میں نمایاں پوزیشن اور کامیابی دے گا۔

دل کے مریض کا علاج:۔ سورۃ یٰسین ۱۱ مرتبہ پانی پر پڑھ کردہ پانی ۷ روز پئیں اور دعائیں جوشن کبیر کا تعویز گلے میں ڈالیں۔

ڈپریشن کے مریضوں کا حل:۔ سورۃ القدر رات کو سوتے وقت ۱۴ مرتبہ پڑھ کر سوئے۔ اللہ تعالیٰ ہر برے خیال ڈراؤنے خواب سے نجات دے گا۔

رشتوں، شادی کی رکاوٹ کا حل:۔ صبح سویرے ۱۴ روز سورۃ الرحمٰن نماز فجر کے بعد ۱۴ مرتبہ تلاوت کریں۔ سورۃ الرحمٰن کا نقش گلے میں ڈالیں ان شاء اللہ رکاوٹ ختم ہوجائے گی۔

کاروباری بندش کا حل: سورۃ واقعہ کو زعفران وعرق گلاب کے ساتھ لکھ کر گلے میں ڈالیں اور رات کو نماز عشاء کے بعد ۵ مرتبہ سورۃ واقعہ کی تلاوت کریں کاروباری بندش ختم ہوجائیگی۔

شوہر وبیوی میں محبت کا عمل:۔ سورۃ مزمل کا نقش گلے میں ڈالیں صبح وشام یاحی یاقیوم ۱۰۰۰ مرتبہ تلاوت کریں۔ خداوند کریم میاں بیوی میں محبت پیدا کریگا۔

گمشدہ چیز کا حل:۔ اگر کوئی چیز چوری ہوجاتی ہے تو ۲۱۰ مرتبہ سورۃ القدر پڑھیں اور ۱۴ دفعہ درود شریف پڑھیں اور رات کو سوجائیں چور کی شناخت اللہ تعالیٰ خواب میں کرادے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۴۳

واقعات القرآن

حسن الہاشمی

عمرو ابن داؤد کے مارے جانے کے بعد قریش کے لشکر کی کمر ٹوٹ گئی۔ منبہ ابن عثمان اور نوفل ابن عبداللہ جو عمرو کے ساتھ خندق پھلانگ کر آئے تھے، وہ اس کی خون آلود لاش دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں نے جب دیکھا کہ یہ لوگ میدان جنگ چھوڑ کر راہ فرار اختیار کررہے ہیں تو مسلمانوں نے ان پر پتھر برسانے شروع کردیئے۔ آخرکار نوفل ابن عبداللہ بھی موت کے گھاٹ اتر گیا۔

کافروں کا محاصرہ مدینہ کے اردگرد برقرار تھا اور مسلمان اس وقت تک بڑی مشکلات سے دوچار تھے۔ اسی دوران قبیلہ بنی غطفان کا ایک شخص جس کا نام نام نعیم بن مسعود تھا وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسلام قبول کرلیا ہے لیکن اس بات کا علم ابھی تک کسی کو نہیں ہے۔ اب میں آپ کا فرمانبردار ہوں آپ جو بھی حکم مجھے دیں گے میں اس کی تعمیل کروں گا۔"

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا تم واپس کفار کے لشکر میں جاؤ اور خفیہ طریقے سے ہمارے دشمنوں میں پھوٹ ڈال دو۔

یہ سن کر نعیم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوکر بنی قریظہ کے قلعہ کے دروازے تک پہنچا اور اس نے دروازے کی زنجیر ہلائی۔ اس کو اندر طلب کرلیا گیا، چند منٹ کے بعد وہ قلعے کے اندر داخل ہوگیا اور اس نے بنی قریظہ کے سردار کعب ابن اسد سے بات چیت شروع کی۔ دوران بات چیت انہوں نے کعب سے کہا۔ تمہیں میری اور اپنی دیرینہ دوستی کا علم ہے۔ لہٰذا میں اس نازک وقت میں جب کہ تم ایک بہت خطرے سے دوچار ہو میں اپنا فریضہ سمجھتا ہوں کہ تمہیں کچھ باتوں سے آگاہ کروں۔

قریش اور غطفان کی جن فوجوں نے مدینہ کا محاصرہ کر رکھا ہے ان میں سے کوئی بھی اس علاقہ کا رہنے والا نہیں ہے۔ لہٰذا وہ فتح پائیں یا شکست سے دوچار ہوں، انہیں اپنے وطن کو لوٹ جانا ہے۔ مگر تم لوگ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمسائے اور اس سرزمین کے رہنے والے ہو، اب تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر قریش شکست سے دوچار ہوکر واپس چلے گئے تو تمہاری حیثیت کیا ہوگی اور تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ کس طرح کے تعلقات قائم کروگے؟ تم کس بھروسے پر قریش کے ساتھ شامل ہوئے؟ کیا قریش نے تمہیں اس بات کی ضمانت دی ہے کہ وہ تمہاری ہر حال میں حفاظت کریں گے اور تمہیں دشمنوں کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑیں گے۔

میرا خیال ہے کہ پیش بندی کے طور پر تمہیں قریش غطفان کے کچھ سرکردہ اشخاص اور روساء کو بطور یرغمال اپنے قلعے میں رکھنا چاہئے تاکہ ناخوشگوار حالات کی صورت میں وہ لوگ تمہاری مدد کرنے پر مجبور ہوں۔

نعیم نے یہ باتیں بڑے عجیب انداز میں کہی تھیں اور خود کو ان لوگوں کا مخلص ثابت کرنے میں بھی وہ کامیاب تھے۔ اس لئے ان باتوں کا اثر یہودیوں پر پڑا، یہودیوں کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے وہ غفلت کی نیند سے بیدار ہوگئے ہوں۔ انہوں نے نعیم کے مشورے کا شکریہ ادا کیا اور آپس میں یہ طے کرلیا کہ وہ اس مشورے پر ضرور بالضرور عمل کریں گے۔ اس کے بعد نعیم قریش کے لشکر میں گئے اور مکہ کے سرکردہ اشخاص اور کچھ سرداروں سے ملاقات کی اور دوران ملاقات نعیم نے ابوسفیان اور فوج کے سرداروں سے یوں بات چیت شروع کی۔

حضرات! میں آپ کے خیرخواہوں میں سے ہوں اور مجھے ایک بڑی اور خفیہ خبر ملی ہے اس لئے میں نے یہ ضروری سمجھا کہ یہ خبر میں کسی بھی طرح کی تاخیر کئے بغیر آپ تک پہنچادوں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ لوگ اس اہم راز کو راز ہی رکھیں گے اور کسی کو بھی کسی طرح کی کوئی بھنک نہیں پڑنے دیں گے۔

میں نے سنا ہے کہ قبیلہ بنی قریظہ کے یہودی اپنا عہد توڑنے پر پشیمان ہورہے ہیں اور اپنی غلطی کی تلافی کے لئے انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سے رابطہ قائم کرلیا ہے۔انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہا ہے۔

کہ ہم اپنے کیے پر شرمندہ ہیں اور اس کی تلافی کرنے کے لئے اس بات کے لئے تیار ہیں کہ قریش کے سرکردہ اشخاص کو یرغمال بنا کر آپ کی خدمت میں پیش کردیں گے۔اس کے بعد آپ کے ساتھ مل کر ہم قریش کی فوج سے جنگ لڑیں گے اور محمدؐ نے ان کی اس پیش کش کو قبول کرلیا ہے، چنانچہ یہودیوں نے اپنے اس فیصلے پر عمل کرنے کے لئے کسی حکمت عملی کا انتظار کررہے ہیں، اب آپ لوگوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ جب یہودی تمہارے سرکردہ لوگوں کو اپنے قلعے میں مہمان بنانے کا خیال ظاہر کریں گے تو تم ہرگز ہرگز اس بات کے لئے تیار نہ ہونا۔

اس کے بعد نعیم نے قریش کے سرداروں سے رابطہ کرنے کی اجازت چاہی اور اس کے بعد وہ قبیلہ غطفان کے سرداروں کے پاس گئے، وہاں بھی انہوں نے اپنی دوستی کا ذکر کرکے اپنی وفاداری اور اپنی رشتے داری کا احساس دلاکر اسی طرح کی باتیں کیں جیسی باتیں وہ قریشیوں سے کرکے آرہے تھے۔نعیم نے ان سب کو یہودیوں کی بے وفائی اور غداری سے خوف زدہ کیا۔

دوسرے دن جو شنبہ کا دن تھا، قریش کا ایک وفد عکرمہ بن ابی جہل کی سرکردگی میں یہودیوں کے پاس پہنچا اور انہیں یہ پیغام پہنچایا۔

اس بیابان میں ہمارا قیام بہت لمبا ہوگیا ہے اور ہمارے جانور ہلاک ہوگئے ہیں، اب ہم یہاں زیادہ دنوں تک نہیں ٹھہر سکتے۔لہٰذا اس معاملے کو انجام تک پہنچانے کے لئے آپ لوگوں کو تیار ہوجانا چاہئے۔

یہودیوں نے جواب دیا آج ہفتہ کا دن ہے اس دن ہم کوئی کام شروع نہیں کرسکتے۔دیگر یہ کہ ہم اس وقت تک جنگ میں شریک نہیں ہوسکتے جب تک تم اپنے کچھ سرکردہ لوگوں کو بطور یرغمال ہمارے سپرد نہ کرو۔

یہودیوں کی یہ باتیں سن کر عکرمہ ابن ابی جہل اور ان کے ساتھیوں کو نعیم کی باتوں کی سچائی ظاہر ہونے لگی اور انہوں نے جواب میں کہا۔ہم اپنا ایک آدمی بھی تمہیں نہیں دیں گے۔قریش نے جب صاف صاف انکار کردیا تو یہودیوں کو بھی اس بات کا اندازہ ہوگیا کہ نعیم نے ان سے جو کچھ کیا تھا وہ درست تھا اور قریش کے لوگ قابل اعتبار نہیں ہیں۔

اس طرح اسلام کے دشمن دو گروپ میں زبردست پھوٹ پڑگئی اور دشمن کی قوت کافی حد تک کم ہوگئی۔دو دن گزر گئے، دشمنوں نے اسلام کے خلاف کوئی پیش قدمی نہیں کی اور جنگ رکی رہی۔تیسری رات ٹھنڈ کافی بڑھ گئی تھی اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں نے لوگوں کا برا حال کردیا تھا۔اس وقت قریش کو اپنے خیموں میں آگ روشن کرنی پڑی، اس کے بعد ہوا اور بھی زیادہ زور سے چلنے لگی اور ٹھنڈک بھی ناقابل برداشت ہوگئی، یہاں تک کہ طنابیں ٹوٹ گئیں، خیمے اُکھڑ گئے اور آگ ہر طرف پھیل گئی اس وقت قریش کے لئے زندگی عذاب بن کر رہ گئی۔

اس رات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ خداوندی میں راز و نیاز فرماتے رہے، ان کا دامن اس بارگاہ میں پھیلا رہا جو اپنے بندوں کی پکار ہر وقت سنتا ہے اور ہر وقت ان کی مدد کرتا ہے اور جب وہ مدد کرنے کا ارادہ کرلیتا ہے تو اس کے ارادے میں کوئی بھی چیز خلل اندازی کرنے پر قادر نہیں ہوتی۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قریش کے مکروفریب سے نجات حاصل کرنے کی دعائیں کرتے رہے۔حذیفہ ابن یمان کا کہنا ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے قریش کی فوج میں پہنچا اور میں سیدھا ابوسفیان کے خیمہ میں داخل ہوگیا۔میں نے دیکھا کہ سب لوگ سراسیمہ تھے، سبھی فوجیوں کی عجیب حالت تھی، خوف و ہراس ان کے چہروں سے ٹپک رہا تھا، ان کے بڑے بڑے سردار کانپ رہے تھے، سب کی صورتوں پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں، اس وقت سفیان اپنے ساتھیوں سے یہ کہہ رہا تھا۔

تم دیکھ رہے ہو کہ ہمارے جانور ہلاک ہوگئے ہیں۔بنی قریظہ ہمیں بیچ منجدھار میں چھوڑ کر چلے گئے ہیں اور اب ہمیں ایسا لگتا ہے کہ یہاں مزید قیام کرنا مصلحت کے خلاف ہے۔لہٰذا میں تو واپس مکہ جارہا ہوں۔یہ کہہ کر ابوسفیان اونٹ پر سوار ہوگیا اور وہاں سے چل دیا، اس کے ساتھ ساتھ فوج کے دوسرے سرداروں نے بھی وہاں سے کوچ کرلیا اور اس طرح مدینہ کو کافروں کے محاصرے سے نجات مل گئی۔

چنانچہ اگلی صبح قریش کی فوج کا ایک بھی سپاہی مدینہ کے گردونواح میں دکھائی نہیں دیا۔

مسلمان خوش تھے، زندگی معمول پر آگئی تھی۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں قبول ہوگئی تھیں اور کفار و مشرکین کے اُن محاصرے سے نجات مل گئی تھی جس کی وجہ سے مسلمان حیران و پریشان تھے اور ہر آن ان کو ایک نئی آفت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔

محاصرہ ختم ہونے کے بعد مسلمان پھر عبادت و ریاضت میں معروف ہوگئے اور انہوں نے اس رب کا شکر ادا کیا جس کے فضل و کرم سے انہیں کفار و مشرکین کے گھیرابندی سے چھٹکارا مل گیا تھا۔(باقی آئندہ)

قسط نمبر:۴

مصباح الاعداد

حسن الہاشمی

علم الاعداد سے متعلق ایک ایسا سلسلہ جو آپ کے لئے حیرتناک ثابت ہوگا اور آپ اعداد کی مضبوط گرفت کے قائل ہوجائیں گے

اس مضمون سے استفادہ کرنے کے لئے بچوں کا عدد برآمد کرنے کا طریقہ سمجھیں۔سب سے پہلے بچے کی تاریخ پیدائش نوٹ کریں۔

مثلاً کوئی بچہ ۹رجنوری ۲۰۱۵ء کو پیدا ہوا ہے، جمعہ کا دن تھا، صبح کے ساڑھے سات بجے تھے، ظاہر ہے کہ اس وقت زہرہ ستارے کی حکومت تھی، ماں باپ نے اس کا نام اعجاز احمد تجویز کیا۔اس بچے کا مفرد اعداد حاصل کرنے کے لئے یہ طریقہ اختیار کریں گے۔

سب سے پہلے اس کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اس طرح برآمد کریں۔

۹+۱+۸ = ۱۸ = ۹+۱+۲+۱+۵ = ۹_۱_۲۰۱۵

۹ مفرد عدد برآمد ہوا۔

پیدائش کے وقت صبح کے ساڑھے سات بجے تھے۔اس کا مفرد عدد اس طرح نکالیں۔ ۱+۱۰ = ۷+۳ ـ ۷+۳۰

مفرد عدد ایک برآمد ہوا۔

جمعہ کا دن تھا، ستارہ زہرہ کی حکومت تھی۔زہرہ کا مفرد عدد نکالیں۔

۱_۱۹_۷+۵+۲+۵ = ۷+۵+۲۰۰+۵

نام اعجاز احمد کا مفرد عدد ہوا۔۹

چاروں مفرد عدد اٹھا کر پھر مفرد عدد برآمد کریں۔

مفرد عدد۲ ۲۰ = ۹+۱+۱+۹

نتیجہ یہ نکلا کہ ۹رجنوری ۲۰۱۵ء کو پیدا ہونے والے بچے اعجاز احمد کا مفرد عدد ۲ ہے۔اب ذیل میں دی گئی تفصیل سے یہ اندازہ کریں کہ اس بچے کی شخصیت کیا رہے گی اور یہ بڑے ہوکر کس کردار کا انسان بنے گا۔

(۱) جس بچے کا عدد ایک بنے گا وہ حد سے زیادہ سمجھدار اور دوراندیش ہوگا، عزت اور مقبولیت کی دولتیں اس کو ہمیشہ میسر رہیں گی یہ بچہ بہادر ہوگا، غیر معمولی جرأتوں کا حامل ہوگا، علم و ہنر میں بے مثال ہوگا، یہ طویل عمر پائے گا، اپنے کام خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے گا، اپنے اہل خاندان اور اہل خانہ سے حسن سلوک کرے گا، اچھی پوشاک پہننے کا عادی ہوگا، لوگوں سے لڑنا جھگڑنا اس کی فطرت کا ایک حصہ ہوگا، یہ غیروں کو اپنانے میں ماہر ہوگا، خوداعتمادی کی دولت سے سرفراز رہے گا، حالات کیسے بھی ہوں ان کو سنبھال لینے کی اس میں اہلیت ہوگی، اس کی قوت ارادی بھی بہت مضبوط ہوگی، اس کی زندگی آسودہ رہے گی، البتہ خطرات میں گھرے رہنا اس کی قسمت ہوگی۔

(۲) جس بچے کا عدد ۲ ہوگا وہ نیک خو، ہنرمند اور صاحب اقتدار ہوگا، یہ سرکاری دفتروں میں ہمیشہ عزت کی نظروں سے دیکھا جائے گا، اس کا دل کمزور اور حوصلہ پست ہوگا، دنیا کی راحتوں میں مست رہے گا، حیادار ہوگا، صبر و ضبط کی دولت سے بہرہ ور رہے گا، دولتوں اور یاروں کی خاطر بڑی بڑی قربانیاں دے گا، اس کی زندگی مجلسی ہوگی، یہ اکثر بدہضمی کا شکار رہے گا، اس کی صحت ہمیشہ مشکوک رہے گی اور یہ بھی ممکن ہے کہ بری صحت کی وجہ سے اس کو ناخوشگوار زندگی گزارنی پڑے، اگر یہ بداحتیاطی سے کام لے گا تو کنگال ہوجائے گا اور عیش و عشرت کے تمام مواقع کھودے گا۔

(۳) جس بچے کا عدد ۳ ہوگا وہ مغرور، تندمزاج اور غصیلا ہوگا، کسی کو بھی اپنے جیسا خیال نہیں کرے گا، خود کو سب سے بہتر سمجھے گا، اس کے اندر ہرجائی پن ہوگا، بدلحاظ اور بے مروت ہوگا، لڑائی جھگڑوں میں سب سے پیش پیش رہے گا، عورتوں میں اس کو دلچسپی بہت ہوگی، اس کا مزاج بھی حاکمانہ ہوگا، بہادر ہوگا اور دولت اس کے آگے پیچھے دوڑے گی، اس کا ذہن صنعت و حرفت کی طرف راغب رہے گا، منصوبہ بندی میں ماہر ہوگا، دوراندیشی سے بہت دور ہوگا، اگر یہ شرافت اور حسن اخلاق کا مظاہرہ کرنے پر اُتر آئے تو پھر یہ اپنے ہم عصروں میں بے مثال بن جائے گا۔

(۴) جس بچے کا عدد ۴ ہوگا، وہ علم و ہنر اور صاحب عقل و خرد ہوگا، تقریر، فلاسفری، انکساری اور حکمت و تدبر میں اپنی مثال آپ ہوگا، خود غرض اور مطلب پرست ہوگا، یہ زندگی میں کسی نہ کسی نشہ کا عادی ضرور ہوگا، عمر کے کسی بھی دور میں لکھنے لکھانے کا مشغلہ ضرور اختیار کرے گا،

شیریں کلام ہوگا، والدین کا اور اپنے بڑوں کا احترام کرنے والا ہوگا، ہمیشہ اپنے مفاد کو سامنے رکھ کر کام کرے گا، جذبۂ کامل اور خود اعتمادی کی بنا پر ہر کام میں کامیابی حاصل کرے گا، اس کا مزاج سرد ہوگا، اس لئے اس کو سرگرمیوں میں بھی ایک طرح کا سکون میسر رہے گا، اس کو ہمیشہ اچھے مواقعات کی تلاش رہے گی، اطمینان قلب کی خاطر یہ ایک کچھ بھی کر سکنے کے لئے تیار رہے گا، اس کو عمر کے کسی بھی دور میں مالیخولیا، بلغمی امراض، پھیپھڑوں اور گردوں کی تکلیف لاحق ہو سکتی ہے۔

(۵) جس بچے کا عدد ۵ ہوگا وہ سنجیدہ اور متین ہونے کے ساتھ ساتھ خوش بخت بھی ہوگا، حلیم الطبع اور صاحب عزو جاہ ہوگا، اسے اپنے اہل وعیال سے خوشی حاصل ہوگی، زندگی میں اسے بلند مرتبہ اور حکمرانی نصیب ہوگی، دولت کی فراوانی ہوگی، عقل مند اتنا ہوگا خاندان کا نام روشن کرے گا، یہ بچے جو بھی کام کرے گا، خوب سوچ سمجھ کر کرے گا، ملنسار اور نیک خصلت ہوگا، یہ بچہ آزاد خیال ہوگا اور ہر مجلس میں اپنے خیالات کو واضح انداز میں بیان کرے گا، اس کی زندگی میں کئی بار انقلاب آئیں گے کبھی یہ بالکل صوفی اور عابد بن جائے گا اور کبھی بالکل دنیا پرست، اس کی خوش بختی ہر حال میں اس کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے گی۔

(۶) جس بچہ کا مفرد عدد ۶ ہوگا وہ صاحب علم ہوگا، علم نجوم اور علم اعداد سے اس کو خاص دلچسپی ہوگی، خفیہ علوم کا یہ دلدادہ ہوگا، رقص وسرود سے بھی اس کو خاص لگاؤ ہوگا، صاحب ثروت ہوگا، عمدہ لباس، اعلیٰ غذا سے اس کو دلچسپی ہوگی، خوشبوؤں کا استعمال حد سے زیادہ کرے گا، شان وشوکت اس کی فطرت کا ایک حصہ ہوں، اس کے خیالات ہمیشہ منتشر رہیں گے، رحم ہوگا، وفادار ہوگا، غریب پرور ہوگا۔

(۷) جس بچہ کا مفرد عدد سات ہوگا اس کے مزاج میں عاجزی اور انکساری ہوگی، مزاج میں سکون ہوگا، اس کے مزاج پر ہمیشہ جذبات غالب رہیں گے، یہ صاحب عقل ہوگا، لیکن اکثر دل سے سوچے گا، اس کا دل بہت نرم ہوگا، اس کو غصہ جلد آئے گا اور جلد ہی غصہ چلا بھی جائے گا، اس پر ہمیشہ دشمنوں کے وار ہوتے رہیں گے، لیکن یہ صبر وضبط کی وجہ سے ہر مشکل سے گزر جائے گا، اس کی بیوی ہمیشہ اس سے شاکی رہے گی، اس کی طبیعت قناعت پسند ہوگی، قناعت پسندی کی وجہ سے یہ دولت کمانے کے لئے زیادہ جدوجہد نہیں کر سکے گا اور اس کے اہل خانہ اس سے خفا رہیں گے۔

(۸) جس بچے کا مفرد عدد ۸ ہوگا اس کے اندر زبردست استحکام ہوگا، وہ اپنے قول وفعل سے کبھی ٹس سے مس نہیں ہوگا، کاروباری معاملات میں یہ ہمیشہ چوکنا رہے گا، اور معاملات اور تعلقات کے درمیان ہمیشہ فاصلہ بنا کر چلے گا، یہ بچہ کبھی لکیر کا فقیر نہیں بن سکے گا، یہ جس راہ پر بھی چلے گا، سوچ سمجھ کر چلے گا، دوسروں کی نقل کرنا اس کی فطرت نہیں ہوگی، اس بچے کو دولت کمانے کی دھن ہوگی، تھوڑی محنت سے زیادہ نفع حاصل کرنے کا یہ متمنی رہے گا، یہ کسی کو دھوکہ نہیں دے گا، لیکن کبھی کسی سے دھوکہ کھائے گا بھی نہیں، اس کی زندگی میں حادثات بہت آئیں گے، لیکن کوئی غیبی طاقت ہمیشہ اس کی مدد کرتی رہے گی اور یہ وہاں بھی سرخرو ہو جائے گا جہاں اس کی عزت داؤ پر لگ چکی ہوگی، یہ کامیاب زندگی گزارے گا اور یہ دوسروں کے لئے بھی کامیابیوں کا ذریعہ ثابت ہوگا۔

(۹) جس بچے کا مفرد عدد ۹ ہوگا اس میں بے انتہا خوبیاں ہوں گی، یہ محبت پرست ہوگا، وفاشعاری اس کی فطرت ہوگی، اس بچے کو کام کرنے کی لگن ہوگی اور یہ اپنی لگن کی وجہ سے ہر معاملے میں اور ہر جدوجہد میں بھرپور کامیابی سے ہمکنار ہو جائے گا، دھوپ اور گرمی بھی اس سے برداشت نہیں ہوگی، اس کو ٹھنڈے موسم اچھے لگیں گے اور موسم سرما میں اس کی صحت خوش گوار رہے گی، اس کی جلد ذرا سی بھی بد احتیاطی سے خراب ہو جائے گی، لیکن اچھے موسموں کا اثر اس کی صحت بہت جلد اپنا رنگ جما دے گا اور اپنی کمزوری کو بحال کرنے میں سے دیر نہیں لگے گی، عورتوں سے اسے خاص دلچسپی ہوگی، لیکن سنجیدگی اور اعتدال اس کی ذات کے زیور ہوں گے، یہ بچہ بہت ترقی کرے گا، لیکن ماحول سازگار نہ ہونے کی وجہ سے یہ بہت جلد بے راہ روی کا شکار بھی ہو جائے گا۔

☆ طلب علم میں شرم مناسب نہیں کیوں کہ جہالت شرم سے بدتر ہے۔

☆ بدنفس وہ ہے جو لوگوں کی بدی ظاہر کرے اور نیکی چھپانے کی کوشش کرے۔

☆ جو لوگ حسد کرتے ہیں وہ ہر وقت ایسی آگ میں جلتے ہیں جو کبھی بجھ نہیں سکتی۔

قسط نمبر: ۴۵

مفتاح الارواح

حسن الہاشمی

لڑکی کی بندش کھولنے کا عمل

بعض لڑکیوں کی شادی کی بندش کر دی جاتی ہے اور اس بندش کی وجہ سے ان کی شادی کے پیغامات نہیں آتے اور اگر پیغامات آتے بھی ہیں تو جچتے نہیں۔ لوگ لڑکیوں کو پسند نہیں کرتے اور اگر پسند کر لیتے ہیں تو پھر دوبارہ پلٹ کر نہیں آتے۔ اس بندش کو ختم کرنے کا موثر ترین عمل یہ ہے۔

پہلے دن: نماز تہجد کی بارہ رکعات اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین ایک بار پڑھے۔ بارہ رکعات سے فارغ ہونے کے بعد سورۂ یٰسین کی آیت سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ گیارہ سو مرتبہ پڑھے اور لڑکی کی شادی کی دعا کرے۔

صبح کو نماز فجر کے بعد سورۂ یٰسین اکیس مرتبہ پڑھے اور ہر بار مذکورہ آیت سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ کو اکیس مرتبہ دہرائے۔

طلوع آفتاب کے وقت ذیل کا نقش گلاب وزعفران سے لکھے۔ اس عمل کو اکتالیس دن تک جاری رکھیں۔ نماز تہجد والا عمل صرف پہلے دن کرنا ہے۔ اکتالیس دن میں اکتالیس نقش بنائے جائیں گے۔ اکتالیسویں دن ان نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر کسی دریا میں ڈالیں۔

۴۲ ویں دن چار نقش تیار کر کے اس طرح عمل میں لائیں۔

ایک نقش لڑکی کے گلے میں ڈالیں، دوسرا نقش کسی پھل دار درخت پر لٹکائیں، تیسرے نقش کو لڑکی کے گھر میں لٹکا دیں اور چوتھے نقش کو لڑکی کے گھر کے دروازے پر لٹکا دیں۔ یہ چاروں نقش ریشمی ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ اس عمل کی تکمیل کے بعد اکتالیس روپے کسی غریب کو دے دیں۔ انشاءاللہ بندش کٹ جائے گی اور لڑکی کی شادی کے پیغامات آنے شروع ہو جائیں گے۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جبرائیل	٦٤٠	٦٥٤	٦٥١	٦٤٨	میکائیل
علیحححح	٦٥٢	٦٤٧	٦٤١	٦٥٣	علیحححح
	یٰسٓ یٰسٓ والقرآن الحکیم				
	٦٣٦	٦٤٩	٦٥٦	٦٤٢	
اسرافیل	٦٥٥	٦٤٣	٦٤٥	٦٥٠	عزرائیل

سستی اور کاہلی کا علاج

اگر کوئی شخص سستی اور کاہلی میں مبتلا ہو تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈال دیں۔ انشاء اللہ سستی، بے حسی اور کاہلی سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۲۱۶۱	۲۱۷۵	۲۱۷۲	۲۱۶۹
۲۱۷۳	۲۱۶۸	۲۱۶۲	۲۱۷۴
۲۱۶۷	۲۱۷۰	۲۱۷۷	۲۱۶۳
۲۱۷۶	۲۱۶۴	۲۱۶۶	۲۱۷۱

اس نقش کی پشت پر یہ نقش لکھیں۔

۷۸۶

۱۳۱۶	۱۳۳۰	۱۳۲۷	۱۳۲۳
۱۳۲۸	۱۳۲۲	۱۳۱۷	۱۳۲۹
۱۳۲۱	۱۳۲۵	۱۳۳۲	۱۳۱۸
۱۳۳۱	۱۳۱۹	۱۳۲۰	۱۳۲۶

مریض کو تاکید کریں کہ وہ صبح شام سو بار بسم اللہ شافی، بسم اللہ کافی کا ورد رکھے۔

جادو سے نجات حاصل کرنے کے لئے

۷۸۶

سلام	قولاً	من	رب رحیم
۹۱	۳۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۳۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۳۵۷	۸۹

☆ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد سلامٌ قولاً من رب رحیم ۸۱۸ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں۔ اول و آخر اکیس مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ عمل چالیس دن تک جاری رکھیں۔

☆ اکتالیس مرتبہ آیت الکرسی اور ایک سو اکیس مرتبہ "یاعلی" پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو گیارہ دن تک پلائیں۔

☆ سلامٌ قولاً من رب رحیم ۸۱۸ مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر پڑھ کر کے رکھ لیں اور یہ تیل روزانہ مریض کے سر پر

لگائیں، پیشانی پر ملیں، کنپٹیوں پر ملیں اور دل پر بھی لگائیں بلکہ پورے سینے پر اس تیل سے مالش کریں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں مکمل آرام ہوگا اور سحر سے نجات مل جائے گی۔

نظرِ بد سے نجات

اگر کوئی بچہ نظر بد کا بار بار شکار ہو جاتا ہو تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔ انشاء اللہ اس کے بعد وہ نظر بد سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ اس نقش کو کالی سیاہی سے لکھیں اور کالے ہی کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

یاغفور

	۸	۱	۶	
یاغفور	۳	۵	۷	یاغفور
	۴	۹	۲	

یاغفور

پاگل پن کا علاج

اگر کوئی شخص پاگل اور دیوانہ ہو گیا ہو اور اس کا پاگل پن اور دیوانگی کسی بھی وجہ سے ہو، اس کے لئے یہ روحانی علاج مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس آیت کو چالیس دن تک روزانہ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیٓ اَیْمَانِکُمْ.

یہ دو نقش گلاب و زعفران سے باوضو ہو کر لکھیں۔

نقش (۱)

۷۸۶

محمد محمد محمد

اللھم صل علی محمد محمد علی محمد

محمد محمد محمد

نقش (۲)

۷۸۶

۳۳۹۳	۳۵۰۷	۳۵۰۴	۳۵۰۱
۳۵۰۵	۳۵۰۰	۳۳۹۴	۳۵۰۶
۳۳۹۹	۳۵۰۲	۳۵۰۹	۳۳۹۵
۳۵۰۸	۳۳۹۶	۳۳۹۸	۳۵۰۳

پہلے دن نقش اول دائیں بازو پر اور نقش دوم بائیں بازو پر باندھیں۔ دوسرے دن انہیں بدل دیں، نقش اول کو بائیں بازو پر باندھیں اور نقش دوم کو دائیں بازو پر باندھ دیں۔ چالیس دن تک اس بدلنے کے سلسلہ کو جاری رکھیں، انشاءاللہ پاگل پن سے نجات مل جائے گی۔

دفع سحر کا ایک موثر علاج

سحر زدہ کے لئے یہ طریقہ بھی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ ۲۱ رو رختوں کے پتے لائیں، ان کی تعداد ۳۰۳ ہونی چاہئے۔ ہر ایک پتے پر سات مرتبہ **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** پڑھ کر دم کردیں، کل تعداد ۲۱ سو مرتبہ ہو جائے گی، یہ تعداد ۲۱ سو مرتبہ ہو جائے گی، ۲۱ سو مرتبہ کی یہ تعداد زیادہ سے زیادہ تین نشستوں میں مکمل ہو جانی چاہئے۔ اس کے بعد ان پتوں کو پانی میں پکائیں اور اس پانی سے سحر زدہ کو غسل کرادیں۔ اس عمل کو سات دن تک جاری رکھیں اور روزانہ پتے توڑ کر کھلائیں۔ ایک ہی دن میں سارے پتے نہ توڑیں۔ انشاءاللہ سات دن میں سحر کی مکمل کاٹ ہو جائے گی اور کتنا بھی سخت جادو ہوگا اتر جائے گا۔ اس کے بعد ایک نقش لاحول ولاقوۃ کا مریض کے گلے میں ڈالیں اور ایک بوتل پانی پر اکیس مرتبہ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** پڑھ کر دم کردیں اور یہ پانی سات دن تک سحر زدہ کو صبح شام پلائیں اور اکیس ہی مرتبہ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور اس تیل سے سات دن تک سر میں مالش کریں اور یہ تیل مریض کی پیشانی پر بھی ملیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

سحر سے نجات کے لئے

اگر میعاد کے دوران مریض سے رابطہ ہو جائے تو اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈلوائیں۔ نقش کالی سیاہی سے لکھیں اور کالے ہی کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاءاللہ پندرہ دن کے اندر اندر سحر سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الٰہی بحرمت حضرت ابوبکر صدیق

الٰہی بحرمت حضرت علی

بحق

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الٰہی بحرمت حضرت عمر فاروق

الٰہی بحرمت حضرت عثمان غنی

سفلی اور گندے عمل کی کاٹ

سفلی اور گندے عمل کی کاٹ کے لئے بزرگوں سے یہ فارمولہ منقول ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ ذیل میں دی گئی عزیمت کو اکیس مرتبہ سرسوں کے دانوں پر پڑھ کر گھر کے تمام گوشوں میں ڈال دیں۔ سرسوں کم سے کم سو گرام لیں اور یہی عزیمت اکیس مرتبہ سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ سوتے وقت اس تیل کی مالش سر پر، دونوں بازوؤں پر، دونوں پیروں پر کرائیں اور تیل مریض کی پیشانی پر بھی اور مریض کے سینے پر بھی لگائیں۔ روزانہ فجر کے بعد مریض کو نہلا دیں۔ مذکورہ عزیمت اکیس مرتبہ ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور یہ پانی روزانہ دن میں دو بار صبح شام مریض کو پلائیں۔

اس عزیمت کو تین کاغذوں پر لکھ کر تعویذ کی شکل بنالیں۔ ایک مریض کے گلے میں ڈالیں، ایک مریض کے گھر میں لٹکادیں اور ایک مریض کے گھر کے دروازے پر لٹکادیں۔ انشاءاللہ نہ صرف جادو کا اثر ختم ہو جائے گا بلکہ جادو کا اثر جادو کرنے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔

عزیمت یہ ہے: **بسم اللہ الرحمن الرحیم. بند بند بند سحر نھیں اثر بند آسیب بند کرتوت بند دشمن کا دماغ بند دشمن کا دل بند ھاتھ بند پیر بند دشمن کا وار بند بحق حضرت علی کرم اللہ وجھہٗ و بحق ولی و بحق علی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ العجل العجل الساعۃ الساعۃ.**

دفع سحر کے لئے

دفع سحر کے لئے یہ نقش بھی بزرگوں سے منقول ہے۔ اس کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاءاللہ سحر سے نجات ملے گی۔ یہ نقش مریض خود بھی لکھ کر اپنے گلے میں ڈال سکتا ہے۔ موثر ترین نقش ہے۔ جب بھی اس نقش کو آزمایا ہے کامیابی ملی ہے۔

۷۸۶

۲۵۱	۲۵۵	۲۵۸	۲۴۴
۲۵۷	۲۴۵	۲۵۰	۲۵۶
۲۴۶	۲۶۰	۲۵۳	۲۴۹
۲۵۴	۲۴۸	۲۴۷	۲۵۹

حصولِ کامیابی کے لئے

کسی بھی مسئلے میں اور کسی بھی مہم میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس عمل کو کریں انشاءاللہ حیرتناک اثرات دیکھیں گے اور فتوحات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ انشاءاللہ جہاں بھی ہاتھ ڈالیں گے کامیابی ملے گی۔ اس عمل کو نوچندی اتوار سے شروع کریں۔ سورہ یٰسین کی تلاوت اس طرح شروع کریں کہ **یٰسٓ یٰسٓ یٰسٓ بحق یٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم** اس کے بعد اعوذ باللہ

اور بسم اللہ پڑھ کر سورۂ یٰس کی تلاوت شروع کریں۔ جب مبین پر پہنچیں تو سات مرتبہ سورۂ نصر (اذا جاء نصر اللہ) پوری سورت پڑھیں، ہر مبین پر سات مرتبہ سورۂ نصر پڑھ کر سورۂ یٰس کو ختم تک پڑھیں۔ اس طرح ایک نشست میں ایک دن میں تین بار اس عمل کو دوہرائیں۔ جب پہلی مرتبہ شروع کریں تو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لیں، جب آخری مرتبہ عمل کو کریں تو اس کے بعد گیارہ مرتبہ پھر درود شریف پڑھیں۔

اس عمل کو لگاتار گیارہ دن تک کریں۔ گیارہ دن کے بعد ایک مرتبہ سورۂ یٰسین نماز فجر کے بعد اور گیارہ مرتبہ سورۂ نصر مغرب کے بعد پڑھنے کا معمول رکھیں۔ انشاءاللہ زبردست کامیابیاں ملیں گی۔ اور ہر خواہش پایۂ تکمیل کو پہنچے گی۔

تسخیر خلائق کے لئے

نوچندی جمعہ کو پہلی ساعت میں اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ انشاءاللہ جو دیکھے گا وہ عزت و احترام کرنے پر مجبور ہوگا۔ یہ نقش مقدمہ اور جنگ میں بھی کامیابی سے ہمکنار کراتا رہے گا۔

نقش اس طرح لکھے گا۔

۷۸۶

جبرائیل — لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ — میکائیل

یاحنان	۲۶۹۶	۲۶۹۱	۲۶۹۸
یامنان	۲۶۹۷	۲۶۹۵	۲۶۹۳
یادیان	۲۶۹۲	۲۶۹۹	۲۶۹۴
یابرہان	الیقا	ملیقا	تلیقا

اسرافیل — یابدوح یابدوح یابدوح — عزرائیل

من پسند رشتے کے لئے

یہ نقش دو عدد بنائیں، ایک نقش کے نیچے ان لوگوں کے نام لکھیں جو لڑکی کے ولی اور سرپرست ہوں اور جو درخواست منظور کرنے کے اہل ہوں۔ سب کے نام مع والدہ لکھنے ہیں۔ اس نقش کے نیچے یہ عبارت لکھیں: اللھم برحمتك سخر قلوب۔ سب کے نام مع والدہ لکھیں فی ید فلاں ابن فلاں اس لڑکے کا نام لکھیں، جس کے لئے رشتہ مطلوب ہے۔

اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے طالب کے گھر میں لٹکا دیں۔ دوسرے نقش کے نیچے یہ عبارت لکھیں: اللھم الف لی اللھم سخر لی قلب۔ فلاں ابن فلاں مطلوب کا نام مع والدہ لکھیں فی ید فلاں ابن فلاں طالب کا نام مع والدہ لکھیں اور اس نقش کو طالب کے گلے میں ڈالیں۔ اس نقش کو بھی ہرے کپڑے میں پیک کر لیں۔

ان نقوش کے استعمال کے ساتھ ساتھ صحیح طریقہ سے جدوجہد بھی جاری رکھیں، انشاءاللہ کامیابی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۳۶۱۱۰	۳۶۳۶۱۱۰	۳۶۳۶۱۱۰	۳۶۳۶۱۱۰	
۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۳۶۱۰
۳۶۳۶۱۱۰	۳۶۳۶۱۱۰	۳۶۳۶۱۱۰	۳۶۳۶۱۱۰	
۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	۸۰۱۰۹۳۱۱۰	

یہ نقش جوں کے توں اسی طرح بنائیں اور اس کے نیچے مذکورہ عبارتیں لکھ دیں۔

برائے حاضرات

لڑکا یا لڑکی جس کی شکل وصورت میں کوئی عیب نہ ہو اس کے انگوٹھے کے ناخن پر حاضرات کی سیاہی لگا دیں۔ جب سیاہی خشک ہو جائے تو اس پر چنبیلی کا تیل لگا دیں اور ذیل کا نقش اس کے ہاتھ میں اس طرح پکڑا دیں کہ ایک نقش انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان رہے، بچے سے کہہ دیں کہ وہ ناخن کی سیاہی کی طرف دیکھتا رہے، کچھ دیر کے بعد اس کو کچھ نظر آئے گا تو عامل بچے کے ذریعہ اس سے سوال وجواب کرے۔ انشاءاللہ صحیح جواب ملے گا۔ ایک بار کی حاضرات میں تین سوال سے زیادہ نہ کریں اور ایک دن میں صرف ایک بار ہی حاضرات کریں۔ حاضرات اگر عصر کے بعد کریں تو بہتر ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰ ح
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰ ح
۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	۱۳۰	

☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر وبرکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے کسی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی الہیا ہوجاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بناکر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو، ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد ردراکش کی افادیت متاثر ہوجاتی ہے، دس سال کے بعد اگر ردراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

راہِ طریقت

تصوف وسلوک

قسط نمبر: ۲۳

ازقلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

یہ حدیثیں کتاب ترغیب وترہیب سے لی گئی ہیں جو کہ علم حدیث کی معتبر کتابوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احادیث کے منشاء پر عمل عطا فرمائے۔ اپنے حال کے صفحہ کو ان احادیث کے مضمون کے ساتھ موازنہ کریں جو کچھ حال کے موافق معلوم ہو اس پر اللہ تعالیٰ جل سلطانہ کا شکر بجالانا چاہئے اور جو کچھ ایسا نہ ہو تو حق سبحانہ سے عاجزی وزاری کے ساتھ اپنا حال ان (احادیث) کے موافق ہونے کی دعا کرنی چاہئے۔ اگر کسی کو ان پر عمل کرنے کی توفیق سردست حاصل نہ ہو تو بہرحال اپنی کوتاہی کا اعتراف تو اس کو حاصل ہونا ہی چاہئے اور یہ (اعتراف) ابھی ایک نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات سے اپنی پناہ میں رکھے کہ کسی کو عمل کی توفیق بھی حاصل نہ ہو اور اپنے آپ کو قصوروار بھی نہ جانے کیوں کہ ایسے شخص کو اسلام سے بہت کم حصہ حاصل ہے۔

ہر کس کہ بیافت دولتے یافت عظیم
وآں کس کہ نیافت درد نایافت بس اس

جس شخص نے پالیا اس نے ایک بڑی دولت پالی اور جس شخص نے نہیں پایا اس کو نہ پانے کا درد ہی کافی ہے۔

(کلمات معصومیہ دفتر اول مکتوب ۱۴۷)

خیرخواہی کی لاجواب مثالیں

(۱) روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لشکر کے ہمراہ جارہے تھے کہ راستے میں چیونٹیاں پھر رہی تھیں، ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں سے کہا۔ "یَا اَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ"

(سورۃ النمل: آیت ۱۸)

اے چیونٹیو! اپنے اپنے سوراخوں میں جا گھسو۔

اللہ تعالیٰ کو چیونٹی کی خیرخواہی اتنی پسند آئی کہ نہ صرف اس کا تذکرہ قرآن مجید میں کیا بلکہ ایک سورت کا نام النمل رکھ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چیونٹی کے نام کو عزت بخشی۔ سوچنے کی بات ہے کہ ایک چیونٹی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہ معاملہ ہے تو اگر ایک مومن دوسروں کی خیرخواہی کرے گا تو کتنا زیادہ اجروثواب پائے گا، اللہ اکبر کبیرا۔

(۲) قانون فطرت ہے کہ اگر کسی کھیت میں حیوانوں کا گوبر اور انسانوں کی نجاست ڈال دی جائے تو یہ گندگی اور نجاست کھاد کا کام کرتی ہے اور اس کھیت کی فصل اچھی پیدا ہوتی ہے۔ ٹھنڈے دل ودماغ سے سوچنے کی بات ہے کہ گندگی اگر ساتھ رہنے والی فصل کو فائدہ پہنچاتی ہے اور ہم اشرف المخلوقات ساتھ رہنے والے انسانوں کو فائدہ نہیں پہنچاتے تو پھر ہم گندگی ونجاست سے بھی گئے گزرے بن گئے۔

(۳) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ گرمیوں کی دوپہر میں سوئے ہوئے تھے اور ایک باندی پنکھا کررہی تھی۔ اس باندی کو نیند آئی تو وہ وہیں بیٹھے بیٹھے سوگئی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی آنکھ کھلی تو آپ نے اس باندی کو سوئے ہوئے پایا۔ آپ نے اس کے ہاتھ سے پنکھا لے کر اسے پنکھا کرنا شروع کردیا وہ باندی تھکی ہوئی تھی کافی دیر تک گہری نیند سوئی رہی، جب آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ امیرالمومنین اسے پنکھا کررہے ہیں وہ چونک اٹھی۔ آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں جیسے میں انسان ہوں ویسے ہی تم بھی انسان ہو۔ میں نے تم کو سوتے دیکھا تو سوچا کہ پنکھا کرکے اللہ کی رضا حاصل کروں۔

(۴) حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ اپنی جوانی میں کپڑے کی دکان کیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ ظہر کے بعد دکان بند کرکے گھر جارہے تھے۔ ایک دوست نے صورت حال دریافت کی تو فرمایا کہ آج موسم ابرآلود ہے اس کیفیت میں گاہک کو کپڑے کے رنگ ومعیار کی صحیح شناخت نہیں ہوتی۔ میں نے دکان بند کردی تاکہ کوئی گاہک کم قیمت

کپڑے کو اچھا سمجھ کر دھو کہ نہ کھائے۔

(۵) فاتح مصر حضرت عمرو بن العاصؓ جب مصر فتح کرنے کے بعد اپنے خیمے میں آئے تو دیکھا کہ ایک کبوتری نے انڈے دے رکھے ہیں اور گھونسلہ بنا رکھا ہے۔ آپ نے لشکر کو کوچ کرنے کی اجازت دیدی مگر اپنے خیمے کو وہیں لگا رہنے دیا تا کہ کبوتری کو تکلیف نہ پہنچے۔ عربی زبان میں کبوتری کو فسطاط کہتے ہیں۔ آج اسی جگہ فسطاط نامی شہر آباد اور عمر بن العاصؓ کی عظمت کی گواہی دیتا ہے۔

(۶) حضرت مولانا روم اپنے شاگردوں کے ہمراہ ایک پگڈنڈی پر جا رہے تھے کہ دیکھا ایک کتا سو رہا ہے۔ آپ مع جماعت اس وقت تک وہیں کھڑے رہے جب تک از خود وہاں سے اٹھ کر ایک طرف کو نہ چلا گیا۔ یہ اس لئے کیا کہ میری وجہ سے کتے کی نیند میں خلل نہ آئے۔

(۷) حضرت خواجہ باقی باللہؒ ایک رات تہجد کے لئے اٹھے، سخت سردی تھی۔ آپ نے تہجد پڑھی، پھر اپنے بستر کی طرف بڑھے تا کہ لحاف میں لپٹ کر بیٹھیں۔ دیکھا کہ ایک بلی کہیں سے آ کر لحاف میں گھس گئی ہے، چنانچہ آپ ساری رات مصلے پر بیٹھے ٹھٹھرتے رہے، مگر بلی کو لحاف سے نکالنا پسند نہ کیا۔

(۸) حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاریؒ نے سترہ دن ایک زخمی بیمار کتے کی خدمت کی۔ جب کتا صحت یاب ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسے علوم و معارف عطا فرمائے کہ آپ سلسلہ عالیہ نقش بندیہ کے سرخیل امام بنے۔ ایک بدکار عورت نے پیاسے کتے کو پانی پلایا تو اس کی مغفرت ہو گئی۔ پس سالک کو چاہئے کہ دوسروں کی خیر خواہی کو اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھے۔ سلف صالحین نے حیوانوں کے ساتھ حسن خلق کا اس قدر مظاہرہ کیا تو ہمیں انسانوں کے ساتھ خوش خلقی کا معاملہ کیوں نہیں کرنا چاہئے۔ دین اسلام نے تو مومنین کو مواخات کی مالا میں پرو دیا ہے۔

اخوت اسلامی کے فضائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ .

(سورۃ الحجرات: آیت ۱۰)

بے شک ایمان والے بھائی بھائی ہیں۔

حدیث پاک میں ہے۔ "اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہے اس کو نیک دوست عطا کر دیتا ہے کہ اگر بھول جائے تو یاد کرا دے اور اگر یاد ہو تو اس کی مدد کرے۔

ایک روایت میں ہے: "دو بھائیوں کی مثال ایسے ہے کہ جیسے دو ہاتھ ہوں۔ جب ہاتھ ملتے ہیں تو ایک ہاتھ دوسرے کو دھوتا ہے۔ جب بھی دو مومن ملے تو اللہ تعالیٰ نے ایک کو دوسرے سے بھلائی عطا کی۔"

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے:

"جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی کو بھائی بنایا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے اس قدر درجہ بلند کرے گا کہ وہ یہ درجہ وہ اپنے کسی اور عمل کے ذریعہ نہیں لے سکتا۔"

فرمان الٰہی ہے: وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ. (سورۃ الشوریٰ: آیت ۲۶)

اور دعا سنتا ہے ایمان والوں کی جو بھلے کام کرتے ہیں اور زیادہ دیتا ہے ان میں اپنا فضل۔

"وَيَزِيْدُهُمْ" کے بارے میں مفسرین فرماتے ہیں:

"ان کے بھائیوں کے بارے میں ان کی سفارش قبول کرے گا اور انہیں ان کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔"

حضرت سعید بن مسیبؒ، شعبیؒ، ابن ابی لیلیٰ، ہشام بن عروہ، ابن شبرمہ، شریحؒ، شریک بن عبداللہ، ابن عیینہ عبداللہ ابن مبارک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور ان کے موافقین کا یہی مذہب ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مومن الفت رکھنے والا، الفت کیا جانے والا ہے اور جو الفت نہ کرے اور نہ ہی اس سے الفت کی جائے اس میں کچھ بھلائی نہیں۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مومن اپنے بھائی کی وجہ سے کثیر ہے۔"

حضرت عمر بن خطابؓ کا قول ہے:

"اسلام کے بعد کسی بندے کو نیک بھائی سے بڑھ کر بھلائی نہیں ملی۔ تم میں سے ایک آدمی اگر اپنے بھائی سے محبت دیکھے تو اس کو تھام رکھے اس لئے کہ یہ کم ہی ملا کرتی ہے۔"

بعض متقدمین حضرات کا فرمان ہے۔ "اس امت سے سب سے پہلے خشوع اٹھا لیا جائے گا، پھر تقویٰ، پھر امانت اور پھر الفت۔

ایک حکیم کے چند اشعار ہیں۔

مانالت النفس علی بغیة
الذ من ود صدیق امین
من فاته ود اخ صالح
فذلک المقطوع منه الوتین

نفس نے ایک امانت دار دوست کی محبت سے بڑھ کر لذیذ مقصود حاصل نہیں کیا جو نیک بھائی کی محبت سے محروم رہا یہ ایسا ہے کہ اس کی مضبوط رگ ٹوٹ گئی۔

حضرت عمر بن خطابؓ کی وصیت حضرت یحییٰ بن سعید انصاریؒ نے حضرت سعید بن المسیبؒ سے روایت کی۔ "تجھ پر سچے دوست بنانے لازم ہیں۔ ان کے پہلو میں زندگی گزار، اس لئے کہ فراخی میں یہ زینت ہیں اور مصیبت میں یہ کام آنے والا سامان ہے۔"

حضرت ابن مسعودؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: "اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے والے (قیامت کے روز) سرخ یاقوت کے ستونوں پر ہوں گے، ہر ستون کے سرے پر ایک ہزار بالاخانہ ہوں گے وہ اہل جنت پر جھانکتے ہوں گے۔ اہل جنت کو ان کا حسن اس طرح روشنی دے گا جیسا کہ دنیا والوں کو سورج روشنی دیتا ہے، ان پر سبز ریشم کا لباس ہو گا، ان کی پیشانیوں پر یہ تحریر ہو گا: "هٰؤُلَاءِ المتحابون فی اللہ عز و جل."

یہ اللہ عزوجل کی خاطر باہم محبت کرنے والے ہیں۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میری خاطر محبت رکھنے والوں میری خاطر ملاقات کرنے والوں اور میری خاطر تواضع اور صداقت اختیار کرنے والوں کے لئے محبت حق (اور لازم) ہو گی۔"

ابو بشرؒ نے حضرت مجاہدؒ سے روایت کیا:

"جب اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت رکھنے والے باہم ملتے ہیں اور ایک بھائی دوسرے کے سامنے نرم پڑ جاتا ہے تو اس سے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے کہ موسم سرما میں خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ "سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس روز اپنے عرش کا سایہ عطا کرے گا جس دن اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا۔ وہ آدمی جنہوں نے اللہ کی خاطر محبت کی، اسی پر جمع ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے۔"

حضرت فضیل بن عیاضؒ فرمایا کرتے تھے:

"محبت و رحمت کے ساتھ ایک بھائی کا دوسرے بھائی پر نظر کرنا بھی عبادت ہے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

"ایک آدمی نے کسی دوسری بستی میں جا کر اپنے ایک بھائی سے ملاقات کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا۔ اس نے پوچھا، کہاں کا ارادہ ہے؟

کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اس کی ملاقات کا ارادہ ہے۔

پوچھا۔ کیا تو صلہ رحمی کر رہا ہے یا تجھ پر اس کا کوئی احسان ہے جس کا بدلہ چکا رہا ہے۔

کہا، نہیں! بلکہ مجھے اس سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت ہے۔

فرشتے نے کہا۔ میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کا قاصد ہوں، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت رکھتا ہے جیسے کہ تو نے اللہ کی خاطر اس آدمی سے محبت رکھی۔

حضرت عمر بن خطابؓ سے مروی ہے:

"اگر آدمی دن کو روزے رکھے اور افطار نہ کرے اور رات کو قیام کرے اور جہاد کرے مگر اللہ تعالیٰ کی خاطر نہ کسی سے محبت رکھے نہ ہی کسی سے عداوت رکھے تو اتنی بڑی عبادت بھی اسے نفع نہ دے گی۔"

ایک دفعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا:

"کون سا بڑھا ایمان پختہ ترین ہے۔"

صحابہؓ نے عرض کیا۔ "نماز۔"

فرمایا (نماز) ایک نیکی ہے مگر اس درجہ کی نہیں۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا حج اور جہاد۔

فرمایا نیکی ہے اور اس درجہ کی نہیں۔

عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی ہمیں بتائیے۔

فرمایا۔ پختہ ترین بڑھا ایمان "حب فی اللہ" اور "بغض فی اللہ" ہے۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث میں ہے اور موسیٰ بن عقبہ

نے فرمایا:

"میں اپنے ایک بھائی کو ایک بار ملتا ہوں تو کئی روز تک اس کی ملاقات کے باعث خوشی کی مجلس قائم کرتا ہوں۔"

حضرت جعفر بن سلیمانؒ نے فرمایا:

"جب میں اپنے جی میں سستی دیکھتا ہوں تو محمد بن واسعؒ کے چہرے کی طرف دیکھتا ہوں۔"

حضرت محمد بن واسعؒ نے فرمایا:

"دنیا میں تین لذیذ ترین چیزیں ہی باقی رہ گئیں۔"

(۱) باجماعت نماز پڑھنا۔

(۲) رات کو تہجد پڑھنا۔

(۳) بھائیوں سے ملاقات کرنا۔

حضرت حسنؒ اور حضرت ابوقلابہؒ فرمایا کرتے تھے:

"ہمیں اپنے احباب اپنی اولاد و اہل سے بھی محبوب تر ہیں۔ اس لئے کہ ہمارے اہل ہمیں دنیا یاد دلاتے ہیں اور ہمارے احباب ہمیں آخرت یاد دلاتے ہیں۔"

اخوت کی بنیادی شرط

دو آدمیوں کے درمیان مواخات قائم ہونے کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ دونوں ہم جنس ہوں یعنی دونوں کے حال میں مماثلت ہو۔ مثلاً دونوں نیکوکار ہوں یا دونوں ایک شیخ کے مرید ہوں یا دونوں علم ظاہر و علم باطن کے حامل ہوں۔ بعض متقدمین کا قول ہے کہ دو آدمیوں میں الفت چار وجوہات میں سے کسی ایک وجہ کی بنا پر ہوتی ہے۔

(۱) جب وہ عزم میں یکساں ہوں۔ (مثلاً دونوں سالک ہوں)

(۲) حال میں اشتراک ہو۔ (مثلاً دونوں ایک ہی سلسلے میں منسلک ہوں)

(۳) علم میں قریب قریب ہوں۔ (مثلاً دونوں صاحب نسبت ہوں) (۴) اخلاق میں اتفاق ہو۔ (مثلاً دونوں میں عاجزی ہو)

اگر دو آدمیوں میں چاروں قدریں مشترک ہوں تو ان کی مواخات پائیدار ترین ہوتی ہے، اس لئے کہا جاتا ہے۔ "الجنس یمیل الی الجنس" (جنس کا میلان اپنی ہی جنس کی طرف ہوتا ہے۔)

حدیث پاک میں ہے:

"اگر ایک مومن کسی ایسی مجلس میں جائے جہاں ایک سو منافق ہوں اور ایک مومن ہو تو وہ اسی (مومن) کے پاس آکر بیٹھے گا۔ اگر منافق کسی مجلس میں جائے جس میں ایک سو مومن ہوں صرف ایک منافق ہو تو وہ اس (منافق) کے پاس جاکر بیٹھے گا۔"

اس حدیث کا سبب یہ ذکر کیا گیا ہے کہ مدینہ میں اعد کی ایک عطارہ عورت تھی۔ مکہ کی ایک عطارہ عورت مدینہ آئی اور یہ مزاح کرنے والی عورت تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ "کہاں ٹھہری ہو۔" عرض کیا۔ "فلاں (عطارہ) کے پاس۔" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ارواح جمع شدہ لشکر ہیں جن کا باہم تعارف ہوا ان میں الفت ہوگئی اور جن میں باہم اجنبیت ہوئی ان میں اختلاف ہوا۔"

حدیث مواخات سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابہ کرامؓ کے درمیان مواخات قائم کی جو علم و حال میں ہم شکل و ہم جنس تھے، چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کے درمیان مواخات قائم کی۔ حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؓ کے درمیان مواخات قائم کی یہ دونوں مال دار ہونے کی وجہ سے مماثل تھے۔ حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت ابوالدرداءؓ کے درمیان مواخات قائم کی، یہ علم و زہد میں ہم شکل تھے۔ حضرت عمارؓ اور حضرت سعدؓ کے درمیان مواخات قائم کی یہ حال میں مشترک تھے۔ حضرت علیؓ اور اپنے درمیان مواخات قائم کی، سبحان اللہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆



جائفل: جائفل کو دودھ میں گھسا کر چہرے پر گاڑھا گاڑھا لیپ کریں۔ اس سے دھبے مٹتے ہیں اور چہرہ نکھرتا ہے۔

پانی: جلد کے حسن کے لئے پانی خوب پئیں، کم از کم آٹھ گلاس پانی اندرونی صفائی کے لئے ضروری ہے۔

تلسی: تلسی کے پتوں کا رس اور لیموں کا رس برابر مقدار میں ملا کر لگانے سے جھائیاں، چھائیاں، مہاسے، سیاہ دھبے وغیرہ ٹھیک ہوجاتے ہیں۔

چہرے پر سیاہ جھائیاں ہو تو روزانہ پودینہ پیس کر نچوڑ کر اس کا رس چہرے پر لگائیں اور آدھے گھنٹے تک رہنے دیں۔ شام کو تلسی کے پتے پیس کر چہرے پر لیپ کریں اور آدھا گھنٹہ رہنے دیں، اس کے بعد پانی سے دھو ڈالیں۔ تین مہینے ایسا کرنے سے چہرے کی جھائیاں مٹ جاتی ہیں۔

پاؤں کی تلوؤں کی جلن دور کرنے کا علاج

سرسوں کا تیل: دو گلاس گرم پانی میں ایک چمچ سرسوں کا تیل ملا کر روزانہ دونوں پاؤں اس پانی میں رکھیں اور پانچ منٹ کے بعد دھوئیں یا کھردری چیز سے رگڑ کر ٹھنڈے پانی سے دھوئیں، اس سے پاؤں صاف رہیں گے۔ ان کی گرمی نکلے گی۔

لوکی: لوکی یا گھیے کو کاٹ کر اس کا گودا پاؤں کے تلوؤں پر ملنے سے گرمی، جلن دور ہوگی۔

کریلا: پاؤں کے تلوؤں میں جلن ہونے پر کریلے کے پتوں کے رس کی مالش کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

مہندی: گرمی کے دنوں میں جن لوگوں کے تلوؤں میں مسلسل جلن ہوتی ہو ان کو پاؤں میں مہندی لگانے سے فائدہ ملتا ہے۔

آم: ہاتھ پاؤں کی جلن آم کے بور کو رگڑنے سے مٹ جاتی ہے۔

گھی: ہاتھ پاؤں کے تلوؤں کی جلن ہو تو گھی ملنے سے دور ہوجاتی ہے۔

کتیرا گوند: ایک بڑے برتن میں دو چمچ گوند کتیرا رات کو ایک گلاس پانی میں بھگو دیں، صبح پھول جائے گی۔ صبح شکر ملا کر کھائیں۔ اسے کھانے سے ہاتھ پاؤں کی جلن ٹھیک ہوجاتی ہے، یہ ہر موسم میں کام میں لائی جاسکتی ہے، لیکن گرمیوں میں مفید ہے۔

مکھن: ہاتھ پاؤں میں جلن ہو تو مکھن اور مصری ہم وزن ملا کر دو چمچ صبح روزانہ چاٹیں۔

دھنیا: خشک دھنیا اور مصری ہم وزن ملا کر پیس لیں، اس کے دو چمچ ٹھنڈے پانی سے روزانہ چار بار پھانک لیں۔ ہاتھ پاؤں کی جلن میں فائدہ ہوتا ہے۔

پاؤں کی انگلیاں گلنے کا علاج

مہندی: پاؤں کی انگلیاں گلتی ہو، کٹتی ہوں تو سرسوں کا تیل لگا کر مہندی پاؤڈر چھڑکیں، پانی میں کام کرنے سے اگر انگلیاں گل گئی ہوں تو ایک حصہ مہندی اور اس سے آدھی ہلدی، ان دونوں کو ملا کر روزانہ دو بار لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

پھیپھڑوں کی بیماریاں اور ان کا علاج

انگور: پھیپھڑوں کی بیماریوں، ٹی بی، کھانسی، زکام، دمہ وغیرہ کے لئے انگور مفید ہیں۔

انجیر: پھیپھڑوں کی بیماریوں میں پانچ انجیر ایک گلاس پانی۔

لہسن: لہسن کے استعمال سے بلغم کرنا کم ہوتا ہے، کھانا کھانے کے بعد لہسن کا استعمال کریں۔

شہد: پھیپھڑوں کی بیماریوں میں شہد مفید ہے، سانس کی

تکلیف میں شہد زیادہ استعمال میں لاتے ہیں۔

پالک: کھانسی، جلن اور پھیپھڑوں میں سوجن ہو تو پالک کے رس سے غرارے کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

دودھ: دودھ میں پانچ پیپل ڈال کر گرم کریں، پھر شکر ڈال کر روزانہ صبح و شام پی لیں، کھانسی، پھیپھڑوں کی کمزوری دور ہوگی، یہ کچھ ماہ تک کریں۔

تلسی: پھیپھڑوں میں بلغم بھی ہو تو تلسی کے خشک پتے، کافور اور الائچی ہم وزن لے کر نو گنا شکر باریک پیس لیں، یہ ہومیو پیتھک کی (Trituration 1x) دوا بن جاتی ہے۔ اسے چٹکی بھر صبح و شام استعمال کرنے سے جمی ہوئی بلغم باہر نکل جاتی ہے۔

کانٹا چبھنا

تل: جہاں کانٹا چبھا ہو اسے سوئی سے کرید کر نکالنے کی کوشش کریں، اگر کانٹا نہ نکلے تو تل کے تیل میں نمک ملا کر روئی بھگو کر کانٹے پر رکھ کر پٹی باندھنے سے کانٹا نکل جاتا ہے۔

گڑ: کانٹا چبھ جائے اور باہر نہ نکلے تو اسے سوئی سے کرید کر گڑ اور اجوائن گرم کر کے باندھنے سے کانٹا باہر نکل جاتا ہے۔

نظام انہضام کی بیماریوں کا غذا سے علاج

(DIGESTIVESYSTEM)

لیموں: اگر آپ کا نظام انہضام کام نہیں کرتا، کھانا ہضم نہیں ہوتا، پیٹ میں گیس کے باعث دل پر بوجھ محسوس ہوتا ہے، پیٹ پھول جاتا ہے، رات کو نیند نہیں آتی، کھانا اچھی طرح ہضم نہیں ہوتا تو ایک گلاس گرم پانی میں ایک لیموں کا رس ملا کر بار بار پیتے رہنے سے نظام انہضام کی دھلائی ہو جاتی ہے۔ خون اور جسم کے تمام زہریلے اجزاء پیشاب کے راستے باہر نکل جاتے ہیں۔ کچھ ہی دنوں میں جسم میں نئی پھرتی اور نئی قوت محسوس ہونے لگتی ہے، بدہضمی ہونے پر لیموں کی پھانک پر نمک ڈال کر گرم کر کے چوسنے سے کھانا آسانی سے ہضم ہو جاتا ہے۔ جگر کی تمام بیماریوں میں بھی لیموں مفید ہے۔

نارنگی: جن کی قوت انہضام خراب ہو ان کو نارنگی کا رس تین گنا پانی میں ملا کر دینا چاہئے۔

پالک: کچا پالک کا رس صبح پیتے رہنے سے کچھ ہی دنوں میں قبض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ آنتوں کے امراض میں اس کی سبزی مفید ہے۔

پالک اور بتھوے کی سبزی کھانے سے بھی قبض دور ہوتا ہے۔

کچھ دن پالک اکتارز یادہ مقدار میں کھانے سے بھی قبض دور ہوتا ہے۔

ادرک: ۶ گرام ادرک باریک کاٹ کر تھوڑا سا نمک لگا کر دن میں ایک بار ۱۰ دن تک کھانا کھانے سے پہلے کھائیں، اس سے ہاضمہ ٹھیک ہوگا، بھوک لگے گی، پیٹ کی گیس، قبض دور ہوگا، منہ کا ذائقہ ٹھیک ہوگا، کھانے کی طرف دلچسپی بڑھے گی اور گلے میں جما بلغم صاف ہوگا۔

سونٹھ، اجوائن پیس کر لیموں کے رس میں تر کر لیں، اسے چھاؤں میں خشک کر کے نمک ملا لیں، صبح و شام پانی سے ایک گرام لیں، اس سے انہضام کی خرابی، گیس، درد، کھٹی ڈکار ٹھیک ہوتی ہیں۔

سونٹھ، ہینگ، سیاہ نمک، ان تینوں کا چورن گیس باہر نکالتا ہے۔

پیٹ پھولتا ہو، بدہضمی ہو تو ادرک کے ٹکڑے دیسی گھی میں سینک کر حسب ذائقہ نمک ڈال کر دو بار روزانہ کھائیں۔ اس سے پیٹ کے تمام امراض ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

ایک چمچ ادرک کا رس، چوتھائی چمچ پانی میں ملا کر پئیں۔ یہ نظام انہضام کی ہر ایک بیماری میں مفید ہے۔ جب بھی پیٹ خراب ہو، ادرک کا استعمال کریں۔

ادرک کے باریک ٹکڑے کر لیں، انہیں پان میں سپاری کی طرح ڈال کر پان کو لپیٹ کر اور ایک لونگ چبھو کر بیڑہ باندھ لیں اور لیموں کے رس میں ڈبو دیں اور بیس دن تک پڑا رہنے دیں۔ لیموں کے رس میں حسب ذائقہ نمک ڈال دیں۔ اس کے بعد ایک پان روزانہ کھانا کھانے کے ساتھ کھائیں، اس سے کھانا آسانی سے ہضم ہوگا اور نظام انہضام کی تمام بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

پیٹ کی تمام بیماریوں کا غذا سے علاج

جامن: پیٹ کی تمام بیماریوں میں جامن مفید ہے، جامن میں دست دور کرنے کی خاص قوت ہے، پیٹ درد، دست آنا اور بھوک کم لگنے پر جامن کے رس میں سوندھا نمک ملا کر پینا چاہئے۔

کیلا: مختلف طرح کی بھوک کی بیماریوں میں کھانے کی صورت میں کیلا کھانا بیماری کے تدارک میں معاون ہے۔ یہ بچوں اور بڑے لوگوں کے لئے مقوی غذا ہے۔ بچوں اور بڑوں کے ہر طرح کے دست، گیسٹرائٹس، قولنج اور معدے کے السر میں کھانے کی صورت میں مفید ہے۔ یہ آنتریوں کی سوجن کو دور کرتا ہے۔

انار: معدہ، تلی اور گردے کی کمزوری، سنگرہنی، دست اور قے پیٹ درد انار کھانے سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ یہ قبض کرتا ہے، انار ترش اور میٹھا ہونے سے قوت انہضام میں اضافہ ہوتا ہے، پیشاب آور ہے، اس سے کھانے کا رس مطلوبہ مقدار میں بنتا ہے۔

گاجر: گاجر میں "وٹامن بی کمپلیکس" ملتا ہے۔ جو نظام انہضام کو طاقت ور بناتا ہے۔ کھانا ہضم نہ ہونا، پیٹ میں گیس پیدا ہونا، اس سے دور ہو جاتا ہے۔ اس میں آنتوں کی گیس، دق، سوجن، زخم، جلودھر، اپنڈیسائٹس، قولنج، سڑاند، خراش وغیرہ دور ہو جاتی ہے اور پاخانہ میں بدبو نہیں آتی، اس کا رس پینے سے ہی آرام ہوتا ہے، بلغمی بیماریوں میں مفید ہے، دست صاف آتے ہیں، بھوک بڑھتی ہے، معدے کی بدبو دور ہوتی ہے۔

پیاز: پیاز کھانے میں دلچسپی پیدا کرتا ہے، بھوک بڑھاتا ہے، کھانے کو ہضم کرنے میں معاون ہے۔ جگر، تلی کو زیادہ کام کرنے کے قابل بناتا ہے، پیٹ کی ہوا کو باہر نکال کر پیٹ درد اور اپھارہ دور کرتا ہے، مقام اور آب و ہوا کی تبدیلی سے جو خراب اثرات صحت پر پڑتے ہیں، پیاز ان کو دور کرتا ہے، تیزابی صفرا ٹھیک کرتا ہے، پیاز کو آگ میں گرم کر کے کوٹ پیس کر رس نکال کر اس میں ایک گرام نمک ملا کر پلانے سے پیٹ درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

مولی: بدہضمی، بھوک میں کمی، کھانے میں دلچسپی نہ ہونا، قبض، گیس ہونے پر کھانے کے ساتھ مولی پر نمک، سیاہ مرچ ڈال کر دو ماہ تک روزانہ کھائیں، اس سے فائدہ ہوگا۔ پیٹ کی بیماریوں میں مولی کی چٹنی، اچار، سبزی بھی مفید ہے۔

گوار پاٹھا: گوار پاٹھے کا تازہ رس ۵۰ گرام، شہد ۲۰ گرام، آدھے لیموں کا رس ملا کر دو بار صبح و شام پیتے رہنے سے پیٹ کی تمام بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

چولائی: پیٹ کی تمام بیماریوں میں چولائی کی سبزی کھانا مفید ہے۔

سیب: بچوں کی پیٹ کی بیماریوں کے لئے روزانہ سیب کھلانا مفید ہے، ایک بار میں جتنا بھی بچے سیب کھا سکیں، کھلائیں، پیٹ کی تمام بیماریوں میں ازحد مفید ہے۔

بتھوا ساگ: جب تک موسم میں بتھوے ساگ ملتا رہے، روزانہ اس کی سبزی کھائیں، اس سے پیٹ کی ہر طرح بیماریاں، جگر، تلی، گیس، بدہضمی، کیڑے، بواسیر وغیرہ ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

مسور کی دال: پیٹ کے نظام انہضام سے متعلق ہر طرح کی بیماریوں میں مسور کی دال کھانا مفید ہے۔

ڈبل روٹی: ڈبل روٹی کے زیادہ استعمال سے پیٹ کی خرابیاں بڑھتی ہیں، میدے سے بنی چیز اس کے زیادہ استعمال سے قبض ہوتا ہے، آگے چل کر معدے میں چھید، "پیپٹک السر" (Peptic Ulcer) ہو جاتا ہے۔

سونٹھ: پسی ہوئی سونٹھ ایک گرام اور نمک گرم پانی سے پھانک لینے سے درد دور ہو جاتا ہے۔

پسی ہوئی ایک چمچ سونٹھ اور سوندھا نمک ایک گلاس پانی میں گرم کر کے پینے سے پیٹ درد دور ہوتا ہے۔

پیٹ کا بھاری پن

سونف: لیموں کے رس میں بھیگی ہوئی سونف کو کھانے کے بعد کھانے سے پیٹ کا بھاری پن دور ہوتا ہے، بھوک خوب لگتی ہے اور پاخانہ بھی صاف آتا ہے۔

ڈکاریں آنا

زیرہ: ایک چمچ زیرہ بھون کر پیس لیں، اس کو ایک چمچ شہد میں ملا کر کھانا کھانے کے بعد چاٹیں، ڈکار میں مفید ہے۔

پیاس زیادہ لگنے کا غذا سے علاج

جوار: جوار کی روٹی روزانہ چھاچھ میں مسل کر کھائیں، اس سے پیاس لگنا کم ہوتا ہے۔ کمزور اور بادی مزاج والے جوار نہ کھائیں۔

نمک: یہ گیند رس جذب کرتا ہے اور اسی وجہ سے پیاس زیادہ

لگتی ہے۔ جن کی پیاس زیادہ لگتی ہو ان کو نمک کم مقدار میں کھانا چاہئے۔

جو: پیاس زیادہ لگتی ہو تو ایک کپ جو کوٹ لیں اور دو گلاس پانی میں آٹھ گھنٹے کے لئے پانی میں بھگو دیں، اس کے بعد اُبال لیں۔ اس کے پانی کو چھان کر اس کر م گرم پانی سے غرارے کریں۔

تربوز: تربوز کھانے سے پیاس لگنا کم ہو جاتا ہے۔ تربوز کے رس میں مصری ملا کر صبح پینا زیادہ مفید ہے۔

نارنگی: پیاس زیادہ لگنے پر نارنگی کھانے سے پیاس کم ہو جاتی ہے۔

سیب: سیب کا رس پانی میں ملا کر پینے سے پیاس کم ہو جاتی ہے۔

آلو بخارا: آلو بخارا کو منہ میں رکھنے سے پیاس کم ہوتی ہے۔

امرود، لیچی، شہتوت، کھیرا: پیاس کو دور کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

لونگ: پیاس کی شدت ہونے پر اُبلتے ہوئے پانی میں لونگ ڈال کر پلائیں، اس سے پیاس کم ہو جاتی ہے۔ آزمودہ ہے۔

جائفل: پیاس کسی بھی بیماری میں ہو تو جائفل کا ٹکڑا منہ میں رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

تلسی: کسی بھی بیماری میں اگر پیاس زیادہ لگے تو تلسی کے پتوں کو پیس کر پانی میں ملا کر لیموں نچوڑ کر مصری ملا کر پلانے سے پیاس کم ہو جاتی ہے۔

پانی: اگر خشکی کی پیاس زیادہ ہو تو گرم پانی پینے سے ٹھیک ہو جاتی ہے۔

لیموں: پانی میں لیموں نچوڑ کر پینے سے پیاس کم لگتی ہے۔

الائچی: بارہ الائچی کے چھلکے ایک گلاس پانی میں اُبالیں۔ آدھا پانی رہنے پر اس کے چار حصے کرکے چار بار ہر دو گھنٹے کے بعد پلائیں، پیاس زیادہ نہیں لگے گی۔ کسی بھی بیماری میں پیاس زیادہ ہو تو وہ ٹھیک ہو جاتی ہے۔

☆☆☆☆

دوسری قسط

ایک عجیب وغریب داستان

جو دلچسپ بھی ہے اور ہوش ربا بھی

محسن ہاشمی

ایک ایسے شخص کی داستان جو حقیقتاً حق کی تلاش میں تھا۔ دوران جستجو اس کی ملاقاتیں مختلف ممالک کے لوگوں سے ہوئیں وہ غیر مقلدین سے بھی ملا، وہ دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی کے لوگوں سے بھی ملا۔ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے لوگوں سے بھی اس کی ملاقاتیں رہیں۔ اس کا گھر جنات کی آماجگاہ تھا، لیکن وہ تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا قائل نہ تھا۔ اس کا حشر کیا ہوا؟ وہ اپنی ذاتی محبت میں کامیاب رہا یا ناکام؟ جنات کی شرارتوں سے اس کو نجات مل سکی یا نہیں اور اس نے بالآخر کس مسلک کو راہ اعتدال پر پایا؟ یہ سب کچھ جاننے کے لئے اس داستان کو پڑھیں۔ اس داستان میں خوف بھی ہے، کرب بھی ہے، راحتیں بھی ہیں اور صدمات بھی۔ اس داستان کا ایک ایک حرف آپ کو متاثر کرے گا اور آپ کے ذہن کو یقیناً کسی منزل تک پہنچائے گا۔ (ح، و)

اور تین گھنٹے کے بعد جب گڑیا کو ہوش آیا تو وہ عجیب وغریب قسم کی باتیں کر رہی تھی۔ وہ بول رہی تھی کہ ہم اس کو لے کر جائیں گے، ہم اس لڑکی سے سچا عشق کرتے ہیں، ہم اس گھر میں ایک ہزار سال سے رہتے ہیں اور اس لڑکی کے ساتھ کھیل کود کر ہم بڑے ہوئے ہیں۔ اس لڑکی کو ہم سے کوئی جدا نہیں کر سکتا، ہم اس گھر میں آگ لگا دیں گے .... ہم اس گھر کی چھتیں اکھاڑ دیں گے .... ہم .... اور نہ جانے کیسی کیسی اوٹ پٹانگ باتیں جو سہیل کے لئے سب سے زیادہ حیرتناک تھیں۔ سہیل نے ڈاکٹر کو بلایا تو گڑیا نے ڈاکٹر ہی کا گریبان پکڑ لیا اور آنکھیں نکال کر اس پر حملہ آور ہو گئی۔ بے چارے ڈاکٹر کو اپنی عزت بچانی بھاری ہو گئی۔ اس وقت سہیل نے اسے جھڑکی دی تو گڑیا سہیل پر آنکھیں نکال کر چیخی جب کہ عام حالات میں وہ سہیل پر اپنی جان چھڑکتی تھی، بزور زبردستی کر کے ڈاکٹر صاحب گڑیا کو نیند کا انجکشن دے کر چلے گئے، چند لمحوں کے بعد گڑیا کو نیند آ گئی۔

لیکن گھر کا ماحول سوگوار ہو گیا، گھر کا ہر فرد اُداسیوں کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب گیا اور سہیل کی آمد پر گھر میں جو خوشیاں داخل ہوئی تھیں وہ بھی [illegible] سے زیادہ افسردہ [illegible] شوہر کی [illegible]

حالات میں جب بچہ کسی انجانی بیماری میں مبتلا ہو، ایک بیوہ عورت پر کیا گزرتی ہے۔ اس کا اندازہ وہ عورتیں ہی کر سکتی ہیں جو اپنے شوہر کو گنوا بیٹھی ہوں۔ سہیل نے اپنی ماں کو افسردہ دیکھ کر کہا۔

امی آپ فکر کیوں کرتی ہیں، میں ایک اور ڈاکٹر کو لاؤں گا اور انشاء اللہ گڑیا ٹھیک ہو جائے گی۔ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے تھے کہ گڑیا ڈپریشن کا شکار ہے، یہ چند دن میں ٹھیک ہو جائے گی۔ کچھ دیر کے لئے سب افسردہ ہی رہے، اس کے بعد سب اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔ گڑیا بھی کچھ دیر کے بعد نیند سے جاگ گئی۔ اب وہ کچھ نارمل بھی تھی، لیکن وہ سہمی سہمی تھی۔ سہیل نے اس کا سر سہلاتے ہوئے کہا۔ کچھ نہیں ہوا تم ٹھیک ہو، میں تمہاری سہیلی نشاط کو بلاؤں گا تم اس کے ساتھ اپنا دل بہلانا۔

اور بھیا آپ کا دل کون بہلائے گا؟ گڑیا نے ایک سوال کیا اور اس سوال میں کتنی معصومیت تھی۔

میرا دل ... ارے میرا دل تو تم بہلاؤ گی۔

چھوڑو ان باتوں کو۔ شہناز نے سہیل کے قریب آ کر کہا، تم ذرا بازار ہو آؤ، گھر میں کچھ چیزوں کی ضرورت ہے۔

ہاں، امی میں خود بھی سوچ رہا تھا کہ بازار سے کچھ پھل اور مٹھائی لے آؤں ... [illegible] ... سہیل نے ماں کی تائید

کرتے ہوئے کہا۔

اور تم ماموں کے گھر بھی ایک چکر لگا لینا۔" شہناز نے کہا" دیکھو بیٹا وہ بات اپنی جگہ ہے، اسے دیکھیں گے لیکن بھائی صاحب تم سے بہت محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے تمہاری غیر موجودگی میں ہمارا پوری طرح ساتھ دیا ہے۔

جی امی۔ میں پہلے ماموں جان ہی سے ملوں گا اس کے بعد جو بھی آپ کا حکم ہوگا اس کی تعمیل کروں گا۔

گھر کا ماحول ٹھیک ٹھاک ہوگیا اور گڑیا کی طبیعت بھی سنبھل گئی۔ سہیل بازار جانے سے پہلے اپنے ماموں سے ملنے گیا تو اتفاقاً اس کے ماموں اور رحانی گھر پر موجود نہیں تھے۔ گھر پر نشا اور اس کے بہن بھائی تھے۔ نشا کے دو بھائی اور اس کی ایک چھوٹی بہن تھی۔ نشا سہیل سے ٹھیک طرح تے سے پیش آئی، لیکن وہ اُداس سی تھی۔ سہیل نے کہا کہ کیا تمہاری اُداسی کا سبب یہ ہے کہ تمہارا کوئی پیغام آیا ہے۔

نشا نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے چہرے کی اُداسی اور بڑھ گئی اور اس کی آنکھوں سے آنسو چھلکنے لگے اس کا جسم کپکپانے لگا۔

تو تم ہمت کر کے اپنے ابو سے اپنے دل کی بات کیوں نہیں کہہ دیتیں۔

یہ اتنا آسان نہیں ہوتا، میرے ابو مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں، وہ آنکھیں بند کر کے مجھ پر بھروسہ کرتے ہیں۔

میں اسی لئے تو کہہ رہا ہوں۔" سہیل بولا" وہ تم سے بہت محبت کرتے ہیں وہ تمہاری بات نہیں ٹالیں گے۔

تم جانتے ہو کہ میرے ابو بہت اعلیٰ قسم کے انسان ہیں۔ میں ڈرتی ہوں کہ اگر انہیں میری بات ناگوار گزری تو وہ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے اور سہیل میں ان کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی۔

اگر تم کہو تو میں ان سے کہہ دوں ....

نہیں سہیل نہیں۔ ایسی غلطی مت کرنا۔ میں ابو کی نظروں میں گر جاؤں گی۔

تو پھر اُداس کیوں ہو۔" سہیل کے لہجہ میں بیزاری سی تھی۔"

اُداس اس لئے ہوں کہ میں تمہارے علاوہ کسی اور کا تصور بھی دل میں نہیں لا سکتی۔ میں اپنے ابو سے اور سماج سے نہیں لڑ سکتی، لیکن میں تمہارے بغیر جی بھی نہیں سکتی۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں کیا کروں اور کیا نہ کروں۔ میرے دل میں بھیانک طوفان اٹھ رہے ہیں۔

ابھی سہیل اور نشا کی بات چیت کسی نتیجہ پر نہیں پہنچی تھی کہ سرور صاحب جو سہیل کے ماموں تھے اپنی بیوی ساجدہ کے ساتھ گھر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے سہیل کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا، بولے۔ میں تو خود ملنے آتا، لیکن ذرا کچھ مصروفیت ہوگئی۔ ماشاء اللہ بڑے بڑے سے لگنے لگے ہو، خوبصورت تو تم ہو ہی۔ تم اندازہ نہیں کر سکتے کہ تم شہناز کے لئے کیا ہو۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ کس قدر خوش ہے وہ شاید اپنے سارے غم بھول گئی ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ تم ہمیشہ اپنی ماں کا سہارا بنے رہو اور تمہارے گھر خوشیاں موسلا دھار بارش کی طرح برستی رہیں اور اللہ تمہیں نظر بد سے محفوظ رکھے۔

سرور صاحب کی بیوی ساجدہ بھی سہیل کو لپٹی جا رہی تھیں اور بار بار سہیل کو پیار کرتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔ بالکل بھی نہیں بدلے، جیسے تھے ایسے ہی ہو۔

تمہارا مطلب؟ سرور نے اپنی بیوی کی طرف دیکھ کر کہا۔

میرا مطلب یہ ہے کہ دوبئی کا پانی تم پر اثر انداز نہیں ہو سکا۔ جیسے ہی گئے تھے ایسے ہی جوں کے توں واپس آگئے ہو، میں سمجھ رہی تھی کہ بہت موٹے ہو گئے ہوں گے، وہ خالہ نسیمہ کا بیٹا دوبئی سے خوب گول مٹا ہو کر واپس آیا ہے، خربوزے کی حیثیت سے گیا تھا اب تربوز بن کر لوٹا ہے۔

موٹا ہونا کوئی اچھی بات ہے کیا، سرور بولے۔ تم یہ دیکھو ماشاء اللہ سہیل کے چہرے پر کس قدر رونق ہے، اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کا احساس انسان کو کس قدر اطمینان عطا کرتا ہے۔ خود اعتمادی اس کے رنگ رنگ سے برس رہی ہے، اس وقت تمہیں دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی، انشاء اللہ بہت جلد ہم تمہیں ترقی کے اُس مقام پر دیکھیں گے جہاں اولاد کو پہنچانا ہر ماں باپ کی آرزو ہوتی ہے۔

کچھ دیر تک رسمی باتیں ہوتی رہیں، پھر سرور صاحب نے سہیل سے کہا۔ تمہاری بہن نشا کا ایک پیغام آیا ہے، میرے نزدیک وہ لڑکا ہیرا ہے۔ شاید میرے رب نے وہ دعائیں قبول کر لی ہیں جو میں نشا کے لئے کرتا رہا ہوں۔ میں چاہتا تھا کہ میں انہیں تمہارے آنے کے بعد زبان دوں۔ بیٹا شہناز مجھے بہت عزیز ہے اور تم بھی میرے لخت جگر ہی ہو، میری خواہش تھی کہ جب میں لڑکے والوں کو زبان دوں تو تم میری اس خوشی میں موجود رہو، یہ کہہ کر انہوں نے سہیل کے سامنے ایک فوٹو رکھا اور بولے۔ دیکھو لڑکا خوبصورت بھی کس قدر ہے، ہونہار تو یہ ہے ہی، اس کا نام عارف ہے، یہ لندن میں پریکٹس کر رہا ہے اور اس کی تنخواہ ایک لاکھ سے زائد ہے جو لندن کے حساب سے زیادہ نہیں ہے لیکن اس لڑکے کو ترقی کے بہت چانس ہیں، تمہیں کیسا لگا؟

بہت اچھا ہے۔" سہیل نے بادل نخواستہ جواب دیا" اور پھر یہ کہہ کر اٹھ گیا ماموں جان مجھے بازار کا کچھ کام ہے میں پھر آپ کے گھر آؤں گا اب اجازت دیں۔

ٹھیک ہے بیٹا تم جاؤ۔" سرور بولے" اور میں عارف کے گھر والوں کو مدعو جلد ہی کروں گا اور میرے "ہاں" کہنے سے پہلے کی تیاریوں میں مجھے تمہاری مدد کی ضرورت پڑے گی۔ سہیل نے کوئی جواب نہیں دیا اور وہ اپنے ماموں کے گھر سے نکل کر بازار کی طرف روانہ ہوگیا۔

اس کی والدہ نے ضروری اشیاء کی ایک لمبی لسٹ دی تھی، وہ ان اشیاء کی خریداری میں مصروف ہوگیا، لیکن دوران خریداری اس کے دل و دماغ میں بھیانک طوفان اٹھتے رہے۔ اس کے وطن لوٹنے کی خوشی ایک غم میں بدل گئی۔ ابھی تو وہ پوری طرح ہنسا بھی نہیں تھا، ابھی تو اس نے اپنی بہنوں کے ساتھ قہقہوں کا کوئی تبادلہ بھی نہیں کیا تھا، ابھی تو وہ تحفے بھی اپنے گھر والوں کو نہیں دے پایا تھا جو اس نے دلی چاہتوں کے ساتھ دوبئی کی مارکیٹ سے خریدے تھے، اسے خیال آیا کہ اس نے نشاء کے لئے بھی ایک گھڑی خریدی تھی، وہ گھڑی ابھی اس کے بریف کیس ہی میں بند تھی۔ اس گھڑی کا خیال آتے ہی اس کو اپنے ماضی کی ایک ایک بات یاد آنے لگی۔ وہ نہ جانے کب سے نشاء کو کچھ دینا چاہتا تھا لیکن اس کے حالات ایسے نہیں تھے کہ وہ نشاء کو معمولی سا بھی کوئی تحفہ دے سکے۔ خدا خدا کر کے اس کو دوبئی جا کر اپنا مستقبل سنوارنے کا موقعہ ملا اور پہلی تنخواہ ملتے ہی اس نے اپنی نشاء کے لئے ایک گھڑی خریدی۔ سب سے پہلا تحفہ اس نے تین سال پہلے اپنی نشاء کے لئے ہی خریدا۔ اس کے بعد ہر ماہ وہ کوئی نہ کوئی چیز اپنی والدہ اور اپنی بہنوں کے لئے خریدتا رہا تا کہ وطن واپس ہونے پر سب کو دے سکے۔ گھڑی جو اس نے نشاء کے لئے خریدی تھی اسے معلوم نہیں تھا کہ یہ گھڑی نشاء کے ہاتھوں میں پہنچنے سے پہلے ہی وقت آ جائے گا اور اس کی قسمت ایک بار پھر اس کو خون کے آنسو رلائے گی۔ غربت و ناداری کا غم، محرومیوں اور مجبوریوں کا غم، سسکنے اور بلکنے کا غم، والد کی وفات کا غم، ماں اور بہنوں کو چھوڑ کے جانے کا غم، وطن کی گلیوں کو الوداع کہنے کا غم، کتنے غموں سے گزر کر وہ خوشیوں کی دہلیز تک پہنچا تھا اور ابھی اس دہلیز پر کھڑے ہو کر وہ اطمینان کی ایک سانس بھی نہیں لینے پایا تھا کہ اس کی تقدیر نے پھر ایک ٹھوکر لگا دی اور اس کے خوابوں کا حسین تاج محل دھڑام سے زمین پر گر گیا ہو اس کے خوبصورت خوابوں کی تعبیر ٹوٹنے والے شیشے کی طرح کرچیاں بن کر زمین پر بکھر گئیں۔ خریداری کر کے جب وہ گھر واپس ہوا تو اس کے چہرے پر شہناز کی نظر پڑی۔

ماں اپنی اولاد کی کیفیت کا اندازہ کرنے میں کبھی غلطی نہیں کرتی۔ شہناز نے سہیل کے چہرے کو دیکھ کر اس کی روح میں مچلنے والی اُداسیوں کا مطالعہ کر لیا اور اس نے ممتا بھرے لہجہ میں پوچھا۔

بیٹا کیا ہوا؟

امی کچھ نہیں۔

اس لفظ کچھ نہیں میں، ماں کے لئے بہت کچھ تھا۔ وہ اس دبی ہوئی رنجیدگی کو تاڑ گئی جو دل کی گہرائی میں اپنے ہاتھ پر پھیلا رہی تھی۔ شہناز نے پوچھا۔

ماموں جان کے گئے تھے۔

جی، ہاں۔ وہ بہت محبت سے ملے اور اپنی بے پناہ محبت کے اظہار کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے مجھے ایک غم بھی عطا کیا۔

وہ کیا؟ شہناز نے بے قراری سے پوچھا۔

وہی غم۔ جو میرے لئے دنیا کا سب سے بڑا غم ہے، وہ غم جو ساری دنیا کی خوشیاں مل کر بھی میرے لئے وبال جان بنا رہے گا۔

سہیل بول رہا تھا اور شہناز معنی خیز نظروں سے سہیل کو تک رہی تھی۔ سہیل نے کہا۔ ماموں جان نے یہ خوش خبری مجھے سنا دی ہے کہ نشاء کے لئے کوئی پیغام آیا ہے۔ شادی کا پیغام، اس پیغام کو لے کر وہ بیحد خوش ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنی اس خوشی میں مجھے پوری طرح شامل رکھیں، انہیں کیا خبر ان کی یہ خوشی میرے لئے میری زندگی کا سب سے بڑا غم ہے۔ میں کاندھے سے کاندھا ملا کر کس طرح ان کے ساتھ خوشی کا

اظہار کرسکتا ہوں۔ امی میں مر جاؤں گا، میرا دل پھٹا جارہا ہے۔ امی میں نشاء کو دوسرے کی ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ سہیل بہت جذباتی ہوگیا اور اسی وقت سب بہنیں آکر اس کے پاس کھڑی ہوگئیں۔ گڑیا بھی بستر سے اٹھ کر اس کے پاس آگئی اور گڑیا نے کہا۔ سہیل بھیا تم کسی تشویش میں مبتلا نہ ہو، ہم ماموں جان سے بات کریں گے اور انشاء اللہ نشاء باجی کی شادی آپ ہی کے ساتھ ہوگی۔ گڑیا کا یہ جملہ سن کر سہیل نے اپنی ماں کی طرف دیکھا۔ سہیل کے افسردہ چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے شہناز نے کہا۔ میں کہہ چکی ہوں کہ موقعہ دیکھ کر میں بھائی صاحب سے بات کروں گی، لیکن مجھے لگتا ہے کہ اب کچھ ہوگا نہیں۔ کیوں کہ وہ سب سے اس رشتے کا ذکر کر کے اپنی رضامندی ظاہر کرچکے ہیں۔

امی پھر بھی، کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔" مسکان نے مشورہ دیا۔"

چلو ایک دو دن میں، میں سرور بھائی سے ملتی ہوں، لیکن میرے بچوں میں ان سے ہر اعتبار سے، بہت چھوٹی ہوں، میں کس طرح ان کے سامنے اپنی درخواست رکھوں گی، میری سمجھ میں نہیں آتا۔

ماں کا کیا یہ بات سن کر سہیل زخمی ہوئی آواز میں بولا۔ چھوڑو امی، میں صبر کرلوں گا، آپ پریشان نہ ہوں۔

نہیں بیٹا۔ میں ایک بار کسی نہ کسی طرح یہ درخواست ان سے ضرور کروں گی کہ وہ نشاء کو میری جھولی میں ڈالیں۔ آگے جو تقدیر میں لکھا ہوگا ہوجائے گا۔ ہم سب سے لڑ سکتے ہیں، لیکن تقدیر سے نہیں لڑ سکتے۔

اس کے بعد گھر کے ماحول میں کچھ نکھار آگیا اور گھر کے آنگن میں قہقہے رقص کرنے لگے۔ چاروں بہنیں سہیل کو لے کر بیٹھ گئیں اور اس سے دوبئی کے حالات وکوائف معلوم کرنے لگیں۔

سہیل بھی نمک مرچ ملا کر سوسالوں کی آپ بیتی بہنوں کو سنا رہا تھا۔ دوران گفتگو گڑیا نے پوچھا۔ قسم کھا کر بتاؤ ہم سب کو یاد کرتے تھے؟

سہیل نے کہا، ہر پل ہر لمحہ۔

اس گھر کو یاد کرتے تھے؟

ہر وقت، ہر گھڑی۔

اور ـــ اور ـــ نشاء باجی کو یاد کرتے تھے۔

نہیں۔

جھوٹ بولتے ہو۔ آپ انہیں ہم سب سے بھی زیادہ یاد کرتے تھے، ایک دن نشاء باجی ہمارے گھر آئی ہوئی تھیں اور انہیں اتنی ہچکیاں آرہی تھیں کہ بس اللہ کی پناہ۔

میں نے کہا کہ سہیل بھیا کا نام لے لو۔ ہچکیاں بند ہوجائیں گی، وہ دوبئی میں تمہیں یاد کررہے ہوں گے، انہوں نے ہمارے اصرار پر بھیا آپ کا نام لیا اور خدا کی قسم ہچکیاں اسی وقت بند ہوگئیں۔

تم کیسی کیسی بے وقوفی کی باتیں کرتی ہو، کوئی سمجھ دار آدمی ان باتوں کو نہیں مانتا۔

آپ تو ہر بات میں یہی کہہ دیتے ہیں۔" مسکان بولی" سہیل بھیا یہ باتیں دنیا کے تجربات ہیں اور تجربات کا انکار کرنا دانش مندی نہیں کہلاتا۔

اب بحث مت شروع کرنا۔" شہناز نے آکر کہا" جو تم کہتی ہو وہ بھی صحیح اور جو یہ کہتا ہے وہ بھی صحیح۔ ہاں اس بات کی تصدیق میں کرتی ہوں کہ یہ تمہاری طرح نشاء کو بھی ضرور یاد کرتا ہوگا۔ وہ اس کی بہن بھی تو ہے۔ شہناز نے بات کا پردہ رکھتے ہوئے بات بنائی۔

شام تک گھر کی فضا خوشگوار رہی۔ سہیل نے سب کے تحفے بھی دیدیئے اور اپنی رقم اپنی ماں کی خدمت میں پیش کی اور خاندان والوں کے لئے جو وہ نذرانے لے کر آیا تھا۔ سب ماں کے حوالے کردیئے۔ جو گھڑی وہ نشاء کے لئے لایا تھا وہ بھی اس نے اپنی ماں کو دے دی، یہ کہہ کر کہ تم نشاء کو دے دینا، اس کا دل کافی حد تک ٹوٹ چکا تھا اور اس کو کافی حد تک یہ یقین ہوگیا تھا کہ نشاء اس کی شریک حیات نہیں بن سکتی۔ شام کو اس کے ماموں گھر آئے اور انہوں نے اپنی بہن شہناز سے کہا کہ کل کو آپ سب لوگ میرے ہی گھر کھانا کھائیں۔ سہیل کے آنے کی خوشی میں، میں نے ایک چھوٹی سی تقریب رکھی ہے۔

سرور صاحب بہت خوش نظر آرہے تھے، انہوں نے سہیل کو گلے لگا کر ایک بار پھر پیار کیا اور اپنی بہن سے مخاطب ہو کر بولے۔ ہمارا یہ بیٹا کتنا کڑیل جوانی رکھتا ہے کہ جیسے پنجاب میں پلا بڑا ہو۔ اللہ اس کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔ اس کے بعد وہ سہیل کی بہنوں کی طرف مخاطب ہو کر بولے، بچیوں اس کی نظر اتار دینا۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں اسے میری نظر نہ لگ جائے۔

شہناز خوشی سے پھولے نہیں سمارہی تھی، وہ اپنے بڑے بھائی سے بہت محبت کرتی تھی اور سہیل تو اس کی زندگی تھا۔ اپنے بیٹے پر جب اس نے اپنے بھائی کو نچھاور ہوتے دیکھا تو اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں رہی۔ شوہر کی وفات کے بعد وہ آخری حد تک ٹوٹ چکی تھی۔ شوہر کی جدائی کا غم اسے پنپنے نہیں دیتا تھا، لیکن سرور کی عنایتوں نے اسے سنبھالے رکھا اور وہ اپنے بچوں کی کفالت کرنے میں کامیاب رہی۔ خاندان بھر میں بس سرور صاحب اور ان کی بیوی ہی اس کے اور اس کے بچوں کے ہمدرد تھے، ان کے سوا رشتے داروں میں کوئی ایسا نہیں تھا جس نے اس پر اور اس کے بچوں پر مشق ستم نہ کیا ہو۔ رشتے داروں نے ہر طرح ستایا اور ہر طرح رُلانے کی کوشش کی۔ سہیل کے واپس ہونے پر شہناز کو یہ احساس ہوا کہ وہ زندہ ہے اور اسے اپنے بچوں کے لئے ابھی زندہ رہنا ہے۔ سرور صاحب کی خوش کلامی نے شہناز کی رگوں میں ایک نئی حرارت پیدا کردی اور اس کو یہ احساس ہوا کہ خوش حالیاں اس کے دروازے پر دستک دے رہی ہیں۔

سرور صاحب چلے گئے تو مسکان نے کہا۔ امی ایسا لگتا ہے کہ اگر آپ نے نشاء باجی کا ہاتھ مانگ لیا تو ماموں جان منع نہیں کریں گے۔ ماموں جان تو سہیل بھیا پر فدا ہوئے جارہے ہیں۔

بھائی صاحب مجھ سے اور تم سب سے محبت تو بہت کرتے ہیں، لیکن سماجی اعتبار سے ہماری اور ان کی کوئی برابری نہیں ہے، ہم زمین ہیں اور وہ آسمان۔ شہناز کی بات میں سچائی تھی۔

لیکن ہم اپنے ماموں کے بارے میں یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اس رشتے کو غربت اور مال داری کے نقطۂ نظر سے نہیں دیکھیں گے۔ "مسکان بولی۔"

امی آپ ہمت کر کے ماموں جان سے بات تو کریں۔" دلنواز نے کہا۔" ماموں جان، جس طرح سہیل بھیا پر فدا ہورہے ہیں اس سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ انکار نہیں کریں گے۔ وہ ایک اچھے انسان ہیں اور اچھے انسان کسی کو محض غریب ہونے کی بنا پر نظر انداز نہیں کرتے۔

اور ہمارے بھائی میں کیا کمی ہے۔" مرشی بولی" ایسا خوبصورت بھائی تو کسی کا بھی نہیں ہوسکتا۔

پھر نشاء سہیل بھیا سے محبت کرتی ہے۔" مسکان نے کہا" اگر یہ بات کسی طرح ماموں جان کو معلوم پڑ گئی تو ہرگز ہرگز انکار نہیں کرسکتے، وہ نشاء سے بہت محبت کرتے ہیں اور نشاء کے لئے کچھ بھی کرسکتے ہیں۔

سہیل اس وقت بالکل چپ رہا، وہ سب کی باتیں سنتا رہا۔ شہناز سہیل کی خاموشی سے متاثر ہو کر بولی۔ مجھے اپنے بیٹے کی خوشیاں عزیز ہیں، اس کی خوشی کے لئے میں اپنے اندر ہمت پیدا کروں گی، میں کیا کروں ان کی بے پناہ چاہتوں کے باوجود ان کا رعب مجھ پر غالب رہتا ہے۔ میں انہیں اپنا بھائی نہیں اپنا باپ مانتی ہوں، ان کے سامنے میں اپنی زبان نہیں کھول پاتی، پھر بھی میں کوشش کروں گی کہ اپنی درخواست ان کے سامنے رکھ سکوں۔

اگلے دن جب سہیل اور اس کے گھر والے سرور صاحب کے گھر پہنچے تو بہت پرتپاک انداز سے ان کا خیر مقدم ہوا۔ سہیل کی ممانی ساجدہ بھی بہت خوش نظر آرہی تھیں اور بات بات پر خوش اخلاقی کا مظاہرہ کررہی تھیں۔ سرور صاحب اپنے کمرے میں تھے۔ شہناز ڈرتے ڈرتے ان کے کمرے میں پہنچ گئیں۔ شہناز نے اپنے بیٹے کی خاطر اپنے اندر ہمت پیدا کرلی تھی، انہوں نے یہ تہیہ کرلیا تھا کہ آج وہ اپنے بھائی کی خدمت میں ایک درخواست پیش کردیں گی۔ وہ سرور صاحب کے کمرے میں داخل ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ وہ موبائل پر کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھے اور ان کا موڈ بے حد خوش گوار تھا۔ انہوں نے اشارے سے شہناز سے بیٹھنے کے لئے کہا۔ شہناز کرسی پر بیٹھ گئیں۔

شہناز نے سنا سرور صاحب کسی سے کہہ رہے تھے، ہم رسومات کے قائل نہیں ہیں۔ ہمارے یہاں اصل چیز زبان ہی ہوتی ہے۔ میں نے آپ کو زبان دیدی ہے، آپ مطمئن رہیں میری بیٹی آپ کی ہوچکی ہے اور آپ یقین رکھیں کہ میں خاندانی مخالفتوں سے متاثر ہونے والا نہیں ہوں، پھر بھی اگر رسومات چاہتے ہیں تو مجھے اپنے بھانجے کا انتظار تھا، وہ دوبئی سے آچکا ہے، میری خواہش تھی کہ میں اس کی موجودگی میں اس رشتے کی تقریب کروں۔ میں عنقریب آپ کو تاریخ سے آگاہ کروں گا، آپ رسومات ادا کر کے اپنے ارمان پورے کرلیجئے۔

شہناز نے اپنے کانوں سے یہ سب کچھ سن لیا، اس کے دل کے ارمان اس کے دل ہی میں گھٹ کر رہ گئے، وہ کچھ بھی کہنے کی ہمت نہ کرسکی۔ فون سے فارغ ہو کر سرور صاحب نے پوچھا۔ بولو شہناز کیا بات

تھی؟ میرے لائق کوئی خدمت؟

نہیں بھائی صاحب۔ ”شہناز بولی“ ایسے ہی آپ کے کمرے میں آگئی تھی۔

کمرے سے باہر سہیل اور اس کی بہنیں اس خوش فہمی میں مبتلا تھے کہ امی ماموں جان سے بات کر رہی ہیں اور وہ اپنے بھائی کو منانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔

دونوں بہن بھائی ایک ساتھ کمرے سے باہر آئے تو دونوں کے موڈ بہترین لگ رہے تھے جو سب کے لئے ایک خوش آئند بات تھی۔ دلنواز نے اپنی ماں سے اشاروں ہی اشاروں میں کچھ پوچھا اور شہناز نے نفی میں گردن ہلا دی۔ مطلب واضح تھا کہ بات نہیں ہو سکی۔ سہیل پھر اُداسیوں میں ڈوب گیا، لیکن سرور صاحب نے سہیل کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔ آؤ میں تمہیں وہ فیکٹری دکھا کر لاؤں جو میرا برسوں کا خواب تھا جواب پورا ہونے جا رہا ہے، وہ سیمنٹ بنانے کی ایک فیکٹری کھولنے جا رہے تھے۔ سہیل ان کے ساتھ چلا گیا، ان دونوں کے جانے کے بعد شہناز نے اپنی بیٹیوں سے یہ بتا دیا کہ کہ اس کے بھائی لڑکے والوں کو زبان دے چکے ہیں اور جب وہ زبان دے چکے ہیں تو پھر ان سے اب کہنا سننا بے سود ہے اور اب صبر کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں ہے۔

پھر سہیل بھیا کا کیا ہوگا؟“ مسکان نے کہا۔“

اس کو یہ یقین کرنا پڑے گا کہ اس کی محبت مرگئی ہے اور اس کی محبت کا جنازہ جس دن گھر سے اٹھے گا، بے شک وہ روئے گا بھی اور بلبلائے گا بھی۔ جس طرح اپنے ابو کے جنازے کو دیکھ کر وہ رویا بھی تھا اور بلبلایا بھی تھا، لیکن پھر بالآخر اسے صبر آ ہی گیا تھا اور ایک دن لاشۂ محبت دفن ہونے کے بعد اسے بالآخر پھر صبر آجائے گا، یہ کہتے ہوئے شہناز جذباتی ہوگئی اور اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے، اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

میری بیٹیوں۔ چمن میں خزائیں بھی آتی ہیں وقتی طور پر پیڑوں کے پتے زرد ہو جاتے ہیں، پھول مرجھا جاتے ہیں اور کچھ کلیاں کھلنے سے پہلے ہی دم توڑ دیتی ہیں، لیکن چمن کا وجود ختم نہیں ہو جاتا، وہ پھر بھی باقی رہتا ہے اور پھر وہاں بہار آنے پر پھر پورے ہرے بھرے ہو جاتے ہیں، پھر پھول کھلنے اور مہکنے لگتے ہیں۔ یہی دنیا کا دستور ہے، کبھی خوشی کبھی غم، کبھی سایہ کبھی دھوپ۔

ہم سہیل کو سمجھا لیں گے، ایک دن سہیل نشاء کو بھول جائے گا، ایک دن اسے صبر آ ہی جائے گا میں اپنے بیٹے کی شادی نشاء سے بھی زیادہ اچھی لڑکی سے کروں گی۔

ابھی شہناز کی بات بھی پوری نہیں ہونے پائی تھی کہ نشاء کھل کھلاتی ہوئی ان کے پاس پہنچی اور اس نے کہا۔ پھوپھی جان! یہیں، پنچایت کرتی رہیں گی، اندر کمرے میں چلئے سب آپ کا انتظار کر رہے ہیں، انہوں نے نشاء کو دیکھا۔ تو ان کے دل میں ایک ہوک سی اٹھی۔ نشاء کے چہرے میں انہیں سہیل کا چہرہ دکھائی دیا، انہیں خیال آیا کہ یہ محبت کتنوں کو بساتی ہے اور کتنوں کو اُجاڑتی ہے، انہوں نے بے اختیار نشاء کو چوم لیا اور کہنے لگیں۔ آج تم بہت اچھی لگ رہی ہو۔ آج مجھے پہلی بار یہ احساس ہوا کہ صرف تم ہی میری بہو بننے کے قابل ہو۔

پھوپھی جان۔ ”نشاء بولی“ پھر دیر کس بات کی ہے، میں نے تو ہوش سنبھالتے ہی سہیل کے سپنے دیکھے ہیں، آخر میری دعائیں اپنا اثر دکھائیں گی۔

بات کچھ آگے بڑھتی لیکن اسی وقت ساجدہ نے آکر شہناز کا ہاتھ پکڑا اور کمرے میں لے جاتے ہوئے بولی۔ شہناز تمہاری کمی سب کو محسوس ہو رہی ہے۔ چلو اندر چلو، ان بچوں سے گپ شپ بعد میں کر لینا، پہلے مہمانوں سے مل لو، بے چینی سے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ شہناز کمرے میں چلی گئی اور اس کے گھنٹوں تک اس کے اور نشاء کے درمیان میں فاصلہ رہا۔ کھانے کے بعد اچانک سرور صاحب نے اپنے بھی مہمانوں کو یہ خوش خبری سنائی کہ بہت جلد وہ نشاء کی منگنی پکی کرنے والے ہیں اور انہوں نے لڑکے والوں کو اس رسم کی ادائیگی کے لئے ۱۵ دن کے بعد کی تاریخ دیدی ہے۔ مبارک ہو مبارک ہو کی صدائیں ہر زبان سے بلند ہونے لگیں، سبھی کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھر گئیں، محفل پہلے سے بھی زیادہ زعفرانی ہوگئی، لیکن اس وقت کچھ چہرے ایسے بھی تھے جن پر افسردگی کی دھوپ بکھر گئی، جن پر ظلمتوں نے اپنا ڈیرہ جمالیا۔ سہیل پر تو جیسے قیامت ٹوٹ پڑی، اس کی جنوں کے لبوں کی مسکراہٹیں بھی ایک لخت غائب ہوگئیں اور شہناز تو ایسی ہوگئی کہ اگر کاٹو تو اس کے جسم میں

جیسے خون کا نام ونشان تک نہیں، انسان کی اولاد پر جب کوئی غم ٹوٹتا ہے تو اس کو اپنے سارے غم بہت ہلکے سے محسوس ہونے لگتے ہیں، اس کے شوہر کی جدائی کا غم ہمالیہ پہاڑ کی طرح تھا، لیکن آج سہیل کے غم کے سامنے وہ اسے ایک ذرہ سا محسوس ہو رہا تھا۔ شہناز سوچ رہی تھی اسے اور ہی غم مل جاتے وہ ہنسی خوشی سہہ لیتی لیکن اس کا بیٹا اس غم سے محفوظ ہو جاتا، اس کو اس کا پیار مل جاتا تو وہ اپنے ہر غم کو بھول جاتی اور نت نئے غموں کے لئے وہ خود کو تیار کر لیتی۔ آج شہناز کو ایک بار پھر یہ بات یاد آئی کہ وہ بدنصیب ہے اور بدنصیبوں کو یا تو خوشیاں ملتی ہی نہیں اور اگر خوشیاں حسن اتفاق سے مل جاتی ہیں تو پھر راس آتی نہیں۔ یہ سوچتے ہی اس کی نظر سہیل کی طرف اٹھیں جو ٹھہرے ہوئے سمندر کی طرح خاموش تھا۔ وہ اس سوکھے ہوئے گلاب کی طرح لگ رہا تھا جو رنگ وروپ کے ساتھ ساتھ اپنی مہک بھی کھو بیٹھا ہے۔ شہناز نے سہیل کو ایک طرف لے جاتے ہوئے کہا۔ کیا ہوا بیٹا؟

کچھ نہیں، امی کچھ بھی تو نہیں، آپ پریشان نہ ہوں، میں ٹھیک ہوں۔ سہیل ہنس رہا تھا، لیکن اس کی آنکھیں نمناک تھیں اور اس کی روح کی وادیوں میں ایک سناٹا بکھرا ہوا تھا، وہ غم گیر لب ولہجہ میں بول رہا تھا۔ امی اس دنیا میں میرے لئے تم ہی سب کچھ ہو، تم میرے ساتھ ہو تو مجھے کسی نشاء کی ضرورت نہیں، تم میرے لئے اُس درخت کی مانند ہو جو انسان کو پھل بھی دیتا ہے اور سایہ بھی اور جب تک مجھے یہ سایہ میسر ہے مجھے کسی چاندنی اور کسی ٹھنڈک کی خواہش نہیں، لیکن .... اس کے بعد اس کی آواز نے اس کا ساتھ نہیں دیا، وہ بلک بلک کر رونے لگا۔ اور بے قابو سا ہو گیا۔

نہیں بیٹا نہیں، ایسا مت کرو، خود کو سنبھالو۔ میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں ایک بار تمہارے ماموں سے ضرور بات کروں گی۔ بے شک بھائی جان ایک ہمالیہ پہاڑ کی طرح ہیں، لیکن تمہاری خاطر میں بھی ان کے سامنے ایک چٹان بن کر کھڑی ہو جاؤں گی۔ میں ساجدہ بھابھی کے قدموں میں اپنا سر رکھ دوں گی۔ سہیل تم اپنے آنسو پی لو، اگر میرے صبر وضبط کا دریا چھلک گیا تو تم سب اس دریا کی روانی میں ایک تنکے کی طرح بہہ جاؤ گے۔ خدا کے لئے اور اپنی اس زخمی ماں کے لئے اپنے آنسو پونچھ لو۔ میں آج ہی بھائی جان سے بات کرتی ہوں۔

اور شام کو سرور صاحب کے گھر سے رخصت ہوتے وقت شہناز نے اپنے بھائی کے سامنے اپنی درخواست رکھ دی، وہ ایک فقیر کی طرح سرور صاحب کے سامنے اپنی جھولی پھیلا کر کھڑی ہوگئی، جس وقت وہ جھولی پھیلا رہی تھی اس وقت سہیل اور نشاء بھی پاس ہی میں کھڑے تھے اور سرور صاحب اپنی بہن شہناز کو معنی خیز نظروں سے دیکھ رہے تھے، وہ باوقار انسان تھے اور اس وقت ان کا وقار اور ان کی بردباری اور زیادہ گہری ہوگئی تھی۔ شہناز نے اپنے لخت جگر کی خاطر اپنی جھولی تو پھیلا دی، لیکن اس وقت اس کا ذرہ ذرہ اس کا نپ رہا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس کا بھائی اس سے دیوانہ وار محبت کرتا ہے اور اس کی اولاد کو بھی دل کی گہرائیوں سے چاہتا ہے۔ سرور صاحب نے اپنے حسن عمل سے بار بار یہ ثابت کیا تھا کہ رشتے کسے کہتے ہیں اور رشتے داروں کا اصل مفہوم کیا ہے، اس نے باپ کے مرنے کے بعد شہناز کے بچوں پر دست شفقت رکھ کر یہ ثابت کیا تھا میں ان بچوں کا باپ ہوں اور میرے ہوتے ہوئے ان پر کوئی آنچ آنے والی نہیں ہے۔ دوبئی جاتے وقت بھی سہیل کی مالی مدد صرف سرور صاحب ہی نے کی تھی، باقی دوسرے رشتے داروں نے تو طنز وملامت کے پتھر اُچھالنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا تھا۔ سرور صاحب شہناز کو گھور رہے تھے اور شہناز یہ سمجھ رہی تھی کہ اس کے بھائی کی للکار پورے صحن میں گونجیں گی وہ کہیں گے۔

شہناز تم نے یہ کیسے سوچ لیا کہ میری بیٹی تمہاری بہو بن سکتی ہے، تم زمین ہو اور میں آسمان ہوں اور زمین وآسمان کبھی ایک دوسرے سے گلے نہیں لگ سکتے، کہاں میں اور کہاں تم، غربت ومالداری کا فاصلہ جو صدیوں پہلے بھی تھا وہ آج بھی ہے۔ شہناز ہم تمہاری مدد کر سکتے ہیں، تمہارے بچوں پر دست شفقت رکھ سکتے ہیں، لیکن تمہیں اپنی بیٹی نہیں دے سکتے۔

یہ الفاظ شہناز کے کانوں میں گونج رہے تھے اور اس کے کان یہ باتیں سننے کا انتظار کر رہے تھے، پورے گھر میں ایک سناٹا بکھرا ہوا تھا اس روح فرسا سناٹے کو سرور صاحب کی پروقار آواز نے توڑ ڈالا۔ انہوں نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ کہا۔

شہناز تم نے بہت بڑی غلطی کی اور اس غلطی کا خمیازہ تمہیں ہی بھگتنا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں سہیل کو دل کی گہرائیوں سے چاہتا

تھا اور میں اس بات کا خواہش مند تھا کہ سہیل میرا داماد بنے، میں نشاء کا باپ تھا اور میں اپنی زبان سے اس خواہش کا اظہار نہیں کرسکتا تھا۔ میں انتظار کرتا رہا کہ تم نشاء کا ہاتھ مجھ سے مانگو۔ اگر تم نشاء کا ہاتھ مانگ لیتیں تو میں ایک پل ضائع بغیر نشاء کو تمہارے حوالے کردیتا۔ مجھے افسوس ہے کہ تم میرے بارے میں غلط فہمی کا شکار رہیں، تم یہ سمجھتی رہیں کہ میں مالداری کے زعم میں تمہاری درخواست کو ٹھکرادوں گا، جب کہ میں تم سے جنون کی حد تک محبت کرتا ہوں اپنے عمل سے اس کا ثبوت بار بار پیش کرتا رہا ہوں، اس کے باوجود اپنی آرزو کا اظہار کرتے ہوئے تم ہچکچاتی رہیں اور میں غیرت وخودداری کی وجہ سے پیش قدمی نہ کرسکا اور اب وقت گزر چکا ہے میں نے لڑکے والوں کو زبان دیدی ہے اور ان سے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اب مشرق سے نکلنے والا سورج مغرب سے تو نکل سکتا ہے لیکن جب میں نے ہاں کردی تو دنیا کی کوئی طاقت اس ہاں کو نا میں نہیں بدل سکتی۔

یہ سن کر ساجدہ نے کچھ کہنا چاہا، لیکن سرور صاحب نے اپنی انگلی اپنے ہونٹوں پر رکھ کر سخت لب ولہجہ میں کہا۔ چپ رہو، میں سماج میں اپنی ناک نہیں کٹوا سکتا۔ دنیا جانتی ہے کہ میرے قول وفعل میں تضاد نہیں ہوتا، میں اپنے جذبات کا خون کردیتا ہوں، اپنی تمناؤں کا قتل کردیتا ہوں، لیکن اپنے وعدوں سے اِدھر اُدھر نہیں ہوتا۔ ہاں صرف ایک صورت ہے میں خودکشی کرلوں، پھر نہ میں رہوں گا نہ میرا قول۔ تم لوگ پھر کچھ بھی کرنا مگر اپنے جیتے جی میں اس رشتے کا جواب نہیں دے سکتا۔ سرور صاحب اتنا کہہ کر خاموش ہوگئے، ہر طرف پھر سناٹا بکھر گیا۔ سرور صاحب اپنا آخری فیصلہ سنا کر اپنے کمرے میں داخل ہوگئے۔

سہیل نے اپنی ماں کو اس طرح دیکھا جیسے وہ یہ کہہ رہا ہو، میرے ارمانوں کی قاتل تم ہو، اگر تم نے ماموں جان سے پہلے ہی کہہ دیا ہوتا تو میری محبت کی بیل منڈھے چڑھ گئی ہوتی۔ شہناز بھی چپ کھڑی تھی اس کی زبان گنگ ہوگئی تھی وہ اپنے اُداس بیٹے کو اس طرح دیکھ رہی تھی جیسے اس سے یہ فریاد کررہی ہو کہ مجھے معاف کردو، تمہارے باپ کی ناگہانی موت اور رشتے داروں کے ظالمانہ سلوک نے مجھے احساس کمتری میں مبتلا کردیا تھا اور میں کسی بھی خوشی کی طرف ہاتھ بڑھانے کے لئے لرزتی تھی اور اسی لئے میں اپنے اس بھائی سے بھی کچھ نہ کہہ سکی جو میری خوشی کے لئے کچھ بھی کرسکتا تھا۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۴۰

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ (د)

مختار بدری

نماز جنازہ کی دعا (بڑی میت کے لئے)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا ط اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ. (مشکوٰۃ، ص،۱۴٦)

اے اللہ ہمارے زندوں اور ہمارے مردوں اور ہمارے حاضر اور ہمارے غائبوں اور ہمارے چھوٹوں اور ہمارے بڑوں اور ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے تو وفات دے تو ایمان پر وفات دے۔ (ترمذی جلد اول ص،۱۹۸)

نماز جنازہ کی دعا (نابالغ لڑکے کے لئے)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا. (تعلیم الاسلام، ص،٦۳، جلد،۳)

اے اللہ اس بچے کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والا بنا اور اس کی جدائی کی مصیبت ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہمارے لئے شفاعت کرنے والا اور شفاعت قبول کیا گیا بنا۔

نماز جنازہ کی دعا (نابالغ لڑکی کے لئے)

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً. (تعلیم الاسلام، ص،٦۳، جلد،۳)

اے اللہ اس بچی کو ہماری نجات کے لئے آگے جانے والی بنا اور اس کی جدائی کی مصیبت کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ بنا اور اس کو ہماری شفاعت کرنے والی اور شفاعت قبول کی گئی بنا۔

ثناء

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ. (مشکوٰۃ، ص،۷۸، ترمذی، ابوداؤد)

اے اللہ ہم تیری پاکی کا اقرار کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی برتر ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

روزے کی نیت

اَللّٰھُمَّ اَصُوْمُ غَدًا لَکَ فَاغْفِرْلِیْ مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ.

اے اللہ تیرے لئے کل روزہ رکھتا ہوں بس بخش دے میرے اگلے پچھلے گناہ۔

افطار کی نیت

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ. (اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے میں نے روزہ کھولا ہے)

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰۃُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ.

تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سلام ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا

ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(مشکوٰۃ، بخاری، ج دوم، ص، ۹۳۷)

درود ابراہیم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی آل پر جیسے کہ رحمت فرمائی تونے ابراہیم پر، ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر، جیسے کہ برکت نازل فرمائی تونے ابراہیم پر، ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کے لائق بڑی بزرگی والا ہے۔

درود ابراہیم کے بعد کی دعائے ماثورہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (بخاری، ج، ص، ۹۳۶)

اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت بہت ظلم کیا اور سوائے تیرے اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔ پس اپنی طرف سے خاص بخشش کے ذریعہ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرمادے۔ بے شک تو ہی بخشنے والا اور نہایت رحم والا ہے۔

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِیْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

اے اللہ ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں اور تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہتر تعریف کرتے ہیں، تیرا شکر بجالاتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کردیتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں اس کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیرے لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری جانب دوڑتے ہیں اور جھپٹتے ہیں اور تیری ہی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور تیرے ہی عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

سلام پھیرنے کے بعد پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے تو بڑا برکت والا ہے۔ اے بزرگی اور بخشش کرنے والے۔

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

اے اللہ! میری مدد فرما، اپنی یاد اور اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت پر۔ (ابوداؤد، مشکوٰۃ، ص، ۸۸)

دعویٰ

کسی قانونی مقدمہ میں داد خواہ ہونا، تقاضہ کرنا، استحقاق جتانا، جیسے کوئی کام مومن کرتا ہے یا وعظ و نصیحت بیان کرتا ہے تو اس کو چاہئے کہ آخر میں یہ کہے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور ہمارا آخری دعویٰ ہے کہ تمام تعریف اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔

دعوۃ

دعا، پکار، اگرچہ کہ مسلمانوں میں سحر، جادو، منتر، کہانت وغیرہ منع ہیں، پھر بھی اسمائے خداوندی سے نیک عمل کرنے کا طریقہ رائج ہے۔ اس سلسلے میں ہندوستان میں شیخ ابوالمدید کی لکھی ہوئی کتاب جواہر الخمسہ بہت مشہور ہے جو ۹۵۶ھ میں لکھی گئی۔ لوگوں میں دوستی یا دشمنی ڈالنے، بیماری سے شفاء یا موت کے لئے جسمانی خواہشات اور روحانی آرزوؤں کی تکمیل کے لئے مقدمات میں فتح یا شکست کے لئے اس کتاب میں بہت سے طریقے لکھے گئے ہیں۔

(۲) اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو کھانے کی دعوت دے تو اس کو قبول کرنا سنت ہے۔ اس سلسلے میں کئی حدیثیں مروی ہیں۔

(۱) قیدی کی مدد کرو اس کو رہائی دلواؤ، دعوت دینے والے کی دعوت

قبول کرو، بیمار کی عیادت کرو (۲) جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔ (بخاری و مسلم) (۳) جب تم میں سے کوئی شخص کھانے پر بلایا جائے تو اس کو قبول کرنا چاہئے۔ اگر وہ روزے سے نہ ہو تو کھانے میں شرکت کرے ورنہ دعوت دینے والے کے لئے دعا کرے۔ (مسلم نسائی) مگر کسی دعوت میں کسی گناہ کا کام ہو رہا ہو تو اس میں شرکت جائز نہیں۔ حضرت عمرؓ راوی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے، جس پر شراب کا دور چل رہا ہو۔ (احمد، ترمذی)

اگر کوئی کسی کے گھر دعوت میں جائے تو بلا طلب یا میزبان کی اجازت کے بغیر دوسرے شخص کو اپنے ساتھ نہ لے جائے، جس کی دعوت کرے اس کو یہ طریق دعوت نقد دینا یا کچا کھانا بھیج دینا یا اپنے گھر سے کھانا پکا کر بھیجنا یا اپنے گھر میں بلا کر کھلانا یہ چاروں صورتیں درست ہیں۔

دکھاوا

اللہ تعالیٰ کو دکھاوا بالکل پسند نہیں، وہ ان لوگوں کو بھی ناپسند کرتا ہے جو صرف لوگوں کی داد پانے کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں وہ اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لئے نہیں بلکہ دنیاوی نام و نمود اور شہرت کے لئے مال خرچ کرتے ہیں۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِیْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ.

مومنو! اپنے صدقات احسان رکھنے اور ایذا دینے سے اس شخص کی طرح برباد نہ کر دینا جو لوگوں میں دکھاوے کے لئے مال خرچ کرتا ہے اور خدا اور روز آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ (۲:۲۶۴)

دلدل: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی گھوڑی کا نام جو انہوں نے حضرت علیؓ کو بخش دی تھی۔

دلیل: بحث، برہان، ثبوت، دلیل برہانی قائل کرنے والی بحث کو اور دلیل قطعی فیصلہ کن ثبوت کو کہتے ہیں۔

دنیا

نزدیک تر، ذلیل تر، دنیا کو دنیا اسی لئے کہتے ہیں کہ وہ آخرت کے مقابلہ میں نزدیک بھی ہے اور بے حقیقت بھی۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے شانے کو پکڑ کر فرمایا کہ تو دنیا میں اس طرح رہ گویا تو بے وطن ہے، بلکہ ایسا ہو جا کہ تو راستہ میں چلنے والا مسافر ہے۔ (بخاری)

سہیلؓ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کام سے آگاہ کیجئے اگر میں وہ کروں تو اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں، فرمایا: دنیا سے بے رغبتی اختیار کر تو اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور لوگوں کے مال و دولت کی خواہش نہ کر، لوگ بھی تجھے پسند کریں گے۔ (ابن ماجہ)

بنو بزر کے بھائی حضرت مستوردؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کچھ بھی نہیں مگر اس قدر کہ تم سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈالے (اور نکال لے) اس کے بعد دیکھے انگلی میں کیا لگا ہے (کچھ بھی نہیں) (ترمذی)

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا.

اور ان سے دنیا کی زندگی کی مثال بھی بیان کردو، وہ ایسی ہے جیسے پانی، ہم نے آسمان سے برسایا تو اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی مل گئی، پھر وہ چورا چورا ہوگئی کہ ہوائیں اسے اڑاتی پھرتی ہیں اور خدا تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ (۱۸:۴۵)

اسلام میں دین اور دنیا الگ الگ چیزیں نہیں ہیں۔ اسلام نے کبھی اس بات کو بھی پسند نہیں کیا کہ مسلمان دنیا سے الگ تھلگ زندگی بسر کریں، بلکہ وہ چاہتا ہے کہ دنیا میں رہ کر ایسے کام کریں جن کا بدلہ انہیں دوسری دنیا میں ملے گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "دنیا آخرت کی کھیتی ہے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی ہے اور تم آخرت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔"

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہم کو دوزخ کی آگ سے بچا۔ (۲:۲۰۱)

☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۲۹

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1084	حافظ ذاکر بیگ نقشبندی	دیداسلائی گاؤں، تحصیل کھاکنار، برہانپور، ایم پی	T/1132/14
1085	محمد حنیف	گاؤں بھینسہ خورد، تحصیل ٹوڈابھیم، ضلع کرولی، راجستھان	T/1133/14
1086	آثار محمد ابراہیم رشادی	خواجہ غریب نگر، نزد چیچو کالونی، ویلگوڑے، کرنول، اے پی	T/1134/14
1087	(مدرس) حافظ شہزاد خان	اردو محلہ، اسٹیشن روڈ، اناوہ، یوپی	T/1135/14
1088	سید انعام اللہ حسینی	تاملی اسٹریٹ، میل وشارم، ضلع ویلور، تمل ناڈو	T/1136/14
1089	عبدالہادی	انصار نگر، ابراہیم پور، پوسٹ ڈنو کائی تران، اعظم گڑھ، یوپی	T/1137/14
1090	افتخار شیخ	تاج ٹیلی کام، آر ایم ڈی سیکنڈ اسٹیج بوپ سندرا، بنگلور، کرناٹک	T/1138/14
1091	محمد صلاح الدین ایوبی قاسمی	ساتواں کراس، بیلانہ گارڈن، فرسٹ اسٹیج، سکایہ پورم، بنگلور، کرناٹک	T/1139/14
1092	محمد عزیز الرحمٰن شریف	سترہواں کراس، منگناپلیہ، بنگلور، کرناٹک	T/1:40/14
1093	محمد عبدالرحمٰن شریف	سترہواں کراس، منگناپلیہ، بنگلور، کرناٹک	T/1141/14
1094	حافظ وقاری محمد شہزاد	کوک برن روڈ، بنگلور، کرناٹک	T/1142/14
1095	شاکر احمد توحید	گلی قطب شاہ کالونی، ٹولی چوکی، حیدرآباد، تلنگانہ	T/1143/14
1096	سید رحمت اللہ حسینی مغربی	رنگ روڈ، نزد ریڈیو کیندر، مدینہ نگر، بیجاپور، کرناٹک	T/1144/14
1097	محمد عاطف اقبال	نزد الامین کالج، بھمنی روڈ، گولا خانہ، بیدر، کرناٹک	T/1145/14
1098	محمد صابر	گاؤں کنوجہ، مرادنگر، غازی آباد، یوپی	T/1146/14
1099	محمد ارشد	نہروالی مسجد، چوکڑا روڈ، چرتھاول، مظفرنگر، یوپی	T/1147/14
1100	ابرار احمد	گاؤں ترلوکاوالا، پوسٹ جھلا، نگینہ، ضلع بجنور، یوپی	T/1148/14
1101	اعجاز احمد عرف جن	خرسولی باغ محلہ، تحصیل شاہ آباد، ضلع ہردوئی، یوپی	T/1149/14
1102	محمد انوار الحق عرف چھوٹو	اسونی، گاؤں دیورائے، ضلع سیوان، بہار	T/1150/14
1103	حبیب اللہ شیخ	بوناسمل، پوسٹ مٹن، ضلع اننت ناگ، کشمیر	T/1151/14
1104	ریاض احمد وانی	موران، ضلع پلوامہ، کشمیر	T/1152/14
1105	طارق احمد پرے	منگلینہ، ضلع پلوامہ، کشمیر	T/1153/14
1106	عبدالقیوم ٹھوکر	شیخ پارے، پلوامہ، تحصیل دسورا، کشمیر	T/1154/14

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1107	غلام محمد شیخ	مکتبہ مسلم، اوانڈ فائر اسٹیشن چوک، پلوامہ، کشمیر	T/1155/14
1108	محمد احسن بٹ	ڈراب گام (پائین) پوسٹ ہول ڈراب گام، ضلع پلوامہ، کشمیر	T/1156/14
1109	غلام نبی کمار	ڈراب گام، ضلع پلوامہ، کشمیر	T/1157/14
1110	قاری گلزار احمد وانی	مڈوا، تحصیل بسیہ، ضلع کشتواڑ، کشمیر	T/1158/14
1111	محمد خواجہ حسین	حیدرآباد	T/1159/14
1112	محمد عارف باللہ	گلشن باغ، محمود نگر، بہادر پورہ، حیدرآباد	T/1161/14
1113	وسیم احمد یوسف ماجی	مسلم سوسائٹی اے، وتیکلا اوڈا، وٹھل پور روڈ، گودھرا، گجرات	T/1162/14
1114	مولانا رئیس احمد قاسمی	امام وخطیب مسجد ابوبکر، محلہ نوتن نگر، قصبہ ربلیہ، احمد نگر، ایم ایس	T/1163/14
1115	بشیر احمد شاہ	مسجد علی، اقبال کالونی، عیدگاہ، ڈاکٹر علی جان روڈ، سری نگر، کشمیر	T/1164/14
1116	نظیف الاسلام انصاری	پیرانی پاڑہ، شانتی نگر روڈ، بھونڈی، تھانے، ایم ایس	T/1165/14
1117	صابر حسن	نیو گنیش پارک، نزد رشید مارکیٹ، دہلی-51	T/1166/14
1118	سید غلام فرید (شہر قاضی)	جامع مسجد روڈ، علی راج پور، ایم پی	T/1167/14
1119	محمد زکریا شیخ	بلار پور، ضلع چندر پور، مہاراشٹر	T/1168/14
1120	جاوید احمد راتھر	ہند سیتا پورہ، ضلع شوپیان، کشمیر	T/1169/14
1121	محمد عاشق الٰہی	ہاؤس نمبر 9 تاموے، رنگون، میاں مار، (برما)	T/1170/14
1122	اکرم الحسن	ملک ولا، باناپورہ، شوپورہ، کشمیر	T/1171/15
1123	عبداللہ	گلی نمبر ایک، ذاکر کالونی، ضلع میرٹھ، یوپی	T/1172/15

☆☆☆

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور
-/1000 روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554



اذان کا سفر

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود
ہوتی ہے بندہ مومن کی اذاں سے پیدا

نماز کے لئے بلانے کے لئے اسلام نے ہمیں چند کلمات تعلیم کئے ہیں جنھیں اذان کہتے ہیں اس کا آغاز خالق حقیقی کے بلند و بالا نام اللہ سے ہوتا ہے اور انجام بھی اللہ پر ہوتا ہے گویا سب کچھ اللہ کا ہے۔

اذان کا طویل سفر ہے مشرق سے شروع ہوتا ہے اور انتہائے مغرب پر تمت بالخیر ہوتا ہے۔ اتنے میں وہ پوری تقویم۔ شمس و قمر کوکب اور لیل و نہار کو اپنے احاطہ میں لے لیتا ہے اور پان اپنا پیغام حق سنانے میں کسی چینل۔ یوٹیوب، ٹویٹر اور انٹرنیٹ کا سہارا نہیں لیتا۔

پہلا مرحلہ : ارض زمین کو فرضی طور پر ۳۶۰ ر طول بلد میں تقسیم کیا ہے ایک طویل بلد کی گردش مکمل ہونے کے بعد چار منٹ کا فرق پڑ جاتا ہے یہی وجہ ہے دنیا کے ممالک میں اوقات مختلف ہیں مثلاً پاکستان بنگلہ دیش +۱ ر دبئی۔ ۱ ر سعودی عرب۔ ۲ ر چاکا + ۳ ر جاپان + ۴ ر لندن۔ ۵ ر امریکہ۔ ۱۰ ر زمین مشرق سے مغرب کی طرف ایک منٹ میں ۳۲ ر کلومیٹر کے حساب سے سورج سے آگے نکل جاتی ہے۔

سورۃ آل عمران میں ارشاد ہے۔

تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ.

کا ذکر ہے خداوند متعال رت کو دن میں اور پھر دن کو رات میں کھینچ دیتا ہے۔ ۲۴ ر گھنٹے کے اندر زمین کی گردش روزانہ اپنا دن رات کا چکر پورا کر لیتی ہے۔ اذانیں اور پانچوں نمازیں اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرتی رہتی ہیں اور یوں بہت سے مسائل ہو جاتے ہیں۔ اذان وقت کا تعین کرتی ہے صبح کی اذان سوتوں کو جگاتی ہے۔ موذن کی اذان جہاں تک جاتی ہے وہ اشیا اس کی مغفرت کی دعا کرتی ہیں اسے جملہ نمازیوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

تصدیق ہوتی ہے البتہ تھوڑا سا امتیاز ہے
الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملا کی اذان اور مجاہد کی اذان اور

زمین کا قطر ۱۲۷۵۶ ر یا ۱۲۷۰۸ ر کلومیٹر ہے جس پر دو سو سے زیادہ ممالک بکھرے ہوئے ہیں۔ ۵۰ ر مسلمانوں کی کثیر و قلیل تعداد کی نشان دہی کرتے ہیں ہر ملک میں مسلمان موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان (شیعہ۔ سنی۔ وہابی) اذان سنتا ہے اور ہر غیر مسلم سنتا ہے۔ اللہ اکبر ہر کان میں پہنچتا ہے۔

دوسرا مرحلہ : (بحر الکاہل) زمین صرف ایک چوتھائی ہے باقی تین حصہ پانی ہی پانی ہے۔ جس میں ممالک جزیرے اور جزیرہ نما آبادیاں اپنی سرحدی وجود کے ساتھ قائم ہیں جہاں ان کی تہذیب و ثقافت رواں دواں ہے۔ اذان دنیا بھر میں مقررہ وقت پر صدائے تکبیر بلند کرنے والی عربی آواز ہے جو دوسری زندگی میں سب کی زبان ہے اور اس دنیا میں بحر الکاہل کے شرقی حصے (جاپان) سے بحر الکاہل کے مغربی حصے (امریکہ) تک ۱۲۸۰۰ ر کلومیٹر کا سفر روزانہ طے کرتی ہے۔ مختلف ملکوں اور مختلف زبانیں بولنے والوں کی جغرافیائی حدود سے گزرتی ہوئی ساڑھے نو گھنٹے میں گلوب کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچ جاتی ہے۔

اس وقت دنیا کی آبادی میں پونے سات ارب بنی آدم سانس لے رہے ہیں اور رازق حقیقی کا رزق کھا رہے ہیں اس کے سورج کی حرارت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس کی پیدا کردہ آکسیجن کے سہارے جی رہے ہیں۔ ان سب تک توحید رسالت اور ولایت کا پیغام پہنچانا نماز کا فریضہ ہے اور نماز کا مقدمہ اذان ہے یہ مقدس کلمات مسلم، غیر مسلم سب کے لئے مشعل راہ ہیں اور مومن کو خصوصی ہدایت ہے۔

مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

بحر الکاہل کے پانیوں سے یعنی انڈونیشیا کے مشرقی جزائر سے شمالی نصف کرے کے مین مشرق سے نورانی سحر طلوع ہوتی ہے۔ اور بندہ مومن کو دعوت دیتی ہے کہ اٹھو وضو کرو اور حی و قیوم کا نام لو کہو اللہ اکبر مسلمانان عالم کے ذہن میں رہے کہ صبح کی اذان کی پاکیزہ ابتدا اہل تشیع مسلمان موذن اپنے اول وقت کے مطابق کرتا ہے پھر اہل حدیث مسلمان اور اس کے بعد ایک توقف سے اہل تسنن مسلمان اپنی اذان دیتا ہے یہ اذان علی الصبح انڈونیشیا کے مشرقی حصہ، کوریا اور جاپان کے ملحقہ علاقوں کی مسجدوں میں گونجتی ہے جملہ مسلمانوں تمام کلمہ گو مرد، زن کو عبادت الٰہی کے لئے اور دیگر مذاہب کے افراد کو اپنی پوجا پرستش اور گیان دھیان کے لئے آمادہ کرتی ہے۔ نیز یاد دلاتی ہے کہ اپنے معبود حقیقی کی نوازشات کا شکر ادا کرو انڈونیشیا کے مغربی جزائر سے گزر کر ملائشیا، سنگاپور اور تھائی لینڈ کے مسلم عبادت خانوں میں گونجتی ہے، ایک گھنٹہ بعد ملایا کے جزائر سے ہوتے ہوئے سماٹرا اور جاوا والوں کو مژدہ بیداری سناتی ہے۔

تیسرا مرحلہ: (بحر ہند) چاٹگام، برما، بنگلا دیش کی بلند و بالا مساجد میں اللہ اکبر کی با عظمت آواز اہل خطہ کو صانع ازلی کا تعارف کراتی ہوئی (ہائی ارز) آگے بڑھتی جاتی ہے۔ اور کلکتہ سے سری لنکا اور سیلون تک نورانی صبح دنیا کو منور کر رہی ہوتی ہے ممبئی پہنچنے کے بعد پورے بھارت میں اذانیں مسلم ہندو پارسی سکھ زرتشتی بدھ کو صدائے حق سے روز شناس کراتی ہیں اور ہاتی اور یاد کراتیں ہیں۔

بنی آدم اعضائے یک دیگر اند   کہ در آفرینش ذیلی جوہر اند

قارئین حضرات و حاضرات کی کامل توجہ کے لئے بتاتا چلوں کہ مسلسل دو گھنٹے سے صبح کی اذانیں ہو رہی ہیں اور نور صبح خدا کی زمین کو روشن کرتا جا رہا ہے۔ اب پاکستان۔ افغانستان اور مستقل منور ہو رہے ہیں۔ سری نگر اور سیال کوٹ بیک وقت اذانیں ہوتی ہیں جو سبق سکھا رہی ہیں کہ آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کے حق پرست مسلمان ایک ہی وقت میں رب ذوالجلال کے سامنے بڑی عاجزی سے سر سجدہ ہوتے ہیں اور کہتے ہیں اللھم تقبل منا۔

اگلا قدم ایران مشہد مقدس، ترکمانستان، تاجکستان، کویت اور عمان کی طرف جلوہ افروز ہوتا ہے۔ ... کے بعد گوادر کی باری آتی ہے۔

اذان کو اپنے مبداء سے سفر کرتے ہوئے اب چوتھا گھنٹہ ہے کہ عراق عرب ترکی، یمن، متحدہ عرب امارات اردن، ہنگری، اسٹریا، اور بحرین تک جلال خداوندی آگاہ کرتے جا رہا ہے۔

اذان کا بیان: ابو عبداللہ بن بطوطہ مراکش (طنجہ) کا رہنے والا عالم اہل سنت اور عظیم سیاح گزرا ہے۔ ۶۰۰ رسال قبل سیر و سیاحت کرتا اپنے قافلے کے ساتھ مکہ معظمہ اور پھر نجف اشرف کا رخ کیا۔ رجب کے مہینے میں بحرین سے گزرا اور قطیب کے مقام پر رکا اذان کا وقت ہوا تو متوجہ ہوا جب موذن اشہد ان علی ولی اللہ پر پہنچا تو یہ چونک اٹھا اور استفسار کیا۔ لوگوں نے بتایا کہ بحرین میں قطیف اور دمام کے مقام پر شیعہ مسلمانوں کی آبادیاں ہیں یہ ان کی اذان ہے۔ بہت متاثر ہوا جب "حی علی خیر العمل" سنا چونکہ نجف اشرف جانے کا قصد تھا ۲۷ رجب کو وہاں پہنچا روضہ مبارک حضرت علی علیہ السلام پر پہنچا اور لیلۃ المبیت کا معجزہ دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ پورا معجزہ پڑھنے کے لئے مفاتیح الجنان اردو ترجمہ صفحہ نمبر ۳۰ ۔۔۔ حافظ ریاض حسین نجفی پرنسپل جامع المنتظر پڑھ لیجئے۔

چوتھا مرحلہ: (بحر اوقیانوس) اذان کی پرواز پانچویں گھنٹے میں داخل ہو چکی اور چند طول بلد کا فاصلہ طے ہو چکا ہے۔ شام، مصر، سوڈان، لبنان، ترکی، یوگنڈا اور زائر میں صبح کی نورانی کرنیں پھوٹ رہی ہیں۔ مشرقی ترکی کا پورا حصہ اٹلی، جرمن، سوڈان good morning کے زون میں ہیں۔ اس کے بعد باری آتی ہے۔ لیبیا، تیونس، یونان، فرانس، اسپین، مالی، مراکو، گھانا یہ اذان کے سفر کا چھٹا گھنٹہ تھا براعظم ایشیا کا سفر ہو چکا براعظم افریقہ کی منازل طے ہو چکیں، براعظم یورپ نے نیم خوابی کے عالم میں صبح کی گزار دی اور اب ساڑھے نو گھنٹے بعد براعظم امریکہ طلوع فجر کا منتظر ہے۔ شمالی امریکہ، کینیڈا اور وینزویلا کے مسلمان اپنی مسجدوں میں صبح کی اذان سن رہے ہیں۔ جنوبی امریکہ میں کولمبیا، برازیل، اور پیراگوئے میں یہی کیفیت ہے۔

پانچواں مرحلہ: (جنوبی نصف کرہ) کرہ ارض دو حصوں میں تقسیم ہے۔ جنوبی نصف کرے میں براعظم آسٹریلیا ہے۔ ... ان کا طرح کا ہوتا ہے۔

اس ماہ کی شخصیت

ادارہ

از: ممبئی (گونڈہ)

نام: فیصل حسین

نام والدہ: امت النساء

تاریخ پیدائش: ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۶ء

قابلیت: ہائی اسکول

شادی کی تاریخ: ۲۰ مئی ۲۰۱۳ء

نام شریک حیات: بسیرہ خاتون

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے چار حروف نقطے والے ہیں اور چار حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں چار حروف بادی، دو حرف خاکی، ایک حرف آتشی اور ایک حرف آبی ہے۔ با اعتبار تعداد اور با اعتبار اعداد آپ کے نام کے حروف میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۳۲۸ ہیں۔ آپ کا مرکب عدد ۱۱۳ اور مفرد عدد ۵ ہے۔

پانچ کا عدد خود اعتباری سے جڑا ہوا عدد ہے۔ جس شخص کا عدد پانچ ہوتا ہے اس کی فطرت میں استحکام ہوتا ہے اور یہ شخص اپنی ذات کے سوا کسی پر بھروسہ نہیں کرتا۔ پانچ عدد والے لوگ بے تکلف قسم کا مزاج رکھتے اور لوگوں سے ان کے مرتبہ کا لحاظ نہ رکھتے ہوئے ملاقاتیں کرتے ہیں، کسی سے ملاقات کرتے ہوئے ان کے دل میں کسی طرح کا خوف اور تردد نہیں ہوتا، ان کا حلقۂ احباب وسیع ہوتا ہے، ان میں ایک طرح کا ہرجائی پن ہوتا ہے، یہ پرانے دوستوں سے ترک تعلقات کر کے پھر نئے دوست بنا لیتے ہیں اور پرانے دوستوں کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں، ان کی اس فطرت کی وجہ سے انہیں کئی بار بڑے بڑے نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

پانچ عدد کے لوگوں کو راج نیتی سے بھی بہت دلچسپی ہوتی ہے یہ فوراً نام پیدا کرنے کی بھی کوشش میں لگے رہتے ہیں، ان کو خواتین سے دلچسپی ہوتی ہے اور خواتین کے سامنے یہ اپنے خیالات کو بار بار پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کے خیالات میں ایک طرح کا انتشار ہوتا ہے اور یہ انتشار ان کو رنجیدگی سے وابستہ رکھتا ہے۔ پانچ عدد کے حاملین سنجیدہ ہوتے ہیں، قابل اعتماد ہوتے ہیں اور کاروبار کے معاملات میں ہوشیار ہوتے ہیں۔ انہیں جھوٹ اور لاگ لپیٹ سے نفرت ہوتی ہے، یہ عیش و عشرت اور پیار و محبت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔

پانچ عدد کے لوگ سفر کے شوقین ہوتے ہیں۔ پانچ عدد کا عدد ایک اور نو کا درمیانی عدد ہے، اس میں وفا کی مقدار کم ہوتی ہے، اس عدد کا حامل کسی بھی وقت دوسری عورت کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے، اگر ان کی حفاظت نہ کی جائے تو یہ کسی بھی وقت بے وفائی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں، محبت اور دوستی کے معاملے میں یہ گرگٹ کی طرح رنگ بدل لیتے ہیں، یہ شہرت حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں اور اس کے لئے یہ جدوجہد کرنے میں لگے رہتے ہیں اور اکثر کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔

پانچ عدد کے لوگ لفظ نقصان سے بہت چڑتے ہیں، ان کا ذہن ہر وقت صرف نفع کی طرف مائل رہتا ہے، یہ ایسی تجارت کے قائل ہوتے ہیں جس میں نقصان کا کوئی پہلو نہ ہو، کاروبار کے معاملے میں یہ بہت ہوشیار اور چالاک ہوتے ہیں، لیکن ان میں استقلال اور ثابت قدمی نہیں ہوتی، یہ کسی بھی وقت اپنا راستہ بدل دیتے ہیں۔ بعض اوقات تو یہ چند قدم چل کر ہی معمولی نقصان کی وجہ سے اپنا راستہ بدل کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتے ہیں، حالانکہ اگر یہ استقلال اور ثابت قدمی سے کام کریں تو ہر راہ میں انہیں کامیابی مل سکتی ہے، کیوں کہ ان میں کاروباری سوجھ بوجھ بہت ہوتی ہے، لیکن یہ ذرا بھی نقصان ہو تو محاذ الٹتے ہیں اور فوراً اپنی راہ بدل لیتے ہیں، ان کی زیادہ تر جدوجہد اپنی محنت کا صلہ پانے پر لگی رہتی ہے۔

پانچ عدد کے لوگوں کے اعتقادات بہت کمزور ہوتے ہیں، ان کا نقطہ نظر کسی بھی وقت بدل سکتا ہے، ایک اعتبار سے یہ جدت پسند ہوتے

ہیں، ان کے مزاج میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں، کبھی تو یہ اس قدر خدا پرست بن جاتے ہیں کہ ان پر زاہد و عابد کا گمان ہونے لگتا ہے اور کبھی یہ عبادتوں سے اتنے دور ہو جاتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ خدا کا انکاری کر بیٹھیں گے۔

پانچ عدد کے لوگوں کی بیویاں ان کے مزاج کے انتشار اور اضطراب کی وجہ سے اکثر و بیشتر ان سے نالاں رہتی ہیں، اگر ان کی شادی دوراندیش، ذکی الفطرت خواتین سے نہ ہو تو تعلقات ٹوٹ جاتے ہیں۔ پانچ عدد کے لوگوں کے ساتھ وہی خواتین نباہ کر سکتی ہیں جنہیں اللہ نے عقل سلیم عطا کی ہو۔ پانچ عدد کے لوگ حقائق اور دلائل کو پسند کرتے ہیں، ان کے نزدیک خدا پرست ہونا اور دل میں جذبۂ رحم رکھنا کمزوری کی دلیل ہے۔ پانچ عدد کے لوگ اپنے اور کسی کے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے اس لئے ان پر رازداری کے سلسلے میں بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔

پانچ عدد کے لوگ تغیر پسند ہوتے ہیں، بہت جلد کسی سے ناراض ہو جاتے ہیں، لیکن دیر تک کسی سے ناراض نہیں رہ پاتے۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد پانچ ہے۔ اس لئے کم و بیش یہ تمام خوبیاں آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔ آپ کو اچھے کھانوں کا شوق ہوگا، لیکن کھانوں میں نقص نکالنا آپ کی فطرت ہوگی، آپ کسی بھی وقت کسی بھی کھانے کو ٹھکرا سکتے ہیں، آپ کی یہ ادا آپ کو شریک حیات کے لئے ایک مسئلہ بنی ہوئی ہوگی۔ آپ کو سیر و تفریح اور نقل و حرکت میں بہت دلچسپی ہوگی، سفر آپ کا محبوب مشغلہ ہوگا، آپ گفتگو اچھی کر لیتے ہوں گے، لیکن گفتگو کے معاملے میں بہت زیادہ محتاط نہیں ہوں گے، آپ کی یاوہ گوئی آپ کے لئے کئی بار مشکلات کھڑی کر دیتی ہوگی، لیکن آپ اس سے باز نہیں آتے اور بے وجہ کی باتوں سے اپنے دوستوں کو بھی اپنا دشمن بنا لیتے ہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۵، ۱۴ اور ۲۳ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دیں، انشاء اللہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ آپ کا لکی عدد ۵ ہی ہے۔ اس عدد کے لوگ اور اشیاء آپ کو راس آئیں گی اور آپ کے لئے ترقی کا ذریعہ بنیں گی۔ آپ کی دوستی ۳ اور ۹ عدد کے لوگوں سے خوب جمے گی۔ ایک، ۶، ۷ اور ۸ عدد کے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ثابت ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ ہوگا اور نہ کوئی خاص نقصان۔ ۲ اور ۴ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عدد کے لوگ آپ کو راس نہیں آئیں گے اور نہ چیزیں۔ اگر آپ دو اور چار عددوں کی چیزوں سے اور لوگوں سے دور رہیں گے تو آپ کے لئے بہر اعتبار بہتر ہوگا، کوئی ایسا مکان اور کوئی ایسی گاڑی وغیرہ بھی نہ خریدیں جن کا عدد ۲ یا ۴ ہو۔

آپ کا مرکب عدد ۱۴ ہے۔ یہ کاروبار اور دولت سے وابستہ عدد مانا گیا ہے۔ اس عدد کی وجہ سے آپ کو دولت حاصل کرنے میں ہمیشہ کامیابی رہے گی۔ اگر آپ خرید و فروخت اور زمین کے کاروبار میں دلچسپی رکھتے ہوں تو کسی بھی زمین کو اور کسی بھی فروخت کرنے والی چیز کو پانچ سال سے زیادہ اپنے پاس نہ رکھیں ورنہ آپ کو غیر معمولی نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔ آپ کا مرکب عدد آگ، ہوا اور کسی بھی طوفان سے چوکنا رہنے کی طرف اشارہ کرتا ہے، آپ کو ان چیزوں سے محتاط ہو کر زندگی گزارنی چاہئے کیوں کہ آگ اور ہوا اور پانی آپ کے لئے کسی بھی وقت بڑی مشکلات کھڑی کر سکتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش آپ کے نام کے مفرد عدد سے متصادم ہے۔ ۲ اور ۵ عدد آپس میں ایک دوسرے کے دشمن عدد ہیں، اس لئے اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ کی زندگی میں حد سے زیادہ بھونچال آئیں گے اور ان سے نمٹنے کے لئے آپ کو بہت محتاط زندگی گزارنی پڑے گی۔ آپ کی شادی کی تاریخ بھی ۲۰ رہے۔ جس کا مفرد عدد ۲ ہی بنتا ہے۔ ۲ چونکہ آپ کا دشمن عدد ہے اس لئے اس بات کا خدشہ ہے کہ آپ کی ازدواجی زندگی انتشار اور اضطراب کا شکار رہے گی، لیکن آپ کی شریک حیات کا مفرد عدد ۹ ہے اور ۹ آپ کا معاون عدد ہے۔ اس لئے اس بات کی امید ہے کہ آپ دونوں کے درمیان ایک طرح کی دوستی اور وابستگی قائم رہے گی اور اگر آپ بے راہ روی کا شکار ہوں گے تو آپ کی بیوی آپ کو اس بے راہ روی سے بچانے میں اہم رول ادا کریں گی اور کامیاب رہیں گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۱۲، ۲۳ اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ مشکل یہ ہے کہ آپ کے نام کے اعتبار سے ۲۳ تاریخ آپ کی مبارک تاریخ ہے اور تاریخ پیدائش کے اعتبار سے ۲۳ تاریخ آپ کے لئے غیر مبارک ہے۔ دونوں تاریخوں میں ٹکراؤ ہے، اس لئے ہم آپ کو یہ تاکید کریں گے کہ آپ اپنے اہم کاموں کے لئے ۲۳ تاریخ کو نظر انداز

کر دیں، اسی میں آپ کے لئے عافیت ہے۔

آپ کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ جمعہ کا دن آپ کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ اپنے خاص کاموں کے لئے جمعہ کو اہمیت دیں، لیکن اس جمعہ کو اہمیت نہ دیں جو آپ کی غیر مبارک تاریخوں میں پڑ رہا ہو۔ اتوار اور پیر آپ کے لئے غیر مبارک ثابت ہوں گے، اپنے خاص کاموں کو ان دنوں میں انجام نہ دیں، ورنہ آپ کو کسی خسارے سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ہیرا، پنا اور اوپل آپ کی راشی کے پتھر ہیں۔ ان پتھروں کے استعمال سے انشاء اللہ آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا۔

یہ بات یاد رکھیں کہ پتھر کا وزن کم سے کم یہ چار ماشہ کا ہو اور اس کو ساڑھے چار یا پانچ ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر استعمال کریں۔

جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو فوراً اس کے علاج کی جانب دھیان دیں۔ بیماری سے غفلت برتنا آپ کے لئے نقصان دہ ہوگا، آپ کو اپنی عمر کے کسی بھی دور میں امراض قلب اور امراض دماغ سے دوچار ہونا پڑ سکتا ہے۔

آپ کے نام میں چار حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مجموعی اعداد ۱۸۸ ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۲۵۴ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع انشاء اللہ آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۶۳	۶۶	۶۹	۵۶
۶۸	۵۷	۶۲	۶۷
۵۸	۷۱	۶۴	۶۱
۶۵	۶۰	۵۹	۷۰

آپ کے مبارک حروف ت، ث، ر اور ط ہیں ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء اور مقامات آپ کے لئے اہم ثابت ہوں گے۔

آپ محنت کے عادی ہیں، دماغی اعتبار سے چست و چالاک ہیں، منصوبہ بندی میں ماہر ہیں، جرأت مند اور بہادر ہیں، آپ کے مزاج میں عجلت اور جلد بازی ہے اور جلد بازی کی وجہ سے کئی بار آپ کو بڑے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن آپ عجلت اور جلد بازی کرنے سے باز نہیں آتے، آپ غصہ سے بے قابو ہو جاتے ہیں اور غصہ میں آکر غلط فیصلے کر بیٹھتے ہیں، آپ میں ایک طرح کا ہرجائی پن موجود ہے، اگر آپ اس سے اپنا پیچھا چھڑا لیں تو آپ کے لئے اچھا ہے، آپ شکی مزاج بھی ہیں، اپنے اس مزاج کی وجہ سے آپ اپنے کئی اچھے دوستوں کو کھو دیں گے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: خوش کلامی، نکتہ شناسی، قوت امتیاز، دوراندیشی، موقعہ شناسی، ہمت و حوصلہ، ہوشیاری وغیرہ۔

آپ کے اندر ذاتی خامیاں یہ ہیں: دل برداشتگی، نکتہ چینی، بے استقلالی، نخوت و غرور، بے وفائی وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور ان خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی ہر ممکن جدوجہد کریں جو آپ کی ذات کا جزو بنی ہوئی ہیں۔ اگر آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ اور اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں تو آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

	۶	۹
۲		۸
۱		

آپ کی تاریخ کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو آپ کی قوت اظہار کی علامت ہے، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں بیان کر سکتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے، لیکن آپ بروقت اپنی قوت ادراک کا فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی غیر موجودگی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آپ اپنی کاوشوں اور اپنی تخلیقات کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے ایک طرح کی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں اور اس طرح آپ اپنی ہنرمندیاں لوگوں کے سامنے پیش کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں۔

۴ اور ۵ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف

اشارہ کرتی ہے اور اندازہ یہ ہوتا ہے کہ گھریلو مسائل سے آپ اکثر راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں، یہ ایک طرح کی پستی کی علامت ہے، جس سے آپ دوچار ہیں۔

۶ موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ پرامن گھریلو ماحول کے خواہش مند ہیں، آپ کو گھر کی زیبائش سے خاص قسم کا لگاؤ ہے، لیکن اس کے لئے آپ وقت اور پیسے کی بربادی سے گریز کرتے ہیں۔

۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ اکثر آپ خود پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، آپ کو تنہائی سے بھی خوف ہوسکتا ہے، آپ کسی بھی وقت کسی بھی وہم کا شکار ہوسکتے ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ کی نفاست اور نظافت کو ظاہر کرتی ہے، آپ حد سے زیادہ نفاست پسند ہیں، آپ کو غلاظت اور گندگی سے وحشت ہوتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ ایک بار آیا ہے، جو آپ کی فطرت کے استحکام اور آپ کے خیالات کی مضبوطی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن خالی نہیں ہے لیکن کوئی بھی لائن مکمل بھی نہیں ہے۔ جو زندگی کے اُلجھاؤ، بے پناہ مسائل اور طرح طرح کی پیچیدگیوں کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

آپ کے دستخط اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ آپ خود کو معمہ بنائے رکھتے ہیں اور بہت جلدی سے کسی پر خود کو کھولنے کی کوشش نہیں کرتے، آپ اہم باتوں کو اپنی شریک حیات پر بھی نہیں کھولتے اور ان کی نظروں میں بھی آپ "چیستاں" بنے رہتے ہیں۔

آپ کی تصویر، خودداری، اور طرح زعم اور ہٹ دھرمی کی آئینہ دار نظر آتی ہے۔ مجموعی حیثیت سے آپ کی شخصیت ایک مکمل شخصیت ہے۔ اگر آپ اپنی ذات کی مستقل خامیوں سے نجات حاصل کرلیں تو آپ ایک مکمل انسان بن جائیں گے اور دنیا آپ کے خیالات سے اور آپ کے دعائات کا احترام کرنے پر مجبور ہوگی۔

ضروری اعلان

ماہ رمضان المبارک کی وجہ سے اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا، جولائی اگست کا شمارہ انشاءاللہ عید کے بعد منظر عام پر آئے گا۔ ایجنٹ حضرات نوٹ کرلیں۔

منیجر

مقصدی طنز ومزاح

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

مولوی گل بدن اس دنیا میں دنیا والوں سے زیادہ مستی لے رہے ہیں۔ ہر وقت ان کی پانچوں انگلیاں اصلی گھی میں تر رہتی ہیں۔ ان کی شکل وصورت کچھ اس طرح کی ہے کہ ان کو دیکھ کر خوف آخرت کا یاد آجاتا یقینی ہے۔ ان کی وضع قطع بہت شاندار، حلیہ اس قدر لاجواب کہ اگر ساتویں آسمان کے فرشتے انہیں دیکھ لیں تو انہیں یہ گمان ہو کہ ہماری برادری کا آدمی اس پلید دنیا میں کیا کر رہا ہے، اچھے اچھے اولیاء انہیں دیکھ کر غش کھا جاتے ہیں اور احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں، میں نے جب انہیں پہلی بار شادی کی ایک تقریب میں دیکھا تھا تو میں خود ہق دق رہ گیا تھا۔ اس وقت میرے ہاتھوں طوطے نہیں تھے، اگر ہوتے تو اللہ کی قسم انہیں دیکھتے ہی وہ اڑ جاتے۔ رب ذوالجلال کی قسم پہلی بار انہیں دیکھ کر مجھے یہ اندازہ ہوا تھا کہ یہ دنیا ابھی اللہ کے نیک بندوں سے خالی نہیں ہوئی ہے۔ میں ان سے مصافحہ کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہا تھا، پھر بیوی کے ایک پرانے مشورے نے مجھے حوصلہ دیا۔ دراصل بیوی نے ۲۰ برس پہلے مجھ سے کہا تھا کہ اللہ کے نیک بندوں پر اس طرح ٹوٹ پڑو جیسے بھوکا کھانے پر ٹوٹ پڑتا ہے۔ اس مشورے کا خیال آتے ہی میں آنا فانا ان سے بغل گیر ہوگیا اور اتنی زور سے ان سے لپٹا کہ ہلکی سی ان کی چیخ بھی نکل گئی۔ ظاہر ہے کہ میں ان کے لئے اجنبی تھا، وہ گھبرا کر بولے۔

خیریت تو ہے آپ کون ہیں؟

میں ابوالخیال فرضی ہوں۔ دیو بند کی مانی ہوئی ہستی، خادم خلق لیکن بدنام زمانہ۔

مطلب؟ وہ مجھے معانی خیز نظروں سے دیکھ رہے تھے، شاید وہ مجھے سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

میں نے کہا۔ میری باتوں کا مطلب باتمیں کرنے کے اگلے دن سمجھ میں آتا ہے، لیکن جب مطلب آپ کے سمجھ میں آجائے تو آپ گل بدن سے گل بہار بن جائیں گے اور عین دوپہر میں آپ کی روح کھلے آسمان کے نیچے اس طرح رقص کرنے لگے گی جس طرح شریف گھرانوں کی معصوم قسم کی دوشیزائیں نصف رات کے بعد اپنا شوق پورا کرنے کے لئے بند کمروں میں آئینے کے سامنے کھڑے ہوکر ناچتی ہیں اور اس بات کی کوشش کرتی ہیں کہ کراماً کاتبین کی نظر ان پر نہ پڑسکے۔

بہت دلچسپ ہو۔" انہوں نے میری تعریف کی" پھر بولے آؤ اس طرف کہیں بیٹھتے ہیں۔ اور پھر ہم دونوں ایک طرف دو کرسیوں پر آمنے سامنے بیٹھ گئے، ان کے سر پر ہرے رنگ کا عمامہ تھا، جو ان کی شخصیت میں چار چاند لگا رہا تھا۔ انہوں نے پان کا بیڑہ اپنے منہ میں اندیلتے ہوئے پوچھا۔

تمہیں ہمارا نام کس نے بتایا۔

کسی نے بھی نہیں۔ محترم میرے اندر یہ خداداد صلاحیت موجود ہے کہ میں کسی کا بھی ناک نقشہ دیکھنے کے بعد اس کے نام کا اندازہ کرلیتا ہوں۔

عجیب بات ہے۔ کیا تم سچ بول رہے ہو۔

آپ سچ ہی سمجھ لیں۔ دوسرے لوگوں کی اگر آپ نے بھی میری اس بات کو سچ سمجھ لیا تو مجھے جھوٹ بولنے کا ایک نیا موقع ملے گا اور میں کچھ بھی جھوٹ بول کر آپ کو ایسی ڈھیری خوشی عطا کروں گا جس طرح کی خوشی میں اب تک دوسروں میں تقسیم کرتا رہا ہوں۔

بہت کھلنڈر قسم کے انسان ہو۔ تمہیں دیکھ کر اور تم سے مل کر کوئی بھی اپنے غم غلط کرسکتا ہے۔ انہوں نے میری کمر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

اس کے بعد وہ بولے۔

مجھے اصل خوشی اس وقت ہوگی جب تم ذرا کھل کر اپنا تعارف کراؤ گے اور تم بے تکلف ہو کر یہ بتاؤ گے کہ تمہارا وجود کس حادثے کا نتیجہ ہے۔

حضرت مولوی صاحب بات یہ ہے۔" میں گویا ہوا" میرے والد کا نکاح ہزاروں لوگوں کی موجودگی میں میری والدہ سے ہوا، پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے تنہائی میں ملے اور خدا ہی جانے کیا ہوا کہ میں وجود میں آ گیا۔

میرا یہ جملہ سن کر وہ اس طرح ہنسے کہ جیسے زندگی میں پہلی بار ہنس رہے ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے میرا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔ ہم تمہارے اندر خفیہ قسم کی صلاحیتیں محسوس کر رہے ہیں، ہمیں افسوس ہے کہ ہم بہت دیر میں آپ سے ملے۔

کوئی بات نہیں حضور! میں اس دیر سے ملنے کی تلافی کروں گا۔ میں اس دیر سے ملنے کی تلافی کروں گا۔ میں آپ کو اپنی اتنی صلاحیتیں دکھاؤں گا، آپ میری صلاحیتیں دیکھتے دیکھتے تھک جائیں گے اور آپ کو جمائیاں آنے لگیں گی۔

اچھا یہ بتاؤ۔" انہوں نے میرا امتحان لینے کی غرض سے کہا۔ وہ سامنے جو ایک مولانا کھڑے ہیں، وہ دیکھو اس بڑی لائٹ کے نیچے۔ وہ بھینس کی طرح خوب موٹے تازے۔

ہاں ہاں میں سمجھ گیا۔" میں نے کہا" وہ صوفی لا اجابہ کے داماد مولوی جل تو جلال تو ہیں، میں انہیں جانتا ہوں یہ بہت پہنچے ہوئے نوجوان ہیں۔ ایک بار پھر وہاں میں کراماتوں کا مناظرہ ہوا تھا، وہ اس مناظرے میں فرسٹ ڈویژن آئے تھے۔ دیوبند کی دھوم مچ گئی تھی، بریلی شریف کو ان کے سامنے اپنا سر جھکانا پڑا تھا۔ اس وقت دنیا کو یہ اندازہ ہوا تھا کہ ہمارا دیوبند صاحب کرامت بزرگوں سے خالی نہیں ہے۔

اچھا یہ بتاؤ وہ اس وقت وہاں کھڑے کیا سوچ رہے ہیں؟

وہ سوچ رہے ہیں کہ اس محفل میں پہلی بار کس اٹھل سے اپنا پیٹ بھروں۔

پہلی بار؟" وہ حیرت زدہ ہو کر مجھے گھورنے لگے۔

جی میں سچ بول رہا ہوں، ان بے چاروں کی مجبوری یہ ہے کہ ایک محفل میں بہت دیر تک بیٹھ کر بھی وہ اپنا پیٹ نہیں بھر پاتے۔ اس لئے انہیں از راہ مجبوری دوسری اور تیسری بار بھی کھانا کھانا پڑتا ہے۔

اس کے باوجود بھی یہ صاحب کرامت ہیں؟

کرامتوں کا کھانے پینے سے کیا تعلق؟ محترم کھانا پینا اپنی جگہ اور کراماتیں اپنی جگہ، چلو ہم نے تمہیں پاس کر دیا۔ واقعتاً تم صاحب کرامت ہو اور اڑتی چڑیا کے پر گن سکتے ہو، لیکن ان کی کرامت تو بتاؤ تاکہ ہم بھی تو مستفیض ہو سکیں۔

حضور! ان کی ایک کرامت ہو تو بتاؤں، ان کی تو ہزاروں کراماتیں ہیں، یہ تو جہازوں کی طرح ہواؤں میں اڑتے ہیں اور اس سے بھی بڑی کرامت یہ ہے کہ اڑتے ہوئے کسی کو نظر بھی نہیں آتے۔ ان کی ایک مسلمہ کرامت یہ ہے کہ یہ روزانہ ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں اور عصر کی نماز مدینہ منورہ میں پڑھتے ہیں اور اس سے بھی بڑی کرامت یہ ہے کہ ظہر اور عصر کے وقت یہ یہاں اپنی بیوی کے ساتھ گپ شپ کر رہے ہوتے ہیں۔ دراصل ان کی روح ساری دنیا میں انہیں لئے لئے پھرتی ہے اور ایک دن تو حد ہو گئی یہ دیوبند کی گلیوں میں سیر گشت کر رہے تھے اور اجمیر شریف کے عرس میں بھی موجود تھے، وہاں لوگوں نے انہیں بہ چشم خود دیکھا اور کئی لوگوں نے ان سے معانقہ بھی کیا۔

آپ کو یہ باتیں کس نے بتائیں؟" مولوی گل بدن نے پوچھا"

کون بتاتا۔ خود انہوں نے ہی بتائیں اور اگر کوئی دوسرا یہ باتیں بتاتا تو ہم یقین ہی کیوں کرتے، لیکن ہمیں ان ہی نے بتائی تھیں اور ان کے بارے میں ہم اپنی پیدائش سے پہلے سے یہ بات جانتے ہیں کہ ان میں جھوٹ بولنے کی صلاحیت نہیں ہے۔

آپ جیسا ہر انسان" انہوں نے زنانی قسم کی انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔" اس طرح کی بے تکی باتوں کی تصدیق کر رہا ہے۔

ہم تو محو حیرت ہیں۔ خیر چھوڑیئے تم یہ بتاؤ کہ کبھی کوئی کرامت تم سے بھی سرزد ہوئی ہے؟

توبہ۔ میں ابھی بزرگی کے اس مقام تک نہیں پہنچا ہوں، بہت کوشش کرتا ہوں کہ لیکن کوئی کرامت میرے ہاتھ نہیں لگتی، اس لئے یار دوستوں میں رسوا سا ہو کر رہ گیا ہوں۔

چلو ہم تمہیں صاحب کرامت بنا دیں گے۔ ہمارا ایک مسئلہ ہے وہ حل کرا دو۔

کوئی بھی مسئلہ ہو میں خود ہی حل کر دوں گا۔

نہیں برخوردار نہیں، وہ مسئلہ تو حل نہیں کر سکتے۔

تو پھر کون حل کرے گا۔" میں سراپا سوالیہ نشان بن گیا۔"

وہ مسئلہ حسن الہاشمی حل کر سکتے ہیں۔ آج کل تعویذ گنڈوں کے معاملے میں ان کی دھوم بہت ہو رہی ہے۔

مولانا حیرت علی کی بیوی کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی تھی۔ سنا ہے کہ ان ہی کے تعویذوں سے واپس آئی۔

صرف پروپیگنڈہ ہے، ان کے چاہنے والے رائی کا پربت بناتے ہیں، میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔ ایک بار میرے سر میں درد ہو گیا تھا، ان کا آب شفا میں نے بارہ مرتبہ پی لیا، سر کا درد ٹس سے مس نہیں ہوا۔

دیکھو تم ان کے ملازم ہو اور آج کل ملازم اسی کو کہتے ہیں جو مالک کی برائی کرتا پھرے۔

ان کو برا بھلا کہنا تمہارا ذاتی معاملہ ہے۔ میں اس میں کچھ دخل نہیں دوں گا، مجھے تو بس ان سے ایک بار ملا دو۔ میں ایک بار اپنی دکھ بھری کہانی ان کو سنانا چاہتا ہوں، مجھے یہ یقین ہے کہ وہ میرے مسئلے کا حل نکال دیں گے۔

جب میں نے دیکھا کہ وہ تو مولانا سے بہت متاثر ہیں، اور ان سے ملاقات کے لئے مرے جا رہے ہیں تو میں نے بات بدلتے ہوئے کہا کہ اس میں تو کوئی شک نہیں اگر وہ دل سے آپ کا کام کر دیں گے تو پھر آپ کا مسئلہ چٹکی بجاتے ہوئے حل ہو جائے گا۔ لیکن آپ ایک بار اپنا مسئلہ مجھے بتانے کی زحمت تو کریں، ہو سکتا ہے کہ میں بھی آپ کی کچھ مدد کر سکوں۔

وہ بولے چلو پہلے کھانا کھا لیں، پیٹ میں والا یتی چوہیں کود رہے ہیں، یہ کم بخت بات نہیں کرنے دیں گے۔

میں نے تائید کی اور پھر ہم دونوں خالص شریف لوگوں کی طرح اپنی اپنی پلیٹ اٹھا کر لائن میں لگ گئے، داڑھی اور شیروانی سمیت پلیٹیں اٹھا کر لائن میں لگنا کس قدر دشوار ہوتا ہے، لیکن رسم دنیا اور مسائل پیٹ کی خاطر لائن میں لگنا ہی پڑتا ہے۔ میں نے دیکھا کہ بڑے بڑے شرفاء اور سورما وقت پلیٹیں اٹھائے ادھر سے اُدھر پھر رہے تھے، ان بے چاروں کو گھس پیٹھ کرنے کا کہیں موقعہ ہی نہیں مل رہا تھا۔ میں نے دیکھا لوگوں نے سلاد تو ساری ختم ہی کی تھی، صرف مولی باقی رہ گئی تھی اور صرف مولی کو کون منہ لگاتا ہے۔ مولوی گل بدن کہنے لگے۔ اس کھڑے بڑے کھانے میں یہی مصیبت ہے جو پہلے ہاتھ بڑھاتا ہے جام اسی کے حصے میں آ جاتا ہے۔ ہم جیسے شریف لوگ تکلف کرتا جن کی خاندانی شان ہے اکثر اشیاء خوردنی سے محروم ہی رہ جاتے ہیں۔ صوفی نمکین کی صاحب زادی کی شادی میں لاکھ چاہا لیکن سیخ کباب نصیب ہو کر نہیں دیئے۔ منہ میں پانی آتا رہا، اور لونڈے کئی کئی کباب دو بھی گرم گرم ایک ساتھ کھاتے رہے اور ہمارے حصے میں صبر کرنے کے سوا کچھ نہیں آیا۔ منحوس کمبخت یہ بھی تو احساس نہیں کرتے کہ ہم اولیاء وقت کی مانند ہیں۔ جنت کی حوریں تک ہم سے شرماتی ہیں، لیکن ان کم بختوں کو حیا نہیں آتی۔ عزیزم ابو الخیال فرضی تم ہمت کرو اور ہماری پلیٹ میں سب طرح کے سالن اور چاول انڈیل لاؤ۔ اس چھینا جھپٹی کے ماحول میں اپنی پلیٹ بھر لینا ہمارے بس کی بات نہیں۔

ان کی یہ بات سن کر میں نے انہیں ایک کرسی پر بٹھا دیا اور میں ان کی پلیٹ لے کر جہاں کھانا تقسیم ہو رہا تھا وہاں کھڑا ہو گیا۔ عجیب ماحول تھا لوگ کھانے پر اس طرح ٹوٹ رہے تھے جس طرح چیل کوے مردار پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ ایک مرتبہ تو اپنی پلیٹ میں ہر سالن لے کر وہیں شروع ہو گئے انہیں یہ تک توفیق نہیں ہوئی کہ دوسروں کو کھانا لینے دیں۔ ایک صاحب بہت دیر سے اڑے ہوئے تھے اور کسی کو بھی سائڈ دینے کے لئے تیار نہیں تھے۔ غالباً وہ یہ سوچ رہے تھے کہ کونسا سالن پہلے پلیٹ میں لوں اور نیت ان کی سارے سالنوں پر تھی، کبھی اسٹو کی طرف جاتے تھے، کبھی قورمے کی طرف، کبھی ان کے دل میں یہ آتا تھا کہ بریانی پہلے لے لوں، ان کا نفس فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا کہ پہلے کس چیز سے پیٹ بھرا جائے۔ میں نے ان سے کسی قدر بدلحاظی کے ساتھ کہا۔" آپ پہلی بار کسی دعوت میں آئیں ہیں کیا؟

آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں۔" ان کے لہجہ میں بھی ناگواری تھی"

وہ اس لئے کہ آپ کی نیت ہر ڈش پر خراب ہو رہی ہے، آپ ادھر جائیں اور پہلے استخارہ کر کے یہ معلوم کریں کہ آپ کو پہلے کیا کھانا چاہئے۔

وہ برا سا منہ بنا کر ایک طرف کو ہٹ گئے۔ سالن تقسیم کرنے والے ذمہ دار بھی ان کی اس حرکت کا مذاق اڑا رہے تھے۔ انہوں نے میزبانی کا فریضہ انجام دیتے ہوئے میری پلیٹ میں تین طرح کے سالن تھوڑے تھوڑے اتار دیئے اور تھوڑی سی بریانی بھی ڈال دی، لیکن شامت اعمال اسی وقت ایک دیوہیکل قسم کے مولانا مجھ سے اس طرح ٹکرائے کہ میری پلیٹ ان کے کپڑوں پر گر گئی، ان کے کپڑے سالنوں سے بھنڈ گئے اور اتنی دیر کے بعد جو کھانا ہاتھ لگا تھا وہ بھی ضائع ہو گیا۔ میں نے ان دیوہیکل مولانا سے عرض کیا۔ آپ لوگوں کو دیکھ کر تو چلنا چاہئے۔

وہ ہنس کر بولے بھائی سالنوں کی خوشبوؤں نے ہمارا دماغ خراب کر رکھا تھا، اس لئے ہم گھبرا گئے۔ بھائی معاف کرنا، ہمیں تو اب کپڑے بدلنے کے لئے گھر جانا پڑے گا۔

خدا خدا کر کے میں پلیٹ میں دوبارہ کچھ لے کر واپس ہوا تو مولوی گل بدن، بڑی بے تابی سے میرا انتظار کر رہے تھے، انہوں نے مجھے آتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

اماں یار کہاں غائب ہو گئے تھے، میں تو یہ سمجھ رہا تھا کہ تم خود کھانا کھانے میں لگ گئے۔

میں نے کہا۔ بس کچھ مت پوچھئے کیسی افراتفری مچی ہوئی ہے، کچھ لوگ تو وہاں ایسے کھڑے ہوئے ہیں کہ جیسے گھاٹ پر کوئی عورت کہ نا نہاؤں گی نہ نہانے دوں گی۔

آپ کھانا کھایئے میں اپنی پلیٹ میں کھانا لے کر آتا ہوں، یہ کہہ کر میں چلا گیا۔

مجھے اپنی پلیٹ بھرنے میں بھی سو جتن کرنے پڑے، واپس آیا تو مولوی گل بدن اپنی پلی صاف کر چکے تھے، کہنے لگے بھئی کچھ اور لا کر دو ابھی تو تشفی نہیں ہو سکی۔ میں پھر گیا اور پھر کسی نہ کسی طرح ان کی پلیٹ بھر کر لایا، ان کی خاطر مجھے کئی چکر کرنے پڑے اور پہلی ہی ملاقات میں مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ وہ کتنے خوش خوراک ہیں، کھانے سے فارغ ہو کر جب ہم دونوں پنڈال سے باہر جا رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ ان کے پاؤں ہی نہیں اٹھ رہے تھے۔

میں نے ان سے کہا، آپ کے گھٹنوں میں کوئی تکلیف ہے کیا؟

نہیں برخوردار، بلکہ سیخ کے کبابوں کی خوشبو ہمیں باہر نہیں جانے دے رہی ہے، میں نے اپنے بڑوں سے یہ سنا ہے کہ کسی دعوت میں جا کر اگر کباب نہیں کھائے تو دعوت کا حق ادا نہیں ہوتا۔ میری آرزو یہ ہے کہ زیادہ نہیں تو کم سے کم چھ سات کباب تو کھا ہی لیں، ذرا زحمت کر و یار۔

اور مجھے ایک بار پھر لائن میں لگنا پڑا۔ کئی لوگ کباب بنانے والے کے پاس ایسے بھی کھڑے تھے کہ جو سڑ سڑ کر رہے تھے ان کی ناک بہہ رہی تھی اور رومال ان کے پاس نہیں تھا۔ بار بار ٹشو پیپر سے اپنی ناک صاف کر رہے تھے، ان کے منہ سے بھی مسلسل پانی بہہ رہا تھا اور ایک صاحب تو بار بار کباب لے کر نہیں بلکہ چھین کر کھا رہے تھے اور کسی دوسرے کو چانس ہی نہیں دے رہے تھے۔

میں نے ان سے کہا۔ بھئی ہم بھی تو ہیں، ہمارا بھی تو کچھ خیال کرو۔

وہ شاعرانہ انداز میں بولے۔ بھئی اس محفل میں جو اپنا ہاتھ بڑھالے ساغر اسی کا ہے، آپ کو کس نے روکا ہے، ہاتھ بڑھاؤ اور لے لو آپ تو عورتوں کی طرح شرما رہے ہو۔

میں نے محسوس کیا کہ میں واقعتاً شرما رہا تھا، کیسی ہو گئی ہیں یہ کھانے کی محفلیں جسے کبھی شرم نہیں آتی وہ بس کچھ لیتے ہوئے شرمانے لگتا ہے، بڑی مشکل سے دو چار کباب ہاتھ لگے، وہ سارے مولوی گل بدن کھا گئے اور میں تو بالکل محروم ہی رہا۔ چار کباب اپنے پیٹ میں اُتارنے کے بعد مولوی گل بدن فرمانے لگے، یار ایک چھلانگ اور لگاؤ تم بھی کھالو اور موقعہ لگ جائے تو دو کباب اور لے آؤ، بہت مزیدار ہیں، طبیعت نہیں بھری۔

میں نے جھلا کر کہا۔ آپ خود جا کر لائن میں لگ جایئے، آپ کا حلیہ بہت شاندار ہے، آپ کو دیکھ کر کباب بنانے والے خود آپ کے منہ میں کباب بھر دے گا۔ اب میرے بس کا نہیں ہے۔

بہت بے شرم لوگ کباب بنانے والے کے ارد گرد منڈلا رہے ہیں، وہاں میری دال گلنے والی نہیں ہے۔ میری بات سن کر مولوی گل بدن نے ایک ٹھنڈا سا سانس لیا اور کھڑے ہو کر بولے، چلو بھئی۔ صبر کی عادت ہے، صبر کر لیں گے۔

اس کے بعد وہ سیدھے میرے گھر آ گئے، میں نے انہیں بیٹھک میں بٹھا کر بانو سے کہا، بہت ہی قیمتی بے مثال اور لاجواب قسم کے ایک مولانا پہلی بار ہمارے گھر تشریف لائے ہیں، اگر تم بھی انہیں دیکھ لو گی تو سر کے بل کھڑے ہو کر ان کی مرید بن جاؤ گی۔ ان کا حلیہ اس قدر شاندار ہے کہ ابھی آتے ہوئے ہمارا قصائی تک نے ان سے مصافحہ کر لیا۔

میں فر فر بول رہا تھا اور بانو مجھے اس طرح گھور رہی تھی کہ جیسے میں سراسر بکواس کر رہا ہوں، میں نے اپنے لہجے میں ذرا سی نرمی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

کبھی تو میری بات مان لیا کرو، یہ میرے دوست نہیں، ان سے کیوں بدگمانی کرتے ہو۔

آخر ہیں کون؟

دیو بند کی جانی مانی شخصیت ہیں۔ کس قدر شاندار وضع قطع ہے، دل چاہتا ہے کہ اپنے بچے بچے کو ان کا مرید کرا دوں۔

پہلے خود تو کسی کے مرید بن جاؤ۔

ہوں گا ضرور ہوں گا اور پھر کسی پہاڑ کے غار میں جا کر ایسی عبادت شروع کروں گا کہ جنگل کے جنگلی جانور بھی مجھے بزرگ سمجھنے پر مجبور ہوں گے، ذرا ان کے لئے چائے وائے تیار کر دیں، ابھی واپس آ رہا ہوں، یہ کہہ کر میں مولوی گل بدن کے پاس آیا اور میں نے ان سے پوچھا۔

کہ وہ کونسا سنگین مسئلہ ہے جو آپ مولانا حسن الہاشمی سے حل کرانا چاہتے ہیں۔

برخوردار، انہوں نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

ہماری بیوی بہت شکی مزاج ہے۔ اسے شک ہے کہ ہم عورتوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔

عورتوں سے آپ کا کیا لینا دینا؟" میں نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا"

بھئی بات یہ ہے کہ عورتیں ہماری مرید بننے آتی ہیں، ان میں کچھ عورتیں خوبصورت بھی ہوتی ہیں اور کوئی بھی خوبصورت عورت جب ہم سے ہنس کر بات کرتی ہے تو ہماری بیوی کو بہت ناگوار گزرتا ہے۔ جب سے اس نے شک کرنا شروع کیا ہے، ہم نے عورتوں کو بیعت کرنا ہی چھوڑ دیا۔ کیا فائدہ، ہم اپنے گھر کا سکون غارت کریں، لیکن اس کا حال تو اب یہ ہو گیا ہے کہ اگر ہم کبھی خواب میں بھی بڑبڑاتے ہیں تو وہ ہماری بڑبڑاہٹ کو موبائل میں ٹیپ کرتی ہے اور گھنٹوں ہماری آواز کو سن کر یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتی ہے کہ ہم کس سے بات کر رہے ہیں۔

ایک دن ہمارے ایک مرید موبائل سے بات کر رہے تھے وہ ہم سے پوچھ رہے تھے کہ فرائض و نوافل کے علاوہ حضرت آپ کے کیا کیا معمولات ہیں، ہم نے انہیں بتایا کہ اب ہم نے اسماء حسنٰی کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے۔ اب دن رات اسماء حسنٰی ہی ہمارا مشغلہ ہے۔ دعا کریں کہ ان اسماء حسنٰی سے زندگی کے آخری سانس تک ہم وابستہ رہیں اور دنیا کی کوئی مصروفیت ہمیں ان سے جدا نہ کر سکے۔

تو پھر کیا ہوا؟ یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔

برخوردار، یہ باتیں ہماری بیوی نے سن لی، اس نے تو گھر میں کہرام مچا دیا۔ ہمارے سارے بچوں کو اکٹھا کر کے بولی دیکھو تمہارے باپ کا اس بڑھاپے میں کیا حال ہے؟

بچوں نے پوچھا تو کیا ہوا؟

بچوں۔ میں نے کوئی بات ایسی زبان سے نہیں نکالی جو قابل گرفت ہو تمہاری یہ ماں نہ جانے کس بات پر فضیحہ کر رہی ہے، اسی سے پوچھ لو کہ ہمارا گناہ کیا ہے۔

اس وقت ہماری بیوی نے بچوں سے یہ بتایا کہ تمہارے ابا ابھی کسی دوست کو یہ بتا رہے ہیں کہ ان کا ایک نہیں دو عورتوں سے عشق چل رہا ہے، ایک کا نام اسماء ہے اور دوسری کا نام حسنٰی اور یہ صاف صاف یہ بھی کہہ رہے تھے کہ یہ دونوں عورتیں ان کا اوڑھنا بچھونا بنی ہوئی ہیں اور یہ زندگی بھر ان عورتوں سے وابستہ رہنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ میں کیا کروں، میں کہاں جا کر اپنی زندگی ختم کروں۔ اب اس سے زیادہ ثبوت کی کیا ضرورت ہے، انہوں نے تو خود ہی اپنی زبان سے سب کچھ بول دیا۔

میں نے لاکھ سمجھایا کہ اسماء حسنٰی سے مراد دو عورتیں نہیں بلکہ اللہ کے نام ہیں اور اللہ کے ننانوے ناموں کو اسماء حسنٰی کہا جاتا ہے۔ بھلی مانس کچھ تو شرم کر لو، اللہ کے ناموں پر بھی شک کر رہی ہو۔

بچے تو سمجھ گئے لیکن وہ مان کے نہیں دی اور اب تو اس کا حال یہ ہو گیا ہے کہ جب میں گڑگڑا کر دعا مانگتا ہوں تو قریب آ کر یہ تنی ہے کہ میں کسی عورت کے لئے تو دعا نہیں کر رہا ہوں۔ ایک دن تو یہاں تک کہہ رہی تھی، کسی خوش فہمی میں مت رہنا جب تم مر جاؤ گے تو میں کسی عورت کو تمہارا چہرہ نہیں دیکھنے دوں گی۔ تمہارا کیا بھروسہ تم کسی عورت کو دیکھ کر اٹھ کے بیٹھ جاؤ اور جنازے کا سارا پروگرام ہی خاک میں مل جائے۔

پھر آپ نے کیا کہا تھا؟

میں نے وہی کہا تھا جو مجھے کہنا چاہئے تھا۔ میں نے کہا تھا کہ اگر میں کسی کو دیکھ کر پھر زندہ ہو گیا تو تمہیں خوش ہونا چاہئے کہ تم بیوہ ہونے سے بچ گئیں۔

کہنے لگی میں تو روزانہ بیوہ ہوتی ہوں، جب بھی تم کسی عورت سے ہنس ہنس کے بات کرتے ہو میں ایک ایک منٹ میں کئی کئی بار بیوہ ہو جاتی ہوں۔

آپ کی بیوی تو بہت عجیب و غریب قسم کی ہیں، آپ کو ان کا علاج ضرور کرانا چاہئے، ورنہ آپ کی زندگی تو جہنم بن کر رہ جائے گی۔

جہنم تو بن چکی۔ بھلا بتاؤ اسماء حسنٰی کا نام لینے پر شک کر رہی ہے، دیر تک دعا کرتا ہوں تو پوچھتی ہے کہ کیا مانگ رہے تھے۔ اگر کبھی خاموش

رہتا ہوں تو کہتی ہے کہ کیوں اُداس ہو؟ اگر بولتا ہوں تو پوچھتی ہے کہ آج کل بہت کھل کھلا رہے ہو۔ میری جان مصیبت میں پھنس کر رہ گئی ہے، جب ہی تو کہہ رہا ہوں کہ مجھے مولانا حسن الہاشمی سے ملوادو۔ انشاء اللہ اس مسئلے کا کوئی تو حل نکالیں گے۔

میں نے انہیں اطمینان دلایا۔ میں نے ان سے وعدہ کیا کہ کل صبح آپ میرے آفس میں آجایئے میں آپ کو مولانا سے ملوادوں گا، اس کے بعد انہوں نے ہلکا پھلکا ناشتہ کیا اور وہ آفس میں آنے کا وعدہ کرکے چلتے بنے۔

ان کے جانے کے بعد بانو حسب عادت شروع ہوگئی، کہنے لگی یہ کس کھیت کی مولی ہیں۔

بانو تمہیں شرم کرنی چاہئے، یہ بہت پہنچے ہوئے بزرگ ہیں، ان کے سب مریدوں کی مغفرت مرنے سے ایک مہینے پہلے ہی ہوجاتی ہے اور ان کے تو اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں اس کے باوجود ان کا کمال یہ ہے کہ کسی گناہ کے قریب تک نہیں جاتے، ان کو دیکھ کر گلیوں میں سرگشت کرنے والے کتے تک دُم ہلانے لگتے ہیں اور ایک تم ہو کہ ان کا بھی مذاق اڑا رہی ہو۔

اگر یا اتنے پہنچے ہوئے تھے تو پھر آپ ان سے مجھے ملواتے۔

میں ضرور ملواتا لیکن مجھے ڈر تھا کہ تم ان سے ان کا انٹرویو لینا شروع کردیتیں۔ گزشتہ سال میں نے تمہیں صوفی قاولچی کے سمدھی صوفی آؤں تو پھر جاؤں کہاں سے ملوایا تھا، تم نے ان کی شکل دیکھتے ہی اتنے سوالات کرڈالے تھے کہ ان کو اپنی بغلیں جھانکنی پڑی تھیں، تھک تھکا کر جب وہ ہمارے گھر سے گئے تھے تو ہفتوں انہیں سکون نصیب نہیں ہوا تھا، دراصل تم تو اولیاء وقت سے بھی اس طرح باتیں کرتی ہو جیسے ہم جیسے لوگ گلی میں کھیلنے کودنے والے لونڈوں سے باتیں کرتے ہیں۔

اچھا یہ بتاؤ کہ ان کا شان نزول کیا تھا؟'' بانو کے موڈ میں خوشگواری تھی۔

ان کی بیوی شک کے علاج مرض میں مبتلا ہوگئی ہے، ایک دن یہ کسی سے فون پر اسماء حسنیٰ کی باتیں کررہے تھے، یعنی اللہ کے ننانوے ناموں کا ذکر کررہے تھے۔ اس نے سن کر آفت برپا کردی، اس کا کہنا تھا کہ تم اسماء حسنیٰ نام کی عورتوں سے عشق لڑا رہے ہو۔ مولوی گل بدن نے لاکھ جھک ماری لیکن اسے یقین ہی نہیں آیا۔ اب ان کی خواہش یہ ہے کہ میں انہیں تمہارے بھائی صاحب سے ملوادوں اور ان کی بیوی کا علاج کروادوں۔ یہ کل میرے آفس میں آئیں گے اور میں ان کی ملاقات حضرت والا سے کرادوں گا۔ تم بھی دعا کرنا کہ حسن الہاشمی ان سے ٹھیک ٹھاک بات کرلیں، کیوں کہ وہ بھی اپنے وقت کے رستم ہند ہیں۔ اگر انہوں نے بھی تمہاری طرح کچھ الٹا سیدھا کہہ دیا تو رب العالمین کو طیش آجائے گا اور کم سے کم ہمارا دیوبند تو تباہ ہو ہی جائے گا۔

تم بھائی صاحب سے بدگمانی کرنا کب چھوڑو گے؟

مرنے کے چھ مہینے بعد۔

اور میں آپ کو مرنے کے بعد بھی معاف نہیں کروں گی۔

بڑی عجیب عورت ہے، مولانا حسن الہاشمی کے خلاف ایک لفظ برداشت نہیں کرتی، پتہ نہیں قیامت کے دن اس پر کیا بیتے گی، مجھے بہت خطرہ ہے اس لئے میں اس کی زندگی میں اس کی مغفرت کی دعائیں کرتا ہوں۔

اگلے دن صوفی گل بدن کو میں نے مولانا حسن الہاشمی سے ملوایا، انہوں نے ان کی روداد سن کر کہا کہ آپ سے کوئی نہ کوئی غلطی عورتوں کے بارے میں ضرور ہوئی ہے اس لئے آپ کی بیوی کو یہ مرض لگ گیا ہے۔ پھر بھی آپ میرے پاس آتے جاتے رہنا میں انشاء اللہ ان کے دل سے یہ وہم نکالنے کی کوشش کروں گا کہ آپ اب بھی ان چکروں میں لگے ہوئے ہیں۔

ان کے آفس سے باہر نکل کر مولوی گل بدن نے مجھ سے کہا، حسن الہاشمی کی واقعتاً جہاندیدہ انسان ہیں، جوانی میں دوچار غلطیاں ہم سے ہوگئی تھیں اور ہماری بیوی پر وہ کھل گئی تھیں لیکن اب تو ہم عشق کو ترستے ہیں اور جب سے ہم نے پیری مریدی کی لائن سنبھالی ہے تب سے تو ہم خواب میں بھی کسی عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہیں کرتے۔ آپ صبر کریں، اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے، سب ٹھیک ہوجائے گا۔ میں مولانا سے تعویذ بنواکر آپ کو دیدوں گا، آپ کی بیوی کی زبان بند ہوجائے گی۔ انہوں نے میری بھی زبان بند کررکھی ہے۔ میری یہ ساری لن ترانیاں ان کے سامنے جاکر ختم ہوجاتی ہیں، میری بات سن کر وہ مطمئن ہوگئے، اب آگے دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ صوفی گل بدن کامیاب ہوتے ہیں یا اسماء حسنیٰ پر شک کرنے والی۔ (باقی آئندہ ان شاءاللہ)

قسط نمبر: ۱۴۸



پانڈو برادران کی قسمیں اور الفاظ سن کر ہستناپور کے راجہ دھرت راشٹر سر سے لے کر پاؤں تک کانپ اٹھا تھا اور اسے معاملے کی سنگینی کا احساس ہوگیا تھا۔ اسے یہ خطرہ پیدا ہوگیا تھا کہ اگر معاملہ ایسا ہی رہا تو پانڈو برادران ضرور اپنی قسمیں پوری کرنے پر تل جائیں گے۔ اس دباؤ کے تحت اس نے بلند آواز میں اپنے بیٹوں کو مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔

''اے میرے بیٹو! تم نے اپنی بے وقوفی سے دروپدی کے تقدس کی توہین کی ہے۔ تمہاری موت اب یقینی ہے'' اس کے بعد اس نے دروپدی کو مخاطب کرتے ہوئے اسے تسلی دینے کے انداز میں کہنا شروع کیا۔

''اے دروپدی، میری بیٹی! جو سلوک تمہارے ساتھ یہاں کیا گیا ہے اس کے لئے تم مجھے اور میرے بیٹوں کو معاف کردو اور مانگو اس وقت تم مجھ سے کیا مانگتی ہو؟''

دھرت راشٹر کی اس پیش کش پر دروپدی خوش ہوگئی تھی اور اس نے نہایت اطمینان سے دھرت راشٹر کو مخاطب کرکے کہا۔

''اے راجہ! مجھے کچھ دینا ہی چاہتے ہو تو میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ میرے پانچوں شوہروں کو رہا کردیا جائے۔''

اس پر دھرت راشٹر کہنے لگا۔ ''دروپدی میری بیٹی! تم بھی آزاد ہو اور تمہارے ساتھ میرے یہ پانچوں بھتیجے بھی آزاد ہیں اور بولو تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟

اس پر دروپدی کہنے لگی۔ ''اے رحم دل راجہ، میں اور آپ سے کچھ نہیں مانگتی، جب مجھے اور میرے شوہروں کو آزادی مل گئی ہے تو میں کسی اور خواہش کی تمنا کا ارادہ نہیں رکھتی۔''

اس موقعہ پر راویو پھر اٹھا اور پانڈو برادران کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔ ''سنو! پانڈو برادران! تم لوگ خوش قسمت ہو کہ دروپدی تم سب کے لئے ایک کشتی ثابت ہوئی اور تم سب کو اس نے ڈوبنے سے بچالیا ہے۔ یقیناً اس عورت نے تمہاری بہترین خدمت کی ہے۔''

اس موقع پر بھیم سین غصے میں راویو سے کچھ کہنے لگا تھا پر بدھشٹر نے اسے بولنے سے منع کردیا۔ دھرت راشٹر کے اس فیصلے کو دریودھن اور اس کے کچھ بھائیوں اور راویو نے ناپسند کیا تھا۔ لہٰذا وہ غصے اور خفگی میں وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد یدھشٹر نے اپنے چچا اور ہستناپور کے راجہ دھرت راشٹر کو مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔

''اے میرے چچا! جب بھی آپ نے حکم دیا ہے، ہم نے ہمیشہ آپ کے حکم کا اتباع کیا ہے۔ اس موقعہ پر آپ جو کچھ بھی کرنے کے لئے ہم کو کہیں گے، ہم پانچوں بھائی ویسا ہی کریں گے۔''

جواب میں دھرت راشٹر کہنے لگا۔ ''میں تم بھائیوں کی عاجزی اور انکساری پر خوش ہوں، تم پانچوں عقل مند اور بہت اچھے انسان ہو، تم پانچوں شریف ہو اور مجھے امید ہے کہ جو کچھ اس ہال میں تھوڑی دیر پہلے ہوا ہے تم اسے فراموش کردو گے، اچھے لوگ صرف اچھائی پر نظر رکھتے ہیں اور قصور وار کو معاف کردیتے ہیں۔ تم لوگ بھی دریودھن کے ہاتھوں ہونے والی اس بدی کو بھول جانا۔'' میں چاہتا ہوں کہ تم واپس اندر پرستھ جاؤ اور جس طرح پہلے وہاں حکومت کرتے رہے ہو اسی طرح کرتے رہو، جو کچھ بھی تم نے جوئے میں ہارا وہ تمہارا ہے۔ اندر پرستھ اور اس کی ہر چیز ایسے ہی تمہاری ہے جس طرح تم پہلے اس کے مالک تھے۔ اب میں تم سے یہ کہوں گا کہ تم دروپدی اور اپنی ماں کو لے کر یہاں سے کوچ کرجاؤ اور پرامن زندگی بسر کرو اسی میں میری خوشی اور سکون ہے۔''

دھرت راشٹر کی یہ گفتگو سن کر وہ خوش ہوئے اور پھر وہ اپنی ماں اور دروپدی کو لے کر اندر پرستھ کی طرف کوچ کرگئے تھے۔

☆☆☆☆☆

کعبہ کے سامنے سجدہ ریز ہوئے اور بڑی عاجزی اور انکساری کے

ساتھ ملا گئے کے بعد یوناف جب کھڑا ہوا تو اس کے چہرے سے قوس کی دھول اور اندیشوں کی صدت جاتی رہی تھی اور اب وہ حکومت کے بے کراں سمندر کی طرح پرسکون اور صبح جمال اور رنگ فطرت کی طرح خوش گوار دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر زیست کے قہقہے اور امید وعزم کی تابانی تھی۔ اس کی آنکھوں میں آدمیت کی تعمیر کے قصے اور مچلتے نغمات کی آبشاریں رقص کر رہی تھیں۔ پھر اس نے بلند آواز میں پکارتے ہوئے چلانا شروع کیا۔ "ملیکا ملیکا تم کہاں ہو۔"

تھوڑی ہی دیر بعد ملیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا لمس دینا شروع کیا اور پوچھا۔ "اے یوناف! میرے حبیب کیا تم نے اپنا گوہر مقصود پا لیا ہے۔"

اس پر یوناف نے کہا۔ "اے ملیکا! میری رفیقہ! اب تو دیکھنا میں اس عزازیل کی ذکاوت کے رنگوں کو کیسے دھوتا ہوں۔ میں اپنے خداوند کا ممنون اور شکر گزار ہوں کہ اس نے میری رہنمائی کی اور میں اپنا گوہر مقصود پانے میں کامیاب رہا ہوں۔ میں اب ممفس کے شیشہ گروں کے بازار میں جاؤں گا اور جو کچھ میں نے اس کعبہ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر حاصل کیا ہے۔ اس پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔" یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا، پھر وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لاتے ہوئے مصر کے مرکزی شہر ممفس کی طرف روانہ ہو گیا۔

ممفس شہر میں یوناف ایک آئینہ ساز کی دکان میں داخل ہوا اور اس نے ایک معقول رقم ادا کرنے کے بعد فرمائش کی کہ وہ اس کے لئے چھوٹا سا ایک گول آئینہ تیار کرے جس میں دھاگا ڈال کر وہ اپنے گلے میں ڈال سکے، پھر اس نے آئینہ ساز کو ایک کاغذ پر اسم اعظم لکھ کر دیا اور اس سے کہا کہ وہ اسم اعظم کو اس گول آئینہ کے اوپر آتشی رنگ میں تحریر کر دے۔ اس آئینہ ساز نے یوناف کی اس تجویز کو قبول کرتے ہوئے ایسا آئینہ تیار کرنے کی ہامی بھری۔

وہ رات یوناف نے ممفس شہر کی ایک سرائے میں بسر کی، دوسرے روز وہ آئینہ ساز کے پاس گیا۔ اس کی مطلوبہ چیز تیار ہو چکی تھی۔ اس آئینے کو دیکھ کر یوناف کے چہرے پر سکون اور مسکراہٹیں بکھر گئی تھیں۔ وہ آئینہ اس نے اپنے گلے میں لٹکایا اور وہ پھر وہاں سے چل دیا۔

دوپہر کے قریب یوناف جب ستارہ کے میدان میں داخل ہوا تو ستارہ کے ریگ زاروں میں تیز ہواؤں اور جھکڑوں کے اندر دوڑتی ہوئی ریت کا رقص جاری تھا۔ ساری فضا دیوان اور ریت کے ان کے جھاڑ ستارہ کے راستے اٹھتے ہوئے جا رہے تھے۔

ملیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا لمس دیا اور کسی قدر اندیشوں بھری آواز میں اس سے کہنا شروع کیا۔ "سنو یوناف! دوسال پہلے زوہر کے اہرام کے اندر عزازیل تمہیں اختیار دے چکا ہے۔ اے یوناف! اہرام کے اندر جو بھی طریقہ کار تم استعمال کر رہے ہو اسے انتہائی احتیاط اور دانش مندی سے برتنا۔ سنو! پچھلی بار بھی جب ہم نے اہرام میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی تو بری طرح ناکام ہوئے تھے اور ایسی اذیت ناک کیفیت سے دوچار ہوئے تھے کہ دریائے نیل تک چلے گئے تھے اور ہمارے پیچھے عزازیل زوہر کے اہرام پر کھڑا ہماری ناکامی پر قہقہے لگا رہا تھا۔ اس بار عزازیل کو ایسا موقعہ نہیں ملنا چاہئے۔" ملیکا جب خاموش ہوئی تو یوناف کہنے لگا۔

"ملیکا! تم مطمئن رہو، اب میں اس عزازیل کے پرخچے اڑانے میں کامیاب ہو جاؤں گا اور اس کی ساری جرات، ساری قوت توڑ کر رکھ دوں گا۔ سنو ملیکا! میں اب زوہر کے اہرام کے قریب جا رہا ہوں، تم پرسکون رہنا اور جب تک میں تمہیں آنے کے لئے نہ کہوں تم حرکت میں نہ آنا۔ مجھے امید ہے کہ جو طریقہ کار میں استعمال کر رہا ہوں اس سے نہ صرف یہ کہ عزازیل پر قابو پاؤں گا بلکہ وگی بیوسا کو بھی خیر و عافیت کے ساتھ باہر لے آؤں گا۔" یہ کہہ کر یوناف کسی قدر تیزی کے ساتھ زوہر کے قریب پہنچا تو اوپر کھڑے عزازیل ایک پرزور طنزیہ قہقہہ لگا کر یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اے یوناف! دیکھ میں کس طرح یہاں کھڑا تیرا منتظر ہوں۔ میرے ساتھیوں نے مجھے بتایا تھا کہ یہاں سے شکست اور اذیت اٹھانے کے بعد تو مکہ کی طرف گیا تھا۔ شاید تو وہاں سے میرے خلاف کچھ حاصل کرنا چاہتا تھا اور اب تو ایک بار پھر زوہر کے اہرام کی طرف آیا ہے۔ دیکھ تو اب بیوسا کا خیال ترک کر دے تو اور تیری کوئی بھی سری قوت بیوسا کے کام آ سکتی ہے اور نہ ہی اب تم بیوسا کو تہہ خانہ سے نجات دلا سکتے ہو۔ اس کی قسمت میں اب یہی لکھا ہے کہ وہ اہرام کے تہہ خانہ کے اندر سسک سسک کر ختم ہو جائے۔" یہاں تک کہنے کے بعد عزازیل جب خاموش ہوا

تب یوناف نے اسے بلند آواز میں مخاطب کر کے کہا۔

"اے عزازیل! میں کہتا ہوں تو جو کچھ کرتا ہے، میرا رب جو روز ازل سے روز ابد تک کا مالک ہے اس کی بخشش و عطا بے مثال ہے۔ سنو عزازیل! ستارہ اور زوہر کے اس اہرام کے آس پاس میں تیرے قصوں کو شبنم میں اور تیری پھیلائی ہوئی رات کو سحر میں تبدیل کرنے کے لئے آیا ہوں۔"

یوناف کی اس گفتگو پر عزازیل نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا، پھر اس نے بلند آواز میں کہا۔ "اگر تجھے ایسا ہی کوئی اعتماد ہے تو ذرا اہرام میں داخل ہونے کی کوشش کرو، میں دیکھتا ہوں تم کیسے بیوسا کو باہر لانے میں کامیاب ہوتے ہو۔" عزازیل کی اس گفتگو کا یوناف نے کوئی جواب نہ دیا اور وہ اہرام کی طرف آگے بڑھا۔

اہرام میں داخل ہوتے وقت وہ گول آئینہ جسے اس نے اپنے گلے میں لٹکا رکھا تھا اپنے ہاتھ میں پکڑ کر یوناف نے اپنے سامنے کر لیا تھا۔ وہ آئینہ سامنے ہوتے ہی اہرام کے اندرونی حصہ کے اندر ایک سکون اور اطمینان چھا گیا۔ یوں لگتا تھا جیسے ایک تیز طوفان کے بعد فضا خوشگوار اور پرسکون ہو گئی ہو، لیکن اس سے پہلے جب یوناف اس اہرام میں داخل ہوا تھا تو ایک ایک لمحہ عذاب بن گیا تھا۔ اس کی سری قوتیں منجمد ہو کر رہ گئی تھیں، لیکن اس بار اس نے اندازہ لگایا کہ اس کی سری قوتیں بحال تھیں اور وہ انہیں اپنی مرضی کے مطابق استعمال کر سکتا تھا۔

اہرام میں آگے بڑھتے ہوئے یوناف اس بڑے کمرے میں داخل ہوا جس کے درمیان میں زوہر کی ممی رکھی تھی اور اس کے دائیں بائیں مصر کے قدیم دیوتاؤں کے بت کھڑے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر تک یوناف اس بڑے کمرے کا جائزہ لیتا رہا، پھر وہ دائیں طرف ان سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا جو مختلف کمروں سے ہوتی ہوئی تہہ خانہ کی طرف جاتی تھیں۔

کئی ایک کمروں سے ہو کر یوناف آخر اس تہہ خانہ میں داخل ہوا جہاں عزازیل نے بیوسا کو زنجیروں سے جکڑ رکھا تھا۔ بیوسا فرش پر اوندھے منہ پڑی تھی، شاید وہ گہری نیند سو رہی تھی۔ یوناف نے آگے بڑھ کر بیوسا کا کندھا پکڑ کر ہلایا۔ اس پر بیوسا تھوڑا سا چونک کر اٹھ بیٹھی۔ یوناف کو اپنے سامنے دیکھ کر اس کی نگاہیں بجھی بجھی سی رو رہی تھیں جیسے اسے اعتبار نہیں آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ جیسے سہمی سہمی رہی، پھر اپنے ہونٹوں پر بھی سی مسکراہٹ اور اپنی آنکھوں میں پر چھائیں تاثر بکھیرتے ہوئے اس نے یوناف سے پوچھا۔

"اے یوناف! اس تہہ خانہ میں کوئی خواب دیکھ رہی ہوں یا حقیقت میں تم میرے سامنے کھڑے ہو۔ سنو یوناف! مجھے امید تھی کہ تم ایک نہ ایک روز ضرور میری مدد کے لئے آؤ گے، لیکن جب میں یہ سوچا کرتی تھی کہ اس تہہ خانہ میں تمام سری قوتیں منجمد ہو جاتی ہیں پھر میں مایوس ہو جایا کرتی تھی۔"

یوناف نے بیوسا کی اس گفتگو کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ "اے بیوسا! یہ خواب نہیں حقیقت ہے۔ میں اس اہرام میں عزازیل کے پھیلائے ہوئے طلسم کو توڑ چکا ہوں، اب میں حقیقت میں تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔" اس کے ساتھ ہی یوناف آگے بڑھا، اس کے اس کے چہرے پر غصے اور جبر کے گہرے جذبات چھا گئے تھے، پھر آگے بڑھ کر اس نے زنجیروں کو توڑ کر رکھ دیا، جس سے بیوسا کو جکڑا گیا تھا۔ بیوسا اس وقت انتہائی لاغر اور کمزور دکھائی دے رہی تھی اور وہ زنجیریں کھلنے کے بعد بھی فی الفور اٹھ نہ سکی تھی۔ اس پر یوناف نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور بیوسا کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "اے بیوسا! اٹھو اور اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا کر اپنی طاقت اور توانائی بحال کرو۔"

بیوسا اس کے کہنے پر فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی اور اس نے اپنی کھوئی قوتوں اور توانائی کو بحال کر دیا۔ یہ دیکھتے ہوئے بیوسا کے سرخ لبوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں دل پسند روشنی بکھر گئی تھی، پھر اس نے چاہتوں بھری آواز میں یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے یوناف! تم ٹھیک کہتے ہو، واقعی میری سری قوتیں بحال ہو چکی ہیں۔ میں تمہاری ممنون ہوں کہ تم نے مجھے عزازیل کی اس اسیری سے نجات دلا دی۔"

"سنو بیوسا!" یوناف بولا۔ "ایک ساتھی کی حیثیت سے تمہیں میرا ممنون اور شکر گزار ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے جو کچھ بھی کیا ہے، یہ سب کچھ میرے فرائض میں شامل ہے اور ہر دکھ اور تکلیف کے موقعہ پر تمہاری مدد کرنا میرا فرض بنتا ہے۔ آؤ اب یہاں سے باہر نکلیں چونکہ عزازیل اس وقت اہرام کی ایک بلند جگہ پر کھڑا میرا منتظر ہے اسے یہ جاننا یقین تھا کہ میں تمہیں یہاں سے چھڑا نہیں سکوں گا۔ آؤ میں اسے

بتاتا ہوں کہ کس طرح میں نے اس کے طلسم کو توڑ کر تمہیں چھڑا لیا ہے۔"

بیوسا یوناف کی یہ گفتگو سن کر خوش ہوگئی تھی، پھر وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے بڑی تیزی سے زمرد کے اس اہرام سے باہر آئے تو انہوں نے دیکھا۔ عزازیل اب تک اسی بلند جگہ پر کھڑا ہوا تھا، شاید وہ اُن دونوں ہی کا انتظار کررہا تھا۔ یوناف بیوسا کو لے کر اس کے سامنے آیا اور بلند آواز میں اسے مخاطب کرکے کہنے لگا۔

"سنو عزازیل! تم بڑے باکمال اور اپنے آپ کو باہنر سمجھتے لیکن میں نے تمہارے لوہے کے سارے حصار توڑ کر تمہیں بے سطوت اور بے ننگ و نام بنا کر رکھ دیا ہے۔ اے عزازیل! ہر شخص کی اپنی منزل، اپنی راہیں، اپنا خیال اور اپنی چال ہوتی ہے۔ تو نے ہمارے خلاف جو ہوس کی آگ بھڑکائی تھی میں نے اس کے جواب میں تیرے دل کے تراشیدہ صنم خانہ میں ویرانوں کا ستم بھر کر رکھ دیا ہے، تیری کھردری زبان کو میں نے اسی اہرام میں بند کرکے رکھ دیا ہے۔"

یوناف کی یہ گفتگو سن کر عزازیل غضب ناک اور سیخ پا ہوکر رہ گیا تھا اور پھر اس نے یوناف کو مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔

"اے یوناف! اگر تو وقتی طور پر میرے خلاف کامیاب ہوگیا ہے تو پھر کسی خوش فہمی میں اپنے آپ کو نہ رکھنا۔ میں عنقریب تم دونوں پر ایسا وقت لاؤں گا کہ تم دونوں اذیت اور زیست کی انتہائی منحوس ساعتوں میں مبتلا ہوکر رہ جاؤ گے۔"

یوناف نے عزازیل کے سے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اے عزازیل! یہ تیری ساری خوش فہمی اور خام خیالی ہے تو میرا اور بیوسا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، اے عزازیل! بیوسا اور میرے خلاف حرکت میں آنے سے پہلے ایک بات ضرور اپنے ذہن میں یاد رکھنا اور وہ یہ کہ میں اور یہ جب کسی بھی تمہاری طرف سے کسی اذیت میں مبتلا ہوں گے تو ہم اپنے رب کو پکاریں گے وہ ضرور تمہارے خلاف ہماری مدد کرے گا، لیکن ہم جب تمہیں کسی اذیت میں اور ابتلا میں ڈالیں گے تو یہ جواب دو کہ تم اپنی مدد اور حمایت کے لئے کس کو آواز دو گے؟"

عزازیل چھاتی تان کر کہنے لگا۔ "میں اکیلا ہی تم سب کے لئے کافی ہوں۔ تم لوگ میرا کیا بگاڑ سکتے ہو۔ میں جب اور جس وقت چاہوں تم دونوں کو اپنے سامنے زیر کرکے رکھ سکتا ہوں۔" جواب میں یوناف نے ایک پرہول قہقہہ لگایا، پھر وہ عزازیل سے کہنے لگا۔

"اے عزازیل! یہ سب تمہارا فریب نظر ہے۔ میرے پاس اب ایسی قوت ہے جس کی مدد سے میں تمہیں دھتکارے ہوئے کتے اور لعنت زدہ کوے کی طرح بھگا سکتا ہوں۔" اس کے بعد یوناف نے اپنے گلے میں لٹکا ہوا وہ آئینہ سنبھالا جس پر اعظم لکھا تھا اور جونہی وہ آئینہ اس نے عزازیل کے سامنے کیا۔ عزازیل بری طرح چیختا چلاتا وہاں سے غائب ہوگیا تھا۔ اس کی یہ حالت دیکھتے ہوئے یوناف اور بیوسا نے ایک بھرپور قہقہہ لگایا، پھر وہ دونوں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور دریائے گنگا کے کنارے اُس سرائے کی طرف کوچ کر گئے تھے جہاں ان دونوں نے قیام کر رکھا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

پانڈو برادران کی روانگی کے تھوڑی دیر بعد عزازیل ہستناپور میں نمودار ہوا، پھر وہ راج محل کے اُس کمرے میں داخل ہوا جہاں دریودھن بیٹھا سکونی اور رادیو کے ساتھ محو گفتگو تھا۔ عزازیل کو دیکھتے ہی دریودھن فوراً اس کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا اور اس کی طرف دیکھتے ہوئے رادیو اور سکونی بھی عزازیل کے احترام میں کھڑے ہوگئے تھے۔ عزازیل بڑی تیزی سے آگے بڑھا، تینوں کے ساتھ پہلے اس نے مصافحہ کیا، پھر دریودھن کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس نے کہا۔

"سنو دریودھن! تم اس بات کو تسلیم کرو گے کہ میں تمہارے لئے مخلص، ایک ہمدرد اور مہربان رفیق ہوں۔" اس پر دریودھن نے فوراً بولتے ہوئے کہا۔

"اے عزازیل! اس میں کیا شک ہے آپ واقعی میرے محسن اور اور میرے مربی ہیں۔"

"اگر ایسا ہے دریودھن تو میری بات غور سے سنو! میں تمہاری بھلائی کے لئے کچھ کہنے آیا ہوں اور جو کچھ میں کہنے لگا ہوں اس کی روشنی میں تم اپنے باپ سے ضرور گفتگو کرنا ورنہ تم ضرور نقصان اٹھاؤ گے اور ایک روز تمہیں پانڈو برادران کے سامنے جھکنا پڑے گا۔" ذرا توقف کے بعد عزازیل پھر سے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"سنو دریودھن! تمہارے باپ نے پانڈو برادران کو چھوڑ دیا ہے جو کچھ بھی وہ جوئے میں ہارے تھے انہیں لوٹا دیا ہے۔ تمہارے باپ کی

اس احمقانہ فراخدلی کے بعد پانڈو برادران اپنی بیوی دروپدی اور اپنی ماں کنتی کے ساتھ اندر پرسا روانہ ہوں گے۔ سنو دریودھن! میں سمجھتا ہوں تمہارے باپ نے یہ فیصلہ جنون اور دیوانگی کی حالت میں کیا ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ ہرگز ایسا احمقانہ فیصلہ نہ کرتا۔ پانڈو برادران یہاں سے اس زہریلے اور زخمی سانپ بن کر گئے ہیں جو ہر ایک کو ڈستا پھرتا ہے۔ تم اس بات کو تسلیم کرو گے کہ پانڈو برادران کی عسکری قوت تم سے زیادہ ہے، یہاں سے روانہ ہوتے وقت وہ اپنے دلوں میں نفرت اور کدورت لے جارہے ہیں اور اندر پرسا پہنچنے کے بعد وہ ضرور اپنے لشکر کو حرکت میں لائیں گے اور تم سے اپنی اور اپنی بیوی کی بے عزتی کا بدلہ لینے کی کوشش کریں گے۔

"کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ ریاست پنچال کے راجہ کے پاس جب یہ خبریں پہنچیں گی تو اُس کی بیٹی کو ہستناپور میں بے عزت اور بدنام کرنے کی کوشش کی گئی ہے تو کیا وہ اپنی بیٹی سے متعلق خبریں سن کر خاموش رہے گا اور تمہارے خلاف حرکت میں نہیں آئے گا اور اگر انہوں نے ہستناپور پر حملہ کردیا تو جانتے ہو کہ ہستناپور میں کوئی ایسی طاقت نہیں جو پانڈو برادران کی راہ روک سکے۔ ان حالات اور واقعات کی روشنی میں، میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ تیرے باپ کا فیصلہ احمقانہ ہے اور اس کا فوراً ازالہ ہونا چاہئے۔"

عزازیل کی گفتگو دریودھن نے بڑے غور اور انہماک کے ساتھ سنی تھی اور جب عزازیل خاموش ہوا تب دریودھن نے اسے مخاطب کرکے پوچھا۔ "اے میرے محسن، میرے مربی! اب آپ مجھے یہ مشورہ دیجئے کہ اس موقعہ پر مجھے کیا کرنا چاہئے اور کس طرح میں پانڈو برادران کو نہ صرف یہ کہ انتقام لینے سے روک سکتا ہوں بلکہ انہیں اپنے سامنے نیچا دکھانے میں بھی کامیاب ہوسکتا ہوں۔ اس پر عزازیل نے کہا۔

"اے دریودھن! میرے پاس ایک تجویز ہے، اگر اسے استعمال کیا جائے تو میرے خیال میں ہم پانڈو برادران کے خلاف ضرور کامیاب رہیں گے۔ تم ابھی اور اسی وقت اپنے باپ کے پاس جاؤ اسے ان خطرات سے آگاہ کرو جو میں نے تم پر واضح کئے اور اس بات پر بھی اسے آمادہ کرو کہ پانڈو برادران کو واپس ہستناپور بلایا جائے اور یہ تجویز پیش کی جائے کہ ایک بار پھر جوا کھیلا جائے، اس سلسلے میں جو جیت جائے وہ دونوں ریاستوں پر حکمرانی کرے گا اور جو ہار جائے وہ تیرہ سال کے لئے کہیں دور دراز کی سرزمین میں گمنامی کی زندگی بسر کرے گا۔ اگر اس دوران کسی کو پتہ چل گیا کہ وہ کون ہیں تو انہیں بارہ سال مزید بھیس بدل کر گمنامی کی زندگی بسر کرنا ہوگی۔ دوبارہ جوا ہار کر جب پانڈو برادران تیرہ سال کے لئے جنگلوں میں طرح طرح کی ٹھوکریں کھائیں گے تو تمہاری عسکری قوت مضبوط ہوجائے گی۔ لہٰذا تیرہ سال کی گمنامی کی زندگی بسر کرنے کے بعد اگر وہ واپس آکر تم لوگوں سے ٹکرانے کی کوشش کرتے ہیں تو یقیناً فتح تمہاری ہی ہوگی، اس لئے کہ لوگ تیرہ سال کے اس عرصے کے اندر پانڈو برادران کو فراموش کرچکے ہوں اور بہت کم لوگ ایسے نکلیں گے جو ان کی مدد پر آمادہ ہوسکیں۔ اے دریودھن! میں نے جو کچھ کہنا تھا کہہ دیا، اب میرے کہنے کے مطابق تم حرکت میں آؤ یا نہ آؤ یہ تمہاری مرضی ہے۔ بہرحال میں نے بڑے خلوص اور نیک نیتی کے ساتھ تمہیں خطرات سے آگاہ کردیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنی جگہ سے اٹھا اور راج محل کے اس کمرے سے نکل گیا۔

عزازیل کے جانے کے بعد دریودھن غصے میں بھرا ہوا اپنے باپ کے پاس آیا، اس نے دیکھا اس وقت اس کے باپ کے پاس اس کی ماں رانی گندھاری بھی بیٹھی ہوئی تھی جو بات دریودھن سے عزازیل نے کی تھی وہی اس نے اپنے باپ سے کہہ دی۔ دریودھن کی زبان سے یہ گفتگو سننے کے بعد دھرت راشٹر کی زبان خاموش ہوگئی اور وہ گہری سوچوں میں ڈوب گیا تھا۔ اس موقعہ پر دریودھن کی ماں رانی گندھاری نے بولتے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ تھے ہمارے حکمران

امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ شدید سرد اور تاریک رات میں ایک جگہ آگ کی روشنی دیکھی، چنانچہ وہاں تشریف لے گئے۔ ساتھ جلیل القدر صحابی حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آگ کے پاس ایک عورت کو دیکھا جس کے تین بچے زار وقطار رو رہے تھے۔

دوسرا بچہ یہ کہہ کر رو رہا تھا: "امی جان! لگتا ہے شدت بھوک سے جان چلی جائے گی۔" تیسرا بچہ کہہ رہا تھا: امی جان! کیا موت کی آغوش میں جانے سے پہلے مجھے کچھ کھانے کو مل سکتا ہے؟" حضرت عمر رضی اللہ عنہ آگ کے پاس بیٹھ گئے اور اس عورت سے پوچھا: "اے اللہ کی بندی! تیرے اس حال کا ذمہ دار کون ہے؟" عورت نے جواب دیا: "اللہ اللہ! میری اس حالت کا ذمہ دار امیر المومنین عمر (رضی اللہ عنہ) ہے۔ حضرت عمر نے اس سے فرمایا کوئی ہے جس نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو تمہارے حال سے آگاہ کیا ہو؟ عورت نے جواب دیا: "ہمارے حکمران ہو کر وہ ہم سے غافل رہے گا۔؟ یہ کیسا حکمران ہے جس کو اپنی رعایا کی کچھ خبر نہیں؟" یہ جواب سن کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (راتوں رات) مسلمانوں کے بیت المال گئے اور دروازہ کھولا۔ بیت المال کا محافظ بولا: "امیر المومنین! اس وقت خیر تو ہے؟" حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا اور آٹے کی ایک بوری، گھی اور شہد کا ایک ڈبہ بیت المال سے نکالا اور چوکیدار سے کہنے لگے: "یہ چیزیں میری پیٹھ پر لاد دو۔ محافظ نے عرض کی: "امیر المومنین! آپ کیا چاہتے ہیں؟" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میری پیٹھ پر لاد دو۔" محافظ نے عرض کیا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! براہ کرم یہ چیزیں آپ اپنی پیٹھ پر نہ لادیں۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر سے کہا: "میری پیٹھ پر لاد دو۔" محافظ نے کوشش کی کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ کا مطلوبہ سامان خود اپنی پیٹھ پر لاد لے لیکن امیر المومنین رضی اللہ نے سختی سے انکار کیا اور اس سے یوں مخاطب ہوئے: "یہ سامان میری پیٹھ پر لاد دو، کیا قیامت کے روز میرے گناہوں کا بوجھ تم اٹھاؤ گے؟"

یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آٹا، گھی اور شہد اپنی پیٹھ پر لاد لیا اور چل دیے۔ جب اس عورت کے ہاں پہنچے تو آگ کے پاس بیٹھ گئے اور ان بچوں کے لئے کھانا خود پکایا۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو اس میں گھی اور شہد کی آمیزش کی اور اپنے مبارک ہاتھوں سے بچوں کو کھانا کھلایا۔ یہ منظر دیکھ کر ان یتیم بچوں کی ماں کہنے لگی: "قسم اللہ کی! تم عمر (رضی اللہ عنہ) سے کہیں زیادہ منصب خلافت کے اہل ہو۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: "اے اللہ کی بندی! کل عمر کے پاس جانا، وہاں میں ہوں گا اور تمہارے معاملات کے متعلق اس سے سفارش کروں گا۔"

یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ واپس آ گئے اور ایک چٹان کے پیچھے آ کر بیٹھے رہے اور ان بچوں کو دیکھنے لگے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اپنی جگہ اس وقت تک نہیں چھوڑوں گا جب تک ان بچوں کو ہنستا ہوا نہ دیکھ لوں، جیسے میں نے انہیں آتے وقت روتے ہوئے دیکھا تھا۔

جب اگلے روز کا سورج طلوع ہوا تو ان یتیم بچوں کی ماں دربار خلافت میں گئی۔ وہاں اس نے دیکھا کہ حضرت علی المرتضیٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک شخص تشریف فرما ہے اور وہ دونوں حضرات اسے امیر المومنین کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں اور یہ وہی شخص تھا جس نے گزشتہ رات اس عورت اور اس کے بچوں کی خدمت میں گزاری تھی اور جس سے اس نے کہا تھا: "اللہ اللہ! میری اس حالت کا ذمہ دار عمر ہے۔" چنانچہ جب عورت کی نگاہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر پڑی تو گویا اس کے پاؤں تلے سے زمین کھسک گئی۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے عورت سے فرمایا: "اللہ کی بندی! تیرا کوئی قصور نہیں" چل بتا تو اپنی شکایت کتنی قیمت کے عوض فروخت کرے گی؟" عورت گویا ہوئی: "معاف فرمائیے اے امیر المومنین!" حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "قسم اللہ کی! تو اس جگہ سے ہٹ نہیں سکتی جب تک کہ میرے ہاتھ اپنی شکایت بیچ نہ دو۔" بالآخر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس بیوہ خاتون کی شکایت اپنے مال خاص سے چھ سو درہم کے عوض خرید لی اور حضرت علی المرتضیٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کاغذ قلم لانے کا حکم دیا اور یہ تحریر قلمبند کرائی: "ہم علی اور ابن مسعودؓ اس بات پر گواہ ہیں کہ فلاں عورت نے اپنی شکایت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھ فروخت کر دی۔ پھر امیر المومنین فاروق اعظم نے فرمایا: "جب میری وفات ہو جائے تو اسے میرے کفن میں رکھ دینا تاکہ میں اس کو لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں۔

[illegible]

تسخیرشاہِ جنات

تحریر: ڈاکٹر سید حیدر حسین حیدر

مجھے یہ عمل انتخاب سے قبل استاذی المکرم حضرت جامع منقول ومعقول علامہ فیروز الدین طوطی رام وتی (ریاست پونچھ) سے بااجازت حاصل ہوا ہے۔ جو حروف مقطعات نورانیہ کھیعص اور حمعسق کے مطابق پانچ آیات سے ترتیب دیا گیا ہے۔ جن میں اسم اعظم مخفی اور پوشیدہ ہے۔ کھیعص ہر حرف سے عمل کی ایک ایک آیت باترتیب شروع ہوتی ہے اور حم عسق کے ایک ایک حرف باترتیب ختم ہوتی ہے۔ ہر آیت کو صحیح پڑھنے کے لئے قرآن مجید کی سورت اور رکوع کا حوالہ دیا گیا ہے۔

آیت نمبر ۱: كَمَاءٍ أَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاخْتَلَطَ بِهِ نَبَاتُ الْأَرْضِ فَأَصْبَحَ هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ.

آیت نمبر ۲: هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ.

آیت نمبر ۳: يَوْمَ الْآزِفَةِ إِذِ الْقُلُوبُ لَدَى الْحَنَاجِرِ كَاظِمِينَ مَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ حَمِيمٍ وَلَا شَفِيعٍ يُطَاعُ.

آیت نمبر ۴: عَلِمَتْ نَفْسٌ مَا أَحْضَرَتْ. فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ. الْجَوَارِ الْكُنَّسِ. وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ. وَالصُّبْحِ إِذَا تَنَفَّسَ.

آیت نمبر ۵: ص وَالْقُرْآنِ ذِي الذِّكْرِ. بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ.

ان حروف مقطعات کے اعداد ۴۷۳ کو چار گنا یعنی ۱۸۹۲ مرتبہ بعد از عشاء قبل از وتر باوضو تنہا مکان میں مقررہ وقت پر حصار کر کے پڑھا کریں۔ اگر دیسی تیل کا چراغ حصار کے اندر سامنے رکھیں اور دوران عمل اس کی طرف دیکھتے رہیں تو بہتر ہے اول وآخر درود شریف ہزارہ یا جوپادھیو گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ بعد از اں ۴۱ روز ۴۷۳ رپا ۴۷۳ مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں تاکہ زکوٰۃ عمل قائم رہے۔ بہت ہی عجائب وغرائب نتائج برآمد ہوں گے۔ عمل عروج ماہ قمر بدھ، جمعرات یا جمعہ کی شب کو شروع کریں۔ گوشت ہر قسم کا مچھلی، لہسن، پیاز مولی، انڈا وغیرہ کا پرہیز کریں۔

اگر روزہ رکھیں تو بہت ہی افضل اور اعلیٰ ہے۔ شروع سے عمل میں پہلے روز حجرہ کے نزدیک ریل گاڑی کی آواز سنائی دے گی اور ایسا معلوم ہوگا کہ عنقریب حجرہ سے ٹکرا جائیگی۔ اور مکان گر پڑے گا۔ دوسرے روز ریل گاڑی کی آواز دور معلوم ہوگی۔ رفتہ رفتہ دو تین دن بعد آواز بند ہو جائے گی اور پھر گیارھویں بارھویں روز کمرہ میں ایک روشنی معلوم ہوگی۔ جس میں گھنٹی کی آواز آئے گی۔ اور وہ گھنٹی آواز کرتی ہوئی حصار کے قریب آجایا کرے گی چلہ بھر عمل کے اختتام تک اسی طرح روشنی رہے گی۔

چالیسویں یا اکتالیسویں دن ایک جن جو جنات کا بادشاہ ہوگا لباس فاخرہ میں ملبوس اور بشکل انسان ظاہر ہوگا اور کہے گا کہ آپ نے مجھے کیوں تکلیف دی ہے، عامل یہ جواب دے کہ میں آپ سے یہ عہد لینا چاہتا ہوں کہ آپ میرے ہر کام میں اور ہر مشکل میں مدد کریں۔ اور ہر حکم کی فوراً تعمیل بجالائیں۔ بادشاہ جنات منظور کرے گا پھر اس سے نشانی طلب کریں اس لئے کہ آپ میرے مطیع وتابع ہو گئے ہیں وہ نشانی دے گا۔ بعد اس کو بلانے کا طریقہ پوچھ لے ہو بلانے کا طریقہ بھی بتائے گا۔ پھر وہ چلا جائیگا۔ وقت ضرورت بلا کر ہر جائز کام لے سکتے ہیں۔ خدانخواستہ ناجائز اور حرام کام کے لئے کیا تو جان کے لالے پڑ جائیں گے۔ انتہائی محتاط رہیں اور ہمیشہ نیک اور صالح عمل کریں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور احکام شریعت کی سختی سے پابندی کریں۔ یہ قرآنی اور نورانی عمل تمام اعمال کا بادشاہ ہے اور جملہ عملیات کی مفتاح ہے۔ اس سے جائز اور حلال کام شرع کے مطابق لیا جا سکتا ہے۔

TILISMATI DUNYA
(MONTHLY)
ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند
ABULMALI.DEOBAND-247554'U.P
R.N.I.66796/92
RNP/SHN/61
2012-14

